﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ﴾(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل:۸۰)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد ۱۱ | جمعۃ المبارک ۱۹؍نومبر ۲۰۰۴ء | ۵؍شوال ۱۴۲۵ھ ہجری قمری ۱۹؍نبوت ۱۳۸۳ھ ہجری شمسی | شمارہ ۴۷

معلم دین

حضرت عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں ایک آدمی آیا جس کے کپڑے بہت سفید اور بال نہایت سیاہ تھے۔اس پر سفر کا کوئی نشان نہ تھا اور اسے ہم میں سے کوئی نہ جانتا تھا۔اس نے حضورؐ سے کچھ سوال کئے اور پھر چلا گیا۔تو حضورؐ نے فرمایا یہ جبریل تھے جو تمہیں تمہارا دین سکھانے آئے تھے۔

(صحیح مسلم کتاب الایمان باب بیان الایمان)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام﴾

قرآن شریف نے جو کہا ہے کہ ﴿اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ﴾ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ دعا کا جواب ملتا ہے

﴿وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ۔ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ۔ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ﴾ (سورۃ البقرہ:۱۸۷)

”اور جب تجھ سے میرے بندے میرے بارے میں سوال کریں تو مَیں نزدیک ہوں۔دعا کرنے والے کی دعا قبول کرتا ہوں“۔

(براہین احمدیہ جلد چہارم صفحہ506 حاشیہ در حاشیہ نمبر3)

”جب میرے بندے میرے بارہ میں سوال کریں تو اُن کو کہہ دے کہ مَیں نزدیک ہوں یعنی جب وہ لوگ جو اللہ رسول پر ایمان لائے ہیں یہ پتہ پوچھنا چاہیں کہ خدا تعالیٰ ہم سے کیا عنایات رکھتا ہے جو ہم سے مخصوص ہوں اور غیروں میں نہ پائی جاویں۔تو اُن کو کہہ دے کہ مَیں نزدیک ہوں یعنی تم میں اور تمہارے غیروں میں یہ فرق ہے کہ تم میرے مخصوص اور قریب ہو اور دوسرے مہجور اور دور ہیں۔جب کوئی دعا کرنے والوں میں سے جو تم میں سے دعا کرتے ہیں تو مَیں اس کا جواب دیتا ہوں۔پس چاہئے کہ قبول کریں حکم میرے کو اور ایمان لاویں تا کہ بھلائی پاویں“۔

(جنگ مقدس صفحہ 54 بحث 26/مئی 1893ء)

”ہر ایک پکارنے والے کی پکار کو سننے والا اور جواب دینے والا یعنی دعاؤں کا قبول کرنے والا“۔(رپورٹ جلسہ اعظم مذاہب صفحہ 125)

”یعنی اگر میرے بندے میری نسبت سوال کریں کہ وہ کہاں ہے تو ان کو کہہ کہ وہ تم سے بہت ہی قریب ہے۔مَیں دعا کرنے والے کی دعا سنتا ہوں۔پس چاہئے کہ وہ دعاؤں سے میرا وصل ڈھونڈیں اور مجھ پر ایمان لاویں تا کامیاب ہوں“۔(رپورٹ جلسہ اعظم مذاہب صفحہ 139)

”اور جب میرے پرستار تجھ سے پوچھیں تو مَیں نزدیک ہوں یعنی دوستوں کے لئے نزدیک ہوں اور دشمنوں کے لئے دور“۔

(ست بچن صفحہ 92)

”یعنی جب میرے بندے میرے بارے میں سوال کریں کہ خدا کے وجود پر دلیل کیا ہے۔تو اس کا یہ جواب ہے کہ مَیں بہت نزدیک ہوں یعنی کچھ بڑے دلائل کی حاجت نہیں۔میرا وجود نہایت اَقرب طریق سے سمجھ آ سکتا ہے اور نہایت آسانی سے میری ہستی پر دلیل پیدا ہوتی ہے اور وہ دلیل یہ ہے کہ جب کوئی دعا کرنے والا مجھے پکارے تو مَیں اس کی سنتا ہوں اور اپنے الہام سے اس کی کامیابی کی بشارت دیتا ہوں جس سے نہ صرف میری ہستی پر یقین آتا ہے بلکہ میرا قادر ہونا بھی بپایۂ یقین پہنچتا ہے۔لیکن چاہئے کہ ایسی حالت تقویٰ اور خداترسی کی پیدا کریں کہ مَیں ان کی آواز سنوں! اور نیز چاہئے کہ وہ مجھ پر ایمان لاویں اور قبل اس کے جو ان کو معرفت تامہ ملے اس بات کا اقرار کریں کہ خدا موجود ہے اور تمام طاقتیں اور قدرتیں رکھتا ہے۔کیونکہ جو شخص ایمان لاتا ہے اسی کو عرفان دیا جاتا ہے“۔(ایام الصلح صفحہ 31)

یعنی اگر میرے بندے میرے وجود سے سوال کریں کہ کیونکر اس کی ہستی ثابت ہے اور کیونکر سمجھا جائے کہ خدا ہے۔تو اس کا جواب یہ ہے کہ مَیں بہت ہی نزدیک ہوں، مَیں اپنے پکارنے والے کو جواب دیتا ہوں۔اور جب وہ مجھے پکارتا ہے تو مَیں اس کی آواز سنتا ہوں اور اس سے ہمکلام ہوتا ہوں۔پس چاہئے کہ اپنے تئیں ایسے بناویں کہ مَیں ان سے ہمکلام ہو سکوں اور مجھ پر کامل ایمان لاویں تا کہ ان کو میری راہ ملے“۔

(لیکچر لاہور صفحہ 13)

”چاہئے کہ میرے حکموں کو قبول کریں اور مجھ پر ایمان لاویں تا کہ ان کا بھلا ہو“۔

(یادداشتیں براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 1 نیز پیغام صلح صفحہ 47)

”قرآن شریف نے جو کہا ہے کہ ﴿اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ﴾ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ دعا کا جواب ملتا ہے“۔

(الحکم جلد 6 نمبر 36۔مورخہ 10/اکتوبر 1902ء صفحہ 12)

فرمودات خلفاء

ایک خادم کا مقام

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ فرماتے ہیں

”پس خادم کا جو یہ مقام ہے کہ سر ہر وقت زمین پر سجدہ ریز رہے وہ خود ساختہ آقا کا مقام نہیں ہے۔خدا تعالیٰ کا بڑا ہی احسان ہے اس قوم پر اور اس نسل پر جس کو ”خادم“ کا مقام دیا اور خادم کا احساس دیا اور خدمت کا جذبہ عطا کیا۔یہ مقام اللہ تعالیٰ نے آج حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کو دیا ہے۔یہ مقام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں خلیفۂ وقت نے نوجوانان احمدیت کو دیا ہے۔یہ اللہ تعالیٰ کا بڑا ہی احسان ہے۔اس لئے تم حمد کے ترانے گاؤ اور اپنے سر کو اونچا نہ کرو اور خدمت کے مقام کو بھولو نہیں خواہ کوئی ہی کیوں نہ ہو آپ اس کی خدمت کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔آپ للنّاس ہیں آپ کو خدا تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ میں نے تمہیں انسانوں کی خدمت کے لئے پیدا کیا ہے اور ساتھ یہ بشارت بھی دی تھی کہ اگر تم اپنے اس مقام کو نہ بھولے تو تم خیر امت ہو گے۔دنیا میں کوئی ایسی امت پیدا نہیں ہوئی اور نہ آگے پیدا ہو گی کیونکہ اسلام میں خدمت کی جو تعلیم ہے اور پیار کی جو تعلیم ہے اور اخوت کی جو تعلیم ہے وہ ہمہ گیر اور عالمگیر ہے۔اس نے کسی قوم کو نظر انداز نہیں کیا۔اس نے کسی ملک کو نہیں چھوڑا اور اس نے کسی زمانے سے غفلت نہیں برتی۔اسلام نے یہ نہیں کہا کہ پہلی صدی میں انسان سے پیار کرنا ہے اور چودھویں صدی میں نہیں کرنا بلکہ اسلام نے یہ کہا ہے کہ پہلی صدی میں بھی انسان سے پیار کرنا ہے اور چودھویں صدی میں بھی پیار کرنا ہے اور اس دنیا کی زندگی کی آخری صدی میں بھی پیار کرنا ہے۔اسلام نے یہ نہیں کہا کہ میں نے صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہر انسان کو تمہارا بھائی بنایا ہے اور بعد میں اگر تم نے اس اخوت کے مقام کو چھوڑ دیا تو میں تمہیں کچھ نہیں کہوں گا۔اسلام نے یہ نہیں کہا بلکہ اسلام نے یہ کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں بنی نوع انسان کی خدمت کے لئے اخوت کے مقام پر کھڑا کیا ہے۔“

(مشعل راہ جلد دوم۔صفحہ ۳۰۲)

اداریہ

ایک عظیم انقلاب انگیز تحریک

ہمارے پیارے امام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے 6رنومبر 2004ء کے پُر معارف خطبہ میں تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان فرمایا اور ایک نئے دور ''دفتر پنجم'' کا آغاز فرمایا۔

حضور ایدہ اللہ نے اپنے اس تاریخی خطبہ کے آغاز میں تحریک جدید کی تاریخ بیان کرتے ہوئے بتایا کہ مخالفین جماعت احمدیہ نے وسیع پیمانہ پر مخالفت کا آغاز کرتے ہوئے پنجاب حکومت کے بعض افسران کی شہ پر یہاں تک بڑھ ہانکنی شروع کردی کہ جماعت کا نام ونشان مٹا دیا جائے گا اور قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجا دی جائے گی۔

حضرت مصلح موعودؓ نے اس شدید مخالفت کا نہایت حکیمانہ توڑ کرتے ہوئے جماعت سے بعض مطالبات کئے جن میں سے ایک نمایاں مطالبہ یہ تھا کہ جماعت تین سال کے عرصہ میں 27 ہزار روپے کی رقم جمع کرے جو اشاعت وتبلیغ اسلام پر خرچ ہوگی۔ اسی طرح آپ نے یہ بھی مطالبہ کیا کہ جماعت سادہ زندگی بسر کرے۔ یہ بظاہر سادہ سا مطالبہ تھا مگر حضور نے اس پر زور دیتے ہوئے اپنے متعدد خطبات میں اس مطالبہ کی اہمیت بیان فرمائی اور بتایا کہ سادہ زندگی کی عادت اپنانے سے ہم اپنے اخراجات پر کنٹرول کرتے ہوئے اپنی بچت کو خدا تعالیٰ کی راہ میں پیش کر سکتے ہیں۔ سادہ زندگی بسر کرتے ہوئے ہم متعدد فضول خرچیوں اور وقت کے ضیاع سے محفوظ رہتے ہوئے اپنے اوقات کو زیادہ مفید اور بہتر کاموں میں خرچ کر سکتے ہیں۔

سادہ زندگی کی عادت سے قربانی کے مواقع پر بہتر نمونہ پیش کرنا ممکن ہوگا جبکہ پر تکلف اور پر تعیش زندگی بسر کرنے والا شخص کسی بھی قسم کی قربانی پیش کرنے سے قاصر رہے گا۔ حضور کا جماعت سے ایک مطالبہ وقف زندگی کا تھا جس کا مطلب یہ تھا کہ سنجیدہ، مخلص اور پڑھے لکھے نوجوان اپنے آپ کو خدمت دین کے لئے پیش کریں۔ اس مطالبہ پر بھی جماعت نے قربانی کا شاندار نمونہ پیش کرتے ہوئے اپنے جگر کے ٹکڑوں کو یہ جانتے ہوئے بھی کہ یہ راہ آسان نہیں بلکہ دشوار گزار ہوگا۔ اس راہ میں ایک دفعہ یا دو دفعہ قربانی پیش کرنے کی بجائے مسلسل زندگی بھر کئی قسم کی قربانیاں پیش کرنا ہوں گی یا یوں سمجھ لیجئے کہ ایک دشوار گزار پل صراط پر زندگی بسر کرنا ہوگی۔ دوسرے لوگ اپنی ملازمت کی ترقی، اپنی تجارت کی بہتری، اپنی زمینداری وخوشحالی کی باتیں کریں گے تو ان کے پاس ایسی کوئی بات نہیں ہوگی مگر وہ نیکی وتقویٰ اور محنت و دیانت سے مفوضہ فرائض بجا لائیں گے تو خدا تعالیٰ سے اجر پائیں گے اور سکون واطمینان اور قناعت کی دولت سے مالا مال ہوں گے۔

حضرت مصلح موعودؓ نے اس قربانی کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے فرمایا کرتے تھے کہ ابھی تو آغاز ہے اور ہم اس معیار پر نہیں پہنچے جہاں ظلمت وتاریکی اور جہالت وتعصب سے بھرپور مقابلہ ہوگا۔ اور جس طرح ایک بھٹیارن دانے بھونتے ہوئے اپنی بھٹی میں مسلسل ایندھن ڈالتی چلی جاتی ہے اسی طرح ہمیں جانی و مالی قربانیاں پیش کرنا ہوں گی۔

حضور کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے جماعت کے مخلص نوجوانوں نے ہر چہ بادا باد کہتے ہوئے یا محاورہ کے مطابق اپنی کشتیاں جلاتے ہوئے اپنے آپ کو قربانی کے لئے پیش کردیا۔ ان لوگوں نے بہت معمولی گزارے پر، بہت محدود ذرائع اور وسائل کے باوجود خدا تعالیٰ کے بھروسے اور امداد ونصرت کے بل پر ملکوں ملکوں اشاعت وتبلیغ اسلام کی مہم کو جاری کیا اور اپنے جذبات ہی نہیں، اگر ضرورت پڑی تو اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر کے بھی اس مہم کو آگے بڑھاتے چلے گئے۔ مثلاً مکرم مرزا منور صاحب اور مکرم قریشی محمد اسلم صاحب نے امریکہ میں، مکرم مولوی محمد دین صاحب نے جہاد کے میدان میں جاتے ہوئے دوران سفر میں، شہزادہ عبدالمجید صاحب نے ایران میں، حضرت مولوی نذیر احمد صاحب علی نے افریقہ میں جام شہادت نوش کیا اور ہمارے لئے ایک نمونہ چھوڑ گئے بلکہ چیلنج چھوڑ گئے کہ اپنے مفوضہ فرائض کی ادائیگی اس طرح کیا کرتے ہیں۔

مالی قربانی کے متعلق بھی جماعت کا نمونہ مثالی تھا۔ ہمارے اولوالعزم امام نے تو تین سال کے عرصہ میں 27 ہزار روپے کا مطالبہ کیا تھا مگر جماعت نے نہایت غربت ومشکلات کے باوجود ایک لاکھ روپے پیش کردئے۔ ایک لاکھ روپے کی رقم آج کل تو زیادہ نہیں لگتی مگر اس زمانے میں جب سات ساڑھے سات روپے ماہوار آمدنی معقول آمدنی سمجھی جاتی تھی اور گندم دو اڑھائی روپے من مل جایا کرتی تھی یہ بہت بڑی رقم تھی۔

انہی قربانیوں کا صدقہ ہے کہ آج ملکوں ملکوں احمدیت لہلہا رہی ہے۔

اس پس منظر کو ذہن میں رکھتے ہوئے ہم نئے سال میں داخل ہو رہے ہیں۔ خدا کرے کہ یہ سال اور آئندہ آنے والا ہر سال جماعتی روایات میں ہر لحاظ سے غیر معمولی اضافہ کا باعث ہو۔ آمین

(عبدالباسط شاہد)

اللہ سے تقویٰ کی استطاعت مانگو۔ تقویٰ بڑھے گا تو مال خود بخود پھوٹ پھوٹ کر خدا کی راہ میں نکلیں گے۔

(ارشاد حضرت خلیفة المسيح الرابع رحمه الله)

ایک ہنگامہ بپا ہے درمیان خیر و شر ... اک نظر اے رحمت حق بیکسوں پر اک نظر
کر لیا طے ملّت بیضا نے صدیوں کا سفر ... کارواں کا رخ کدھر ہے اور ہے منزل کدھر
اب کہاں ہے وہ متاعِ سوز جاں جو تھی کبھی ... نالہ ہائے نیم شب اور وہ فغاں ہائے سحر
وہ بھی دن تھے جب مرا دل شاد تھا آباد تھا ... کلبۂ احزاں ہے اب میری تمناؤں کا گھر
آشنا پرواز سے جن کی رہے ہفت آسماں ... نوچ ڈالے کس نے اُن شاہیں بچوں کے بال و پر
وہ بھی تھے جو قیصر و کسریٰ سے ٹکراتے رہے ... دل میں تھا خوف خدا اُن کے، ہمیں بندوں کا ڈر
مسجد اقصیٰ پہ نوحے تو بہت ہم نے لکھے ... اپنے اپنے خول سے باہر نہیں نکلے مگر
دعویٰ دارانِ محبت کا عجب دستور ہے ... دشمنوں سے دوستی، اپنوں کی گردن پر تبر
کون ٹھنڈا کر سکے گا اس دہکتی آگ کو ... شعلہ افشاں مسجد و محراب و منبر ہوں اگر
کھا گیا ارضِ فلسطیں کو یہودی مال و زر ... اب حرم کی چار دیواری پہ ہے اُس کی نظر
عالَم اسلام کے چارہ گروں سے یہ کہو ... اس مریضِ جاں بلب کی اب تو لیں جلدی خبر
کارواں خود راہ سے اپنی بھٹک جاتے بھی ہیں ... لُوٹ لیتے ہیں متاع کارواں خود راہبر
''ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لئے ... نیل کے ساحل سے لے کر تا بخاک کاشغر''
اک نگاہ لطف فرما ہم پہ اے میرے حبیبؐ ... آ گئے ہیں در پہ تیرے اب ترے آشفتہ سر
وہ صدف کیا جو طمانچے موج کے کھاتی نہیں ... اس میں پیدا ہو نہیں سکتے کبھی لعل و گہر
تُو کہ ہے اک منبعِ جود و سخا میرے حبیبؐ ... ہو مرے حالِ پریشاں پر عنایت کی نظر
کاروان شوق پہنچے منزل مقصود پر ... تیرے قدموں کے نشاں ہوں اور تیری رہگزر
بہرِ استقبال دوڑیں باغ جنت کے مکیں ... نام تیرا لے کے جب نکلوں مَیں ہنگامِ سفر
اور تو کچھ بھی نہیں محمؔود بہرِ پیشکش ... ہے متاع زیست میری، قلبِ بریاں، چشمِ تر

(محمودالحسن۔راولپنڈی)

وعدہ اس کا وفا مدام ہوا
پھر عطا ہم کو اک امام ہوا
اس کی صورت کی رونمائی کا
آسمانوں سے اہتمام ہوا
خُوب سے خُوب جلوہ آرائی
خُوب سے خُوب یہ نظام ہوا
نقش میں نقش ہو گیا زنجیر
حُسن ہی حُسن کا مقام ہوا
نوؔر و محموؔد و ناصؔر و طاہؔر
عشق مسروؔر ہے جو نام ہوا
باقی سب دائرے شکستہ ہیں
اک تیرے نقش کو دوام ہوا
گردشیں اب غلام ہیں اُس کی
جو کوئی آپ کا غلام ہوا
بن گئی دھڑکنوں میں اک تصویر
آج تو ہم سے ہمکلام ہوا
اس قدر روشنی تھی چہرے پر
ماہ کیا مِہر بھی تمام ہوا

(ناصر احمد سیّد)

سو سال پہلے

اب اس کو دیکھنے چلے آتے ہیں دیدہ ور
خود طالبِ نظارہ ، نظارہ ہی ہو گیا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا سفر سیالکوٹ

(27 اکتوبر تا 3 نومبر 1904ء)

غلام مصباح بلوچ - ربوہ

اگست 1904ء میں جب حضور علیہ السلام لاہور تشریف لے گئے تو سیالکوٹ کی جماعت نے حضورؑ کی خدمت میں سیالکوٹ آنے کی درخواست پیش کی جو حضور نے منظور فرمالی تھی چنانچہ 27/اکتوبر 1904ء کی صبح کو 4 بجے آپ قادیان سے روانہ ہوئے۔ اہل وعیال بھی ساتھ تھے۔ بٹالہ اسٹیشن سے ایک ڈبّا سیکنڈ کلاس کا اور ایک ڈبّا انٹر کلاس کا ریزرو کروایا گیا۔ امرتسر پہنچنے پر وہاں کی جماعت نے بڑے اخلاص کے ساتھ حضور کی خدمت میں کھانا پیش کیا جو حضور نے قبول فرمالیا۔ جب گاڑی لاہور پہنچی تو اس قدر پبلک اسٹیشن پر جمع ہوگئی کہ ریلوے حکام اور پولیس کو انتظام کرنا مشکل ہوگیا۔ وزیر آباد کے اسٹیشن پر بھی لوگوں کا اتنا اژدھام تھا کہ ریلوے ملازمین کو آپ کا ریزرو ڈبّا کاٹ کر سیالکوٹ کی گاڑی کے ساتھ لگانے میں دقت پیش آئی۔ وزیر آباد کے احباب نے بھی حضور اور حضور کے ساتھیوں کی تواضع سوڈا اور لیمونیڈ سے کی۔ اگرچہ گاڑی مغرب کے بعد سیالکوٹ اسٹیشن پر پہنچی تاہم مشتاقانِ زیارت کا یہ حال تھا کہ اسٹیشن پر تل دھرنے کو جگہ نہیں تھی۔ جب حضور مع احباب اپنی قیام گاہ پر جانے کیلئے گاڑیوں میں سوار ہوگئے تو باہر جہاں تک نظر پڑتی تھی انسان ہی انسان نظر آتے تھے۔ سینکڑوں کی تعداد میں لوگ آپ کی گاڑی کے ساتھ بھاگے جا رہے تھے۔ آغا محمد باقر خاں صاحب آنریری مجسٹریٹ انتظام کرنے کیلئے حضور کی گاڑی کے ساتھ ساتھ چل رہے تھے۔ راستہ میں روشنی کیلئے یہ انتظام کیا گیا تھا کہ حضور کی سواری کے آگے آگے مہتابیاں چھوڑی جارہی تھیں۔ حضور کا قیام حضرت حکیم حسام الدین صاحب رضی اللہ عنہ کے ایوان میں کیا گیا تھا۔ حضرت اقدس کی سیالکوٹ تشریف آوری پر جماعت کی طرف سے مطبوعہ خیر مقدم بھی تقسیم کیا گیا تھا جس پر مندرجہ ذیل دو شعر تھے

اے آمدنت باعثِ آبادئ ما
ذکرِ تو بود زمزمہ شادئ ما
سایہ گستر باد یا رب بردلِ شیدائے ما
خضرِ ما ، مہدئ ما ، عیسٰیؑ ما ، مرزائے ما

احباب سیالکوٹ کی مہمانداری

چونکہ حضرت حکیم صاحب کا مکان سارے احباب کی مہمانداری کیلئے ناکافی تھا اس لئے اردگرد کے کئی احباب نے کچھ ایسے انداز سے مہمانوں کو ٹھہرانے کیلئے مکان خالی کر دیئے تھے کہ وہ سارا محلّہ جہاں یہ مہمان فروکش تھے ایک ہی مکان کا حکم رکھتا تھا۔ ہر کمرے میں پانی اور روشنی کا معقول انتظام تھا۔ جماعت کی طرف سے شہر میں عطاروں کی دوکانیں مفت دوا حاصل کرنے کیلئے مخصوص کردی گئی تھیں۔ کھانا کھلانے کا یہ انتظام تھا کہ قادیان کے بزرگوں کو تو کھانا ان کی جائے قیام پر پہنچا دیا جاتا تھا مگر باقی احباب جو سیالکوٹ گوجرانوالہ، لاہور اور جہلم و گجرات وغیرہ کئی اضلاع سے تشریف لائے ہوئے تھے انھیں ایک وسیع صحن میں ایک ہی جگہ بٹھا کر کھانا کھلایا جاتا تھا۔

نمازِ جمعہ کے بعد حضرت اقدس کی تقریر

دوسرے روز 28/اکتوبر کو جمعہ تھا۔ جمعہ کی نماز حضرت حکیم حسام الدین صاحب والی مسجد میں حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ نے پڑھائی جس میں سورۃ جمعہ کی تفسیر بیان کی گئی۔ نماز کے بعد کافی دوستوں نے بیعت کی، بیعت کرنے والوں کی تعداد چونکہ بہت زیادہ تھی اس لئے بارہ پگڑیاں مختلف سمتوں میں پھیلا دی گئیں جنہیں پکڑ کر بیعت کا عہد دوہرایا گیا۔ بیعت کے بعد حضور نے ایک مختصر سی تقریر فرمائی جس میں حقیقت بیعت پر روشنی ڈالی اور دین کو دنیا پر مقدم کرنے کی تلقین فرمائی۔ یہ تقریر سلسلہ کے اخبارات میں چھپی ہوئی موجود ہے۔ بعد نمازِ جمعہ دیر تک لوگوں میں بیٹھنے کی وجہ سے حضور کی طبیعت مضمحل ہوگئی اس لئے اگلے دو روز یعنی 29 اور 30 اکتوبر کو حضور باہر تشریف نہ لاسکے۔ 31 اکتوبر 1904ء کو حضور نے واپسی کا ارادہ ظاہر فرمایا کیونکہ توقع سے بہت زیادہ مہمان جمع ہوگئے تھے اور حضور کو ڈر تھا کہ کہیں جماعت سیالکوٹ کے لئے مہمانوں کا انتظام کرنا مشکل نہ ہوجائے۔ جب حضرت حکیم صاحب کو اس بات کا علم ہوا تو وہ فوراً حضرت اقدس کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنے ذخائر خورونوش کا ذکر کر کے حضور سے اس ارادہ کے التوا کی درخواست کی۔ حضور کو محترم حکیم صاحب کی خاطر بہت عزیز تھی کیونکہ سیالکوٹ میں ملازمت کے ایام سے ہی ان کے ساتھ تعلقات چلے آتے تھے اس لئے حضور نے اپنے ارادۂ واپسی کو ملتوی فرمادیا۔

پبلک لیکچر کی تجویز

فیصلہ ہوا کہ سیالکوٹ میں ایک پبلک جلسہ کا انتظام کیا جائے۔ چنانچہ اس غرض کے لئے 2/نومبر 1904ء کی تاریخ مقرر کر کے بذریعہ اشتہارات عام اعلان کر دیا گیا اور حضور مضمون کی تیاری میں مصروف ہوگئے۔ اس لئے 31 اکتوبر 1904ء کو بھی حضور باہر تشریف نہ لاسکے۔ مشتاقانِ دید کی یہ حالت تھی کہ ان کی تعداد بڑھتی ہی چلی جاتی تھی، یہ حالت دیکھ کر حضور سے درخواست کی گئی کہ حضور کچھ دیر دریچے میں رونق افروز ہوجائیں تا لوگ گلی سے شرف دیدار حاصل کرسکیں۔ حضور دریچے میں تشریف تو لے آئے مگر اس خیال سے کہ ہزارہا مخلوق جو جمع ہے کہیں کوئی بوڑھا یا بچہ یا کمزور ہجوم کے ریلے میں آکر کچلا نہ جائے، ایک منٹ کھڑے ہوکر واپس تشریف لے گئے۔

آپ کے قلم میں اس قدر روانی تھی کہ بعض اوقات سینکڑوں صفحات کی کتاب چند دن میں لکھ لیتے تھے۔ سیالکوٹ کا لیکچر جو ایک معرکۃ الآراء لیکچر ہے اسے حضور نے 31/اکتوبر کو بعد دوپہر لکھنا شروع فرمایا اور یکم نومبر کو زیورِ طبع سے بھی آراستہ ہوگیا۔ لیکچر کا موضوع تھا "اسلام" یہ لیکچر 2/نومبر 1904ء کی صبح سات بجے مہاراجہ جموں کی سرائے میں پڑھا جانے والا تھا۔ جلسہ گاہ مہاراجہ جموں کی سرائے کا صحن تھا اس میں دریوں اور شامیانوں کا وسیع انتظام کیا گیا تھا۔

چونکہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ حضورؑ سے پہلے تشریف لا کر شہر میں دو پبلک لیکچر دے چکے تھے اور اشتہارات بھی کافی تعداد میں تقسیم ہوچکے تھے اس لئے مخالف علماء صاحبان نے اس روز لوگوں کو جلسہ گاہ میں جانے سے روکنے کے لئے یہ انتظام کیا کہ صبح ساڑھے چھ بجے ہی شہر کے مختلف مقامات پر امتناعی تقریریں شروع کردیں۔ باوجود اس کے حضرت اقدس کا لیکچر سننے کیلئے لوگوں کا اس قدر ہجوم ہوا کہ ان کو بٹھانے کا انتظام دشوار ہوگیا۔

لیکچر گاہ کو روانگی

حضرت اقدس ایک جلوس کی شکل میں لیکچر گاہ کی طرف روانہ ہوئے۔ قریباً پندرہ سولہ گاڑیاں ساتھ تھیں۔ حضرت اقدس کے ساتھ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی بیٹھے ہوئے تھے اور حضرت کی گاڑی کے ساتھ ساتھ انتظام کرنے کے لئے سردار محمد یوسف خاں صاحب سٹی مجسٹریٹ چل رہے تھے۔ جلوس کے دورویہ مخلوق کا اس قدر انبوہ تھا کہ بڑی مشکل سے گاڑیوں کے چلنے کے لئے رستہ بنایا جاتا تھا۔ راستہ میں مخالف مولوی صاحبان کے اڈے بھی دکھائی دیتے تھے۔ مولوی لوگ گلا پھاڑ پھاڑ کر مخلوقِ خدا کو جلسہ گاہ میں جانے سے روک رہے تھے۔ مگر اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ جن لوگوں کو جلسہ گاہ کا پہلے علم تھا وہ تو اس کی طرف جا ہی رہے تھے، جن کو علم نہیں تھا انہیں بھی مولویوں کی تقریروں سے علم ہوگیا اور وہ دیوانہ وار جلسہ گاہ کی طرف دوڑ پڑے۔ عدو شَوَد سببِ خیر گر خدا خواہد۔

حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحبؓ کی صدارتی تقریر

جب حضور لیکچر گاہ میں پہنچے تو دیکھا کہ ہر مذہب وملت کے ہزارہا لوگ جمع ہیں۔ شہر کے معززین کی یہ رائے تھی کہ آج تک سیالکوٹ کی سرزمین میں کسی شخص کے لیکچر میں اتنا بڑا ہجوم نظر نہیں آیا۔ اسٹیج پر حضرت اقدسؑ کے ساتھ حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ اور دیگر بزرگان تشریف فرما تھے، شہر کے بعض معززین بھی وہاں ہی بیٹھے تھے۔ میاں فضل حسین صاحب بیرسٹر کی تحریک اور حاضرین کی تائید سے حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ جلسہ کے صدر قرار پائے۔ آپؓ نے ایک برجستہ مگر مختصر تقریر فرمائی اور پھر حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ آپ حضرت اقدسؑ کا لیکچر سنائیں۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ نے پہلے سورہ حشر کے آخری رکوع کی نہایت خوش الحانی سے باآواز بلند تلاوت کی اور پھر نہایت دلآویز اور دلنشین انداز سے حضرت اقدسؑ کا لیکچر سنانا شروع کیا۔ اس وقت کے منظر کا نقشہ کھینچنا ناممکن ہے۔ لوگ ہمہ تن محویت کے ساتھ حضرت اقدس کا لیکچر سن رہے تھے اور بکثرت لوگ دھوپ میں بھی کھڑے تھے۔ اس لیکچر کی خاص بات یہ تھی کہ آپ نے اپنے دعاوی بیان کرتے ہوئے پہلی دفعہ پبلک میں اپنے آپ کو مثیلِ کرشن کی حیثیت میں پیش فرمایا۔

لیکچر ختم ہوجانے کے بعد جب حضور ایک بند گاڑی میں مع خدام جائے قیام کی طرف روانہ ہوئے تو راستہ میں مخالف لوگوں نے آپ کی گاڑی پر خشت باری شروع کردی لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم سے حضور بحفاظت جائے قیام پر پہنچ گئے۔ مخالفین کی ان شرارتوں کو دیکھ کر ایک یورپین انسپکٹر پولیس نے جو اس وقت ڈیوٹی پر تھے ان مولویوں کو مخاطب کر کے کہا:

ہم کو تعجب ہے کہ تم لوگ اس شخص کی مخالفت کیوں کرتے ہو۔ مخالفت تو ہم (یعنی عیسائیوں) کو یا ہندوؤں کو کرنی چاہئے تھی جن کے مذہب کی وہ تردید کر رہا ہے۔ اسلام کو تو وہ سچا اور حقیقی مذہب ثابت کر رہا ہے۔ ستیاناس تو ہمارے مذہب کا کر رہا ہے اور تم یونہی مخالفت کر رہے ہو۔

3/نومبر 1904ء کو حضور کی واپسی کا پروگرام تھا۔ اس لئے 2 نومبر کو یعنی لیکچر والے دن کثرت سے لوگوں نے حضور کے ہاتھ پر بیعت کی۔

3/نومبر 1904ء کے روز آپ کو واپس قادیان کے لئے روانہ ہونا تھا۔ حضور جس مکان پر قیام فرما تھے اس کے باہر حسب معمول صبح سے ہی لوگ جمع ہونا شروع ہوگئے۔ حضرت اقدس نے احتیاطاً اپنی روانگی سے کافی وقت پہلے مستورات کو حضرت میر ناصر نواب صاحب رضی اللہ عنہ کے ساتھ اسٹیشن پر بھیج دیا تھا۔ جماعت سیالکوٹ نے صبح دس بجے سے قبل ہی مہمانوں کو کھانا کھلا دیا تھا۔ 12 بجے کے قریب حضرت اقدسؑ مکان سے اترے خلقت بکثرت جمع تھی باوجود اس کے کہ پولیس بڑی تندہی سے انتظام کر رہی تھی مگر بعض اوقات وہ بھی بے بس ہوجاتی تھی۔ حضرت اقدسؑ کی گاڑی کے لئے بمشکل راستہ بنایا گیا۔ جب حضور اسٹیشن پر پہنچے تو وہاں بھی تل دھرنے کو جگہ نہ تھی۔ حضور کے لئے سیکنڈ کلاس کا ایک ڈبہ پہلے سے ریزرو کروایا گیا تھا۔ حضور اس میں مع اہل بیت سوار ہوگئے اور جب گاڑی روانہ ہوئی تو السلام علیکم اور خدا حافظ کے نعروں سے پلیٹ فارم گونج اٹھا۔

اسی اسٹیشن کا واقعہ ہے کہ جب گاڑی پلیٹ فارم سے نکل گئی تو کچھ مخالف لوگ اسٹیشن سے ایک طرف بالکل برہنہ ہوگئے تھے مگر ہم اس موقعہ پر اس کی تفصیل مناسب نہیں سمجھتے مگر یہ ایسی غیر اسلامی بلکہ خلافِ انسانیت حرکت تھی کہ جس پر سلسلہ احمدیہ کا اشد ترین مخالف اخبار 'اہلحدیث' بھی ماتم کرنے سے نہ رہ سکا۔

جب گاڑی وزیر آباد پہنچی تو پلیٹ فارم پر پہلے

سے بھی بڑھ کر ہجوم پایا گیا۔ حضرت حافظ مولوی غلام رسول صاحب وزیر آبادی رضی اللہ عنہ نے پہلے کی طرح پھر اپنے بھائیوں کی لیمونیڈ اور سوڈا سے تواضع کی۔ اس موقعہ پر ڈسکہ کے عیسائی مشنری پادری اسکاٹ صاحب نے بھی حضور سے ملاقات کی، ان کے ساتھ شیخ عبدالحق صاحب نومسلم بھی تھے جو عیسائی سے مسلمان ہوئے تھے۔ پادری صاحب نے آتے ہی حضرت صاحب سے یوں کلام شروع کیا کہ آپ نے ہمارا ایک لڑکا (عبدالحق) لے لیا۔ پھر حضور کے ساتھ کچھ مذہبی گفتگو کرنے کی کوشش کی مگر حضرت اقدسؑ کے مقابلہ میں بھلا کیسے ٹھہر سکتے تھے دو چار مرتبہ سوال وجواب کے بعد ہی رخصت ہوگئے۔

وزیر آباد اسٹیشن پر گاڑی میں بھی بہت آدمیوں نے بیعت کی۔ واپسی پر لاہور میں ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب نے حضور اور حضور کے ہمراہیوں کی خدمت میں شام کا کھانا پیش کیا۔ رات حضور نے بٹالہ میں گزاری۔ صبح چائے اور کھانا جماعت بٹالہ نے پیش کیا۔ آخر 12 بجے دوپہر کے قریب حضور مع اہل بیت وخدّام قادیان پہنچ گئے۔ فالحمدللہ علی ذلک

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے سیالکوٹ آنے پر لوگوں کا ایک جم غفیر حضور کی زیارت کے لئے اُمڈ آیا- قادیان سے روانہ ہونے کے بعد ہر سٹیشن پر ایک کثیر تعداد مشتاقانِ زیارت کی موجود تھی اور بٹالہ سے چل کر سیالکوٹ تک کا نظارہ قابل دید تھا- سیالکوٹ میں تو جہاں تک نگاہ جاتی تھی ہر طرف آدمی ہی آدمی دکھائی دیتے تھے- حضورؑ کے سیالکوٹ میں رونق افروز ہونے اور لوگوں کا آپ کی طرف پروانوں کی طرح کھنچے چلے آنے کا نظارہ ایسا حسین اور ایمان افروز تھا کہ ہمارا تصور بھی اس تصویر کو صحیح طرح نہیں کھینچ سکتا۔ لیکن صحابۂ کرام کی رُوح پَرور روایات سے اس بات کا بخوبی اندازہ کر سکتے ہیں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے امام کو اپنی رحمتوں اور برکتوں سے نواز کر حضور کی صداقت کی گواہی دی-

حضرت چودھری سر ظفر اللہ خان صاحبؓ

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیالکوٹ تشریف آوری اس شہر کے لیے تا ابد باعث فخر وامتیاز رہے گی۔ حضور کا ورود عین مغرب کے بعد ہوا۔ سٹیشن پر خلقت کا اس قدر ہجوم تھا کہ پلیٹ فارم پر اس ہجوم کو کسی انتظام کے ماتحت لانا مشکل ہو جاتا اس لیے یہ انتظام کیا گیا تھا کہ جس گاڑی میں حضور اور حضور کے اہل خانہ اور رفقاء سفر کر رہے تھے اسے کاٹ کر مال گودام کے پلیٹ فارم پر پہنچا دیا گیا۔ مال گودام کا وسیع احاطہ کھچا کھچ خلقت سے بھرا ہوا تھا اور اس کے باہر سڑک پر بھی خلقت جمع تھی سٹیشن پر اور ان بازاروں میں جہاں سے حضور کی سواری گزرنی تھی پولیس کا خاطر خواہ انتظام تھا۔

سپرنٹنڈنٹ پولیس اور اکثر حکام ضلع اور آنریری مجسٹریٹ انتظام نگرانی کے لیے موجود تھے، بازاروں میں اور مکانوں کی کھڑکیوں اور چھتوں پر کثرت سے لوگ موجود تھے اکثر ان میں سے زائر یا تماشہ بین تھے بعض مخالف بھی تھے۔ مخالف علماء اور سجادہ نشینوں نے ہر چند لوگوں کو روکنے کی کوشش کی تھی کہ حضور کے استقبال یا زیارت کے لیے نہ جائیں لیکن یہ مخالفت خود اس ہجوم کے بڑھانے میں مد ہوگئی۔"

(اصحاب احمد جلد 11 صفحہ 30,31)

حضرت حافظ محمد حیات صاحبؓ پنشنر انسپکٹر پولیس حافظ آباد (وفات اپریل 1939ء)

"سال 1904ء میں جب حضور سیالکوٹ میں تشریف لائے ہیں میں شہر سیالکوٹ میں تعینات تھا، ایک دن پہلے شہر سیالکوٹ میں عام منادی کی گئی کہ جو کوئی مسلمان مرزا صاحب کو دیکھنے سٹیشن پر جائے گا یا ان کے لیکچر میں جاوے گا اس کا نکاح ٹوٹ جائے گا اور عورت حرام ہو جائے گی چنانچہ حضرت اقدسؑ کی تشریف آوری پر جب گاڑی محلّہ میانیہ پور سے گزر رہی تھی لوگوں نے گاڑیوں کو اینٹیں مارنی شروع کر دیں کہ کئی شیشے ٹوٹ گئے اور کئی آدمی گاڑی کے ساتھ لپٹ گئے میرے خیال میں آج کل کے مقابلہ میں مردم شماری ان ایام میں کم تھی لیکن پھر بھی لالہ ٹوڈر مل صاحب مالک سیالکوٹ میر نے اپنے اخبار میں لکھا کہ مرزا صاحب کے استقبال کے لیے 35000 کا مجمع ریلوے سٹیشن پر موجود تھا جو مسلمان تھے اور دوسری اقوام کی تعداد بہت کم تھی اور بعضوں نے یہ لکھا کہ اب مسلمانوں کے نکاح ٹوٹ گئے ہیں عورتوں کو دوسرے خاوند تلاش کرنے چاہئیں۔ شاہانہ سواری کے ساتھ حضور مع خدام و حضرت اماں جان و صاحبزادگان والاتبار کے مقام فرودگاہ مکان حکیم حسام الدین صاحب تشریف فرما ہوئے۔"

(الحکم 7 جولائی 1938ء صفحہ 3)

حضرت مولا بخش احمدی بھٹیؓ ساکن چونڈہ تحصیل ظفروال ضلع سیالکوٹ

"......حضور جو مجسم کرم اور رحمت ہیں بتاریخ ۲۷ ر ماہ اکتوبر ۱۹۰۴ء اپنے عیال اور (احباب) کو ہمراہ لے کر بذریعہ ریل لاہور کی راہ سے سیالکوٹ تشریف لائے راستے میں تمام اسٹیشنوں پر مقامی جماعتوں کے لوگ بڑے شوق سے ملاقات کے لئے حاضر ہوتے رہے اور شام کے ساڑھے چھ بجے سیالکوٹ کے ریلوے سٹیشن پر پہنچے۔ مخالف مولوی پہلے سے مولانا مولوی عبدالکریم صاحب کے وعظ پر برانگیختہ ہو کر عام لوگوں کو ورغلانے میں مصروف تھے اور وعظوں میں کہتے تھے کہ جو شخص مرزا صاحب کو دیکھنے بھی جائے گا اس کا نکاح فسخ ہو جائے گا اور وہ مرتد ہو جائے گا مگر خدا کب اُن کی ایسی مخالفتوں کی کچھ پیش جانے دیتا ہے۔ لوگوں میں خود بخود ایسی تحریک تھی اور دیکھنے کے لئے اتنا شوق تھا کہ پہلے سے ہزاروں آدمی اسٹیشن اور پلیٹ فارم اور سڑک اور بازاروں میں جمع ہوگئے اور حضور کی تشریف آوری پر ایک عظیم الشان میلہ لگ گیا اور ہفتہ بھر سیالکوٹ میں دین کا وہ جوش اور شوکت رہی کہ آج تک اُس کی نظیر نظر نہیں آئی۔

جماعت سیالکوٹ نے مہمان نوازی کے لئے جو اہتمام اور انتظام کیا وہ ہر نوع سے قابل تحسین اور آفرین ہے۔ فی الواقعہ سیالکوٹ کی جماعت کے لئے یہ بڑا مبارک موقعہ ہے کہ ان میں بیٹھ کر خدا کے مسیح نے یہ لیکچر لکھا اور پڑھایا۔ اَے اُس شہر کے رہنے والو جس کو خدا کا مامور اپنے مولد کے برابر پیارا سمجھتا ہے تم کو مبارک ہو کہ خدا کا مسیح تم میں آیا اور اس عظیم الشان جلسہ کی عزت تمہیں حاصل ہوئی۔ اَے زمین تیرے لئے مبارکی ہو اور خوش ہو اور شادمانی کے گیت گا کہ تجھ میں مہدی آیا۔

اے خدا کے مسیح، ہے کرشن رودر گوپال تیری جگ میں مہما ہو تیرے قدموں کی برکت سے لوگ ہدایت کا نور پائیں اور ضلالت کے گڑھے سے نکلیں- آمین

(خاکسار مولابخش بھٹی ساکن چونڈہ تحصیل ظفر وال ضلع سیالکوٹ حال نائب محافظ دفتر سیالکوٹ)

(لیکچر سیالکوٹ ٹائیٹل (اندرون) صفحہ 2)

حضرت محمد قاسم احمدی ولد عطر دینؓ سکنہ امرتسر (بیعت 1904ء)

اکتوبر ۱۹۰۴ء کو حضور سیالکوٹ تشریف لے جانے کے لئے امرتسر سٹیشن پر پہنچے تو بندہ بغرض زیارت آیا لوگ کھڑے حضور کی زیارت کر رہے تھے بندہ بھی زیارت کر کے کھڑا رہا- اسی اثناء میں ایک ہندو عورت آئی اور کہا کہ یہاں کیا ہے لوگوں نے کہا کہ اوتار آئے ہوئے ہیں اس نے کہا کہ مجھے درشن کرا دو۔ لوگوں نے حضور کی خدمت میں عرض کیا۔ حضور نے اجازت دے دی اس عورت نے ہاتھ جوڑ کر...... سر جھکایا مجھے کسی نے کہا کہ تم بھی بیعت کر لو چنانچہ میں نے اسی وقت بیعت کر لی حضور نے دعا فرمائی-"

(رجسٹر روایات صحابہ نمبر 5 صفحہ 44)

حضرت منشی عبدالعزیز صاحب اوجلویؓ (بیعت 1892ء- وفات 11/ اپریل 1946ء)

حضرت میاں بشیر احمد صاحب ایم - اے رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"منشی عبدالعزیز اوجلوی نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ جب حضرت مسیح موعودؑ سیالکوٹ تشریف لے جا رہے تھے تو راستہ میں خاکسار کو ملنے کا موقع نہ ملا کیونکہ خاکسار گورداسپور سے جا رہا تھا اور حضور قادیان سے روانہ ہو کر بٹالہ سے گاڑی پر سوار ہوئے تھے۔ میں نے لاہور پہنچ کر مولوی محمد علی صاحب سے ذکر کیا کہ مجھے بٹالہ سے لاہور تک حضرت کو بوجہ ہجوم خلقت کے ملنے کا موقعہ نصیب نہیں ہوا لیکن سیالکوٹ سے دو سٹیشن ورے مجھے ہجوم کم نظر آیا چنانچہ میں اپنے کمرے سے بھاگتا ہوا حضرت کے کمرہ کے پاس پہنچ گیا- حضرت مجھے دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور فرمایا میاں عبدالعزیز آپ بھی پہنچ گئے- سیالکوٹ پہنچ کر حضور نے میر حامد شاہ صاحب مرحوم کے مکان پر قیام فرمایا- اور منتظمین کو بلا کر فرمایا کہ منشی اروڑا خان صاحب اور میاں عبدالعزیز کو رہائش کے لئے ایک الگ جگہ دو اور ان کا اچھی طرح سے خیال رکھنا کہ ان کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہو- اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور ادنیٰ سے ادنیٰ خدام کا بھی کتنا خیال رکھتے تھے-"

(سیرۃ المہدی حصہ سوم صفحہ 88)

حضرت میرزا احسن بیگ صاحبؓ ریاست کوٹہ (راجپوتانہ)

ایک دفعہ جبکہ حضور علیہ السلام سیالکوٹ تشریف لے جا رہے تھے- سیکنڈ کلاس کے دو کمپارٹمنٹ ریزرو تھے۔ لاہور کے سٹیشن سے میں بھی ساتھ ہولیا- سٹیشن پر خلقت کا اژدھام تھا- پلیٹ فارم پر لوگ اندر آنے کی کوشش کر رہے تھے- پولیس روک رہی تھی- میں گاڑی کے دُوسرے کمرے میں تھا- جہاں میرے پاس حضرت خلیفۃ المسیح الثانی بیٹھے ہوئے تھے- اتنے میں ایک انسپکٹر پولیس نے ایک چابک شیخ رحمت اللہ صاحب مرحوم کے پیٹ پر بے تحاشا مارا جو کہ بے تابانہ حضور علیہ السلام کے پاس اندر زیارت کے لئے آنا چاہتے تھے- مجھ کو بڑا رنج ہوا میں نے اس یوروپین انسپکٹر کو جس کا نام بی ٹی تھا بہت بُرا بھلا کہا کیونکہ میرا اس سے دوستانہ تھا اور لاہور میں اس کی کوٹھی ہماری کوٹھی کے نزدیک تھی- راستہ میں تقریباً تمام سٹیشنوں پر خلقت کا ہجوم ہوتا تھا جو کہ حضور علیہ السلام کی زیارت کرنا چاہتا تھا- جب گاڑی سیالکوٹ پہنچی تو سُورج ڈوب چکا تھا سٹیشن پر خلقت کا وہ اژدھام تھا کہ دور تک سر ہی سر دکھلائی دیتے تھے- اس وقت گیس کی روشنی میں یہ نظارہ بہت بھلا معلوم ہوا- سب سے پہلے ایک فٹن نما گاڑی (جس میں سامنے کی سیٹ چھوٹی ہوتی تھی اور شائد اس کو وکٹوریہ کہتے ہیں) میں (۱) حضور علیہ السلام (۲) حضرت خلیفہ اوّلؓ (۳) حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ اور (۴) مَیں سوار ہوئے- میری داڑھی منڈھی ہوئی تھی۔ اور چوخانہ زرد دریائی کا کوٹ پہنا ہوا تھا۔ سب کے خلاف میں ہی ایک ایسا وجود تھا جس پر سب کی نظر اٹھتی- خود میں شرم کے مارے پانی پانی ہوا جاتا تھا- لیکن حضور علیہ السلام نے کبھی خیال تک بھی نہ فرمایا۔ اور نہ ہی زبان مبارک سے کچھ فرمایا۔ حضور انور کا خیال ہوگا کہ حضور کو دیکھ کر خود ہی میری اصلاح ہو جائے گی۔ تمام راستہ جہاں سے گاڑی گزری انسانوں سے اٹا ہوا تھا اور چھتیں، دروازے، کھڑکیاں سب مردوں، عورتوں، بچوں سے بھری ہوئی تھیں- وہ نظارہ مجھے کبھی نہ بھولے گا۔

(الفضل 19/ دسمبر 1942ء صفحہ 3)

حضرت بابو فضل الدین صاحبؓ

(ریٹائرڈ سپرنٹنڈنٹ لاہور ہائی کورٹ پیدائشی احمدی 1897ء)

"جب حضور ۱۹۰۴ء میں سیالکوٹ تشریف لائے تو ...... ہمارا گھر چونکہ قریب ہی تھا اس لئے حضور ہمیں حکیم صاحب کے مکان پر چلتے پھرتے نظر آتے تھے وہ لیکچر جو حضور نے سیالکوٹ میں دیا تھا وہ

باقی صفحہ نمبر 10 پر ملاحظہ فرمائیں

Punjab Sweets & Restauran

ایک سو مہمانوں کے لئے خوبصورت پارٹی ہال اور باربی کیو پارٹی کے لئے بھی جگہ موجود ہے۔
کھلے آسمان تلے بہترین کھانوں کا لطف اٹھائیں۔
ہر قسم کی مٹھائیاں اور کھانے کا بہترین مرکز
Munawar Ahmad (Babbi)

Punjab Sweets & Restaurant
172-174 Upper Tooting Road
Tooting, London
Tel: 020 8767 3535

خطبہ جمعہ

دفتر اوّل کے مجاہدین کے کھاتوں کو زندہ کرنے کی تحریک کی یاددہانی

وہ تمام احمدی جو ابھی تک تحریک جدید کے مالی جہاد میں شامل نہیں ہوئے انہیں دفتر پنجم میں شامل کیا جائے

تحریک جدید کا نظام، نظام وصیت کے لئے ارہاص کے طور پر ہے اور نظام وصیت کے ساتھ نظام خلافت کا بڑا گہرا تعلق ہے

سال گزشتہ میں تحریک جدید میں مالی قربانی پیش کرنے کے لحاظ سے دنیا بھر کی جماعتوں میں پاکستان اول، امریکہ دوم اور برطانیہ تیسرے نمبر پر رہا

تحریک جدید دفتر اول کے 71ویں سال کا، دفتر دوم کے 61ویں سال، دفتر سوم کے 40ویں سال کا، دفتر چہارم کے 20ویں سال کا اور دفتر پنجم کے پہلے سال کا اعلان

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز–فرمودہ ۵رنومبر ۲۰۰۴ء بمطابق ۵رنبوت ۱۳۸۳ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريک له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله–

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم– بسم الله الرحمٰن الرحيم –

الحمدلله رب العٰلمين – الرحمٰن الرحيم – مٰلک يوم الدين – إياک نعبد و إياک نستعين –

اهدنا الصراط المستقيم – صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين–

﴿لَنْ تَنَالُوْا الْبِرَّحَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۔ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَیْءٍ فَاِنَّ اللّٰہَ بِهٖ عَلِيْمٌ﴾۔(آل عمران: 93)

اس کا ترجمہ ہے کہ تم ہرگز نیکی کو نہیں پا سکو گے۔ یہاں تک کہ تم ان چیزوں میں سے خرچ کرو جن سے تم محبت کرتے ہو اور تم جو کچھ بھی خرچ کرتے ہو تو یقیناً اللہ اس کو خوب جانتا ہے۔

یکم رنومبر سے ہر سال تحریک جدید کے نئے سال کا آغاز ہوتا ہے۔ اور عموماً پہلے یا دوسرے جمعہ میں اس کا اعلان ہوتا ہے۔ نئے آنے والوں اور شعور کی عمر کو پہنچنے والے بچوں اور بعض نوجوانوں کو شاید تحریک جدید کی تاریخ کا صحیح طور پر علم نہ ہو اس لئے مختصراً یہاں اس کے بارے میں کچھ بتاؤں گا۔

تحریک جدید کا آغاز 1934ء میں ہوا جب جماعت کے خلاف ایک فتنہ اٹھا، احرار نے بڑا شور مچایا۔ مخالفت کا ایک طوفان تھا کہ احمدیت کو صفحۂ ہستی سے مٹا دیں گے۔ قادیان کا نام ونشان مٹانے کی باتیں ہوتی تھیں۔ اس کی اینٹ سے اینٹ بجانے کی باتیں ہوتی تھیں۔ بہشتی مقبرہ جس میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مزار ہے اور دوسرے مقدس مقامات کی بے حرمتی کے پروگرام تھے اور پھر حکومت کی طرف سے بھی بجائے تعاون کے مخالفین کی زیادہ حمایت نظر آتی تھی۔ ان کی طرفداری تھی۔ تو اس وقت حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جماعت کو تحریک کی کہ ایک فنڈ مہیا کریں، کچھ چندہ اکٹھا کریں، رقم اکٹھی کریں۔ اس سوچ کے ساتھ یہ تحریک کی کہ مخالفین کی ریشہ دوانیاں، یہ شور شرابہ اس لئے ہے کہ جو تبلیغ کا حق ہمیں ادا کرنا چاہئے وہ ہم نے پوری طرح ادا نہیں کیا۔ اس کے بارے میں سنجیدگی سے نہیں سوچا، احمدیت کے پیغام کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لئے جو کوشش ہونی چاہئے تھی وہ اس طرح نہیں کی گئی جو حق تھا۔ اس لئے آپ نے فرمایا کہ جماعت کو اب اس بارے میں سنجیدگی سے سوچنا چاہئے۔ اور احمدیت کا پیغام دنیا کے کونے کونے تک پہنچانا چاہئے۔ اور اس کے لئے آپ نے جماعت کو مالی قربانی کی تحریک کی۔ فرمایا کہ تین سال میں کم از کم 27 ہزار روپیہ جمع کریں۔

لیکن یہ بات دیکھ کر دل اللہ تعالیٰ کی حمد سے بھر جاتا ہے کہ مسیح موعودؑ کی اس پیاری جماعت نے تین سال میں 27 ہزار جمع کرنے کی بجائے پہلے سال ہی ایک لاکھ روپیہ پیش کر دیا۔ (یہ ستائیس ہزار روپیہ تین سال میں جمع ہونا تھا) اور تین سال میں چار لاکھ روپے سے زیادہ کی قربانی کی۔ آج ہم اس رقم کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ ایک تو روپے کی قیمت آج کل کے لحاظ سے بہت بہتر تھی۔ آج تو پاؤنڈ ایک سو دس روپے میں آجاتا ہے۔ اس لئے تصور نہیں ہے۔ پھر جماعت کے افراد کی مالی حالت بھی ایسی نہیں تھی کہ کہہ سکیں کہ صاحب ثروت اور امیر لوگوں نے قربانی کر دی ہو گی۔ نہیں، بلکہ دو آنے چار آنے، روپیہ، دو روپیہ پیش کرنے والے لوگ تھے اور انہیں کی تعداد تھی جو اکثریت میں تھی۔ اپنے پیٹ کاٹ کر اپنے بچوں کو سوکھی روٹی کھلا کر یہ قربانیاں کی گئی تھیں کہ خدا کے خلیفہ نے ہمیں آج پکارا ہے کہ میرے انصار بن کر آؤ اپنی زندگیوں میں مزید سادگی پیدا کرو اور اس مال میں سے جس کی تمہیں ضرورت ہے خرچ کرو، اللہ کی راہ میں قربان کرو، اللہ کی خاطر اس کو دو۔ کیونکہ آج دشمن اس سوچ میں ہے کہ قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجا دے، احمدیت کو جڑ سے ختم کر دے، مقامات مقدسہ کی بے حرمتی کرے۔

تو یہ تھے وہ حالات جن میں اُس زمانے کے احمدیوں نے، اُس وقت کے احمدیوں نے بڑھ چڑھ کر قربانیاں دیں۔ اور جو مطالبہ حضرت خلیفة المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا تھا اس سے کوئی 15،14 گنا زیادہ رقم اکٹھی کر کے خلیفۂ وقت کے قدموں میں لا کے رکھ دی اس لئے کہ دین کی مدد کر کے ہم بھی خدا کو راضی کریں۔ وہ خدا جو ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے وہ کیا کہے گا کہ جو کچھ مَیں نے تمہیں دیا تھا جب میرے دین کے لئے ضرورت پڑی ہے تو تم چھپانے لگ گئے ہو۔ حالانکہ میرے علم میں ہے کہ کس کے پاس کیا ہے۔ جیسا کہ میں نے بتایا کہ اکثر نے اپنے آپ کو مشکل میں ڈال کر یہ قربانیاں خدا کو راضی کرنے کے لئے دیں۔ کیونکہ انہوں نے یہ سمجھا کہ اسی میں ہماری بقا ہے کہ آج جو کچھ بھی ہمارے پاس ہے چاہے وہ کم ہے لیکن ان کے لئے تو وہی بہترین حصہ تھا، وہ اللہ کی راہ میں پیش کر دیا جائے۔ کیونکہ اسی وجہ سے انہوں نے سوچا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے ان بندوں میں شمار ہو سکتے ہیں جن کو جب کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت کے لئے دوڑا چلا آتا ہے جن کی اللہ تعالیٰ کی راہ میں کی گئی قربانیاں کبھی ضائع نہیں ہوتیں۔ ان کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس تعلیم کا جو قرآن ہی کی تعلیم ہے اس کا مکمل ادراک اور سمجھ تھی۔ آپ نے فرمایا کہ تم حقیقی نیکی کو جو نجات تک پہنچاتی ہے ہرگز نہیں پا سکتے بجز اس کے کہ تم خدا تعالیٰ کی راہ میں وہ مال اور وہ چیزیں خرچ کرو جو تمہاری پیاری ہیں‘‘۔

(فتح اسلام صفحہ 63۔ تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد نمبر 2 صفحہ 130 مطبوعہ ربوہ)

غرض یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے مالی وسائل کم ہونے کے باوجود اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کیا۔ پھر زندگیاں وقف کیں جن کے ذریعہ سے ہندوستان سے باہر احمدیت کا پیغام زیادہ منظّم ہو کر پھیلنا شروع ہوا۔ ان میں سے بعض ایسے بھی تھے جنہوں نے دوسرے ملکوں میں قید و بند کی صعوبتیں بھی برداشت کیں (قید بھی ہوئے)۔ غرض اشاعت دین کے لئے یہ تحریک جو حضرت مصلح موعودؓ نے شروع کی تھی اس کے لئے اس زمانے کے لوگوں نے بے انتہا قربانیاں دیں۔ اور آپؓ نے شروع میں فرمایا تھا کہ یہ تحریک دس سال کے لئے ہو گی۔ پھر جب دس سال ختم ہو گئے تو آپؓ نے اس کو مزید بڑھا دیا اور پھر اللہ تعالیٰ کی منشاء کے مطابق یہ مستقل تحریک بن گئی۔

اور آج ہم جو دنیا کے مختلف ممالک میں احمدیت کی ترقی کے نظارے دیکھ رہے ہیں یہ ان پہلے لوگوں کی قربانیوں کا ہی نتیجہ ہے۔ جماعتی ترقی کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے انفرادی طور پر بھی اُن لوگوں کی قربانیوں کو ضائع نہیں کیا۔ اُن لوگوں نے اُس وقت جو چند آنوں اور روپوں کی قربانیاں دی تھیں ان میں سے اکثر کی اولادیں آج بڑی آسودہ حال اور بہتر حالات میں ہیں لاکھوں کما رہی ہیں۔ مالی لحاظ سے بڑی اچھی حالت میں ہیں۔ بعض ان میں سے شاید ایسے بھی ہوں گے جو تحریک جدید کے اس وقت کے بجٹ

کے مطابق شاید آج کل انفرادی طور پر بھی چندہ دے دیتے ہوں۔لیکن ان لوگوں کی قربانیاں بھلائی نہیں جا سکتیں۔اسی لئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے اظہار کیا تھا کہ تحریک جدید کے جو شروع کی قربانی کرنے والے ہیں ان کے کھاتوں کو تا قیامت زندہ رکھا جائے، ہمیشہ جاری رکھا جائے اور ان کی اولادیں یہ کام اپنے سپرد لیں، اس ذمہ داری کو اٹھائیں اور ان کے کھاتے کبھی مرنے نہ دیں۔وہ پانچ ہزار مجاہدین جو تھے ان کے کھاتے کبھی نہ مریں۔شروع میں وہ پانچ ہزار تھے اس کے لئے دو دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے تحریک کی کہ ایسے لوگوں کی اولادیں کچھ ہوش کریں اور آگے آئیں اور اپنے بزرگوں کے کھاتے جو فوت ہو گئے، جنہوں نے قربانیاں دیں، ان کھاتوں کو دوبارہ زندہ کریں۔ان کے نام رجسٹروں میں رہنے چاہئیں۔ان کے نام کا چندہ جاری رہنا چاہئے۔چند روپے ہی تھے وہ، لیکن ان کا نام بہرحال رہنا چاہئے۔اور یہ تا قیامت رہنا چاہئے۔آپ نے فرمایا تھا کہ اس وقت ان میں سے اکثریت یہ لوگ پانچ دس روپے ہی دینے والے تھے۔ایسا مشکل کام نہیں ہے کہ یہ کھاتے دوبارہ زندہ نہ کئے جاسکیں۔ان کے نام کے چندے دوبارہ جاری نہ کئے جاسکیں۔جیسا کہ مَیں نے کہا ہے کہ بہتوں کے حالات اب ایسے ہیں کہ ان کے لئے یہ کوئی مشکل بات نہیں ہے کہ اپنے بزرگوں کے چندے دوبارہ دینا شروع کر دیں۔بہرحال دفتر تحریک جدید نے بھی حضورؒ کے توجہ دلانے پر کوشش کی تھی اور ان پانچ ہزاری مجاہدین میں سے چونتیس سو کے کھاتے دوبارہ جاری ہو گئے تھے، ان کے نام کے چندے دیئے جانے لگ گئے تھے۔لیکن پھر لوگوں کی عدم توجہ کی وجہ سے یا کچھ لوگوں کے باہر نکل جانے کی وجہ سے یا اور کچھ وجوہات سے پھر اس طرف توجہ کم ہوگئی۔ہوسکتا ہے کہ باہر آ کے کچھ لوگ چندے اپنے بزرگوں کے نام پہ دیتے بھی ہوں لیکن باہر کے ملکوں میں یہ ادائیگیاں ان کے بزرگوں کے نام میں شمار نہیں ہوتیں۔اور اگر ہوتی بھی ہیں تو مرکز میں کیونکہ ریکارڈ ہے وہاں درج نہیں ہوتیں۔اور ہوسکتا ہے کہ آپ اپنے بزرگوں کے نام پر ادائیگی کر رہے ہوں اور آپ کے نام پر یہ ادائیگی شامل کی جارہی ہو۔تو جیسا کہ مَیں نے کہا کیونکہ ریکارڈ مرکز میں ہے اس لئے ایسے بزرگوں کی اولادیں اپنے بزرگوں کے کھاتے اگر زندہ کرنا چاہتی ہیں تو وہ سہولت اسی میں ہے کہ مرکز ربوہ سے رابطہ کریں کہ ان کی کیا کیا رقم تھی یا وعدے تھے اور وہیں ادائیگی کی کوشش کریں تا کہ ریکارڈ درست رہے۔کیونکہ اب جیسا کہ میں نے کہا یہ چونتیس سو جو کھاتے تھے ان میں سے بھی توجہ کم ہوتی چلی گئی ہے اور پھر یہ اب اکیس سو کے قریب رہ گئے ہیں۔اس لئے بہت توجہ کی ضرورت ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ جن بزرگوں کے کھاتے کوئی زندہ نہیں کرتا ان کے حساب میں کوئی چندہ نہیں دیتا، ان کے اس وقت کے مطابق جو چند روپوں میں ادائیگی ہوتی تھی، (پانچ دس روپے میں) یا ویسے بھی ان کا نام زندہ رکھنے کے لئے ٹوکن کی صورت میں ہوسکتی ہے۔فرمایا تھا کہ پانچ روپے کے حساب سے ایک ہزار کی میں ذمہ واری اٹھاتا ہوں۔میں اپنے ذمے لیتا ہوں اگر ان کی اولادیں ان کے نام کے ساتھ چندہ نہیں دے سکتیں۔آپ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ اور اس طرح لوگ آگے آئیں اور ذمہ واری اٹھائیں۔اور اپنے بارے میں یہ فرمایا کہ میرے بعد میری اولاد امید کرتا ہوں اس کام کو جاری رکھے گی۔تو بہرحال آپ کو بھی دفتر نے توجہ نہیں دلائی یا ریکارڈ درست نہیں رکھا، ہوسکتا ہے کہ اپنے چندوں میں شامل کر کے آپ ان لوگوں کے لئے چندے دیتے رہے ہوں لیکن بہرحال ریکارڈ میں یہ بات نظر نہیں آرہی کہ آپ کا وعدہ تھا۔اس لئے ان کی اس خواہش کی تکمیل میں ان کا جو اکیس سالہ دور خلافت تھا جس حساب سے بھی حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے فرمایا تھا، اپنے خطبے میں ذکر کیا تھا۔اب دفتر تحریک جدید کو مَیں کہتا ہوں کہ یہ حساب مجھے بھجوا دیں۔مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ ان کی اولاد اس کی ادائیگی کر دے گی۔جو بھی ان کا حساب بنتا ہے، ان ایک ہزار بزرگوں کا۔بہرحال اگر اولاد نہیں بھی کرے گی تو میں ذمہ واری لیتا ہوں انشاء اللہ تعالیٰ ادا کر دوں گا۔اور اسی حساب سے دفتر ایسے تمام لوگوں کے کھاتوں کے بارے میں مجھے بتائے جن کے کھاتے ابھی تک جاری نہیں ہوئے تا کہ ان کی اولادوں کو توجہ دلائی جاتی رہے۔لیکن جب تک ان کی اولادوں کی اس طرف توجہ پیدا نہیں ہوتی، اسی حساب سے جو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ کھاتے ٹوکن کے طور پر زندہ رکھنے چاہئیں، ان لوگوں کی ادائیگی مَیں اپنے ذمے لیتا ہوں، انشاء اللہ تعالیٰ مَیں ادا کروں گا۔اور جب تک زندگی ہے اللہ تعالیٰ توفیق دے ادا کرتا رہوں گا اس کے بعد اللہ میری اولاد کو توفیق دے۔لیکن یہ لوگ جن کی قربانیوں کے ہم پھل کھا رہے ہیں۔ان کے نام بہرحال زندہ رہنے چاہئیں۔اللہ تعالیٰ ان سب کی اولادوں کو توفیق دے۔

یاد رکھیں کہ یہ فیض، یہ فضل، جیسا کہ مَیں نے کہا ان لوگوں کی قربانیوں کی ہی وجہ سے ہے جو آج ہم پر ہے۔اور آج آپ کی اس قربانی کی وجہ سے اسی طرح بڑھ کر یہ فیض اور فضل آپ کی نسلوں میں، آپ کی اولادوں میں جاری ہو جائے گا۔

ایک روایت میں آتا ہے۔آنحضرت ﷺ نے فرمایا جس نے ایک کھجور بھی پاک کمائی میں سے اللہ کی راہ میں دی اور اللہ پاک چیز کو ہی قبول فرماتا ہے تو اللہ اس کھجور کو دائیں ہاتھ سے قبول فرمائے گا اور اسے بڑھاتا جائے گا۔یہاں تک کہ وہ پہاڑ جتنی ہو جائے گی۔جیسے تم میں کوئی اپنے چھوٹے سے بچھڑے کی پرورش کرتا ہے اور بڑا جانور بنا دیتا ہے۔

(بخاری کتاب الزکوٰۃ۔ باب لایقبل اللہ صدقۃ من غلول)

تو یہ ہے اللہ کے رسول ﷺ کا وعدہ اور یہ اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق ہے کہ میں بڑھاتا ہوں اور اتنا بڑھاتا ہوں کہ سات سو گنا تک بڑھا دیتا ہوں بلکہ اس سے بھی زیادہ۔پس اس بات پر خوفزدہ نہ ہوں کہ اتنے لمبے عرصے کے کھاتے کس طرح زندہ کئے جائیں۔جتنا زیادہ سے زیادہ پیچھے جا کر اپنی توفیق کے مطابق کھاتے زندہ کر سکتے ہیں، وہ کریں اور پھر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو بھی دیکھیں۔اور پھر جوں جوں اللہ تعالیٰ فضل بڑھاتا چلا جائے گا آپ کی توفیق بھی بڑھتی جائے گی۔پھر یہ بھی خواہش ہوگی کہ مَیں وہ تسلسل قائم رکھوں اور کوئی بیچ میں سال ایسا نہ ہو کہ خالی گیا ہو۔اگر ایسے لوگ کچھ دیتے ہیں تو دفتر بھی یہ خیال رکھے صرف تسلسل کے پیچھے نہ پڑھائیں، قواعد کی زیادہ پیچیدگیوں میں، اگر کوئی کھاتے زندہ کرنا چاہتا ہے تو کھاتے زندہ کر دیں۔

ایک روایت میں آتا ہے۔حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہر صبح دو فرشتے اترتے ہیں ان میں سے ایک کہتا ہے اے اللہ! خرچ کرنے والے سخی کو اور دے۔اور اس کے نقش قدم پر چلنے والے اور پیدا کر۔دوسرا کہتا ہے اے اللہ! روک رکھنے والے کنجوس کو ہلاکت دے اور اس کا مال و متاع برباد کر۔(بخاری کتاب الزکوٰۃ باب قول اللہ فاما من اعطی واتقی......)

تو یہ ایک اور ترغیب ہے ان لوگوں کے لئے جنہوں نے اپنے والدین کی قربانیوں کی طرف توجہ نہیں کی۔اپنے لئے بھی اور اپنے والدین کی قربانیوں کی طرف بھی توجہ کریں۔پس جلدی سے آگے بڑھیں اور فرشتوں کی دعائیں لینے والے بنیں تا کہ آپ کی اولادیں بھی اس قربانی سے فیض پاتی رہیں۔یہی سب سے بڑا خزانہ ہوگا جو آپ اپنی اولادوں کے لئے ان دعاؤں کا چھوڑ کر جائیں گے۔

ایک روایت میں آتا ہے۔ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔دو شخصوں کے سوا کسی پر رشک نہیں کرنا چاہئے، ایک وہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور اس نے اس کو راہ حق میں خرچ کر دیا۔دوسرے وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے سمجھ، دانائی اور علم و حکمت دی جس کی مدد سے وہ لوگوں کے فیصلے کرتا اور لوگوں کو سکھاتا ہے۔(بخاری کتاب الزکوٰۃ باب انفاق المال فی حقہ)

پرانے بزرگوں کے کھاتوں کے علاوہ تو ماشاء اللہ اس وقت جو بعض جگہوں پہ قربانی کا معیار ہے۔جماعت میں بہت اعلیٰ معیاری قربانیاں ہیں۔جماعت قابل رشک نمونے دکھاتی ہے اور دکھا رہی ہے۔اور خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر سال یہ سلسلہ آگے ہی بڑھتا چلا جا رہا ہے لیکن ان معیاروں کو قائم رکھنے کے لئے اپنی آئندہ نسلوں کو بھی تلقین کرتے رہیں۔

ایک روایت میں آتا ہے۔حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جب کوئی عورت اپنے گھر کی کھانوں کی چیزوں میں سے اللہ کی راہ میں خرچ کرے، بشرطیکہ بگاڑ کی نیت نہ ہو تو اس عورت کو بھی ویسا ہی ثواب ملے گا جیسا کہ اس کے خاوند کو اس مال کے کمانے کی وجہ سے ملا۔(بخاری، کتاب الزکوٰۃ، باب اجر المرءۃ اذا تصدقت من بیت زوجھا......) کیونکہ رقم خاوند کی ہے۔اگر وہ خرچ کرتی ہے تو دونوں کو اس کا ثواب مل رہا ہے۔جماعت پر بھی اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہے کہ ہماری جماعت کی خواتین اللہ کی راہ میں مال خرچ کرتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت آگے بڑھ جاتی ہیں۔اور اپنی ضرورتوں اور خواہشوں کو پیچھے چھوڑ دیتی ہیں۔پھر بعض عورتوں کے ہاتھوں میں اتنا سگھڑ پن ہوتا ہے کہ عام طور پہ گھر والوں کو محسوس بھی نہیں ہوتا اور اسی طرح گھر کا نظام چل رہا ہوتا ہے، گھر کا وہی معیار قائم رہتا ہے اور اس میں سے بچت کر کے وہ چندوں میں دے رہی ہوتی ہیں۔اگر ایسی عورتیں ہیں جو اچھے طور پہ گھر چلا رہی ہیں، خاوندوں کو بھی ان کی ٹوہ میں نہیں رہنا چاہئے کہ چندہ فلاں جگہ سے تم نے کس طرح دے دیا۔جو دے دیا وہ دے دیا۔اس حدیث کے مطابق ثواب عورت کو بھی مل رہا ہے، آپ کو بھی مل رہا ہے۔اور جن

BELA BOUTIQUE

ہر موسم اور موقع کے لئے زنانہ ملبوسات، فینسی سینڈلز،

مردانہ سوٹ، اچکن، پرنس سوٹ اور کھلا کپڑا

اس کے علاوہ کپڑوں کی سلائی اور مرمت Anderung کا مکمل انتظام ہے

Kaiser Str. 64 (Kaiserpassage-Laden 31-33) 60329 Frankfurt (Germany)

Tel: 069-24279400 - e:mail- BELAboutique@aol.com

عورتوں کو بچت کی عادت نہیں ہے ان کو بھی بچت کی عادت ڈالنی چاہئے۔ بعضوں کو فضول خرچی کی بہت زیادہ عادت ہوتی ہے ان کو اپنے اخراجات کو کم کرنا چاہئے۔ دکھاوے کے لئے بلاوجہ گھروں پر خرچ کر رہی ہوتی ہیں۔ بعض جیسا کہ مَیں نے کہا کہ گھروں میں بھی خرچ کرتی ہیں لیکن بچت کر کے کرتی ہیں۔ تو چندوں کے ساتھ ساتھ اگر وہ اپنے گھروں میں بھی خرچ کر لیں تو کوئی حرج نہیں ہے۔ لیکن فضول خرچی کر کر کے صرف گھر پر خرچ کئے جانا اور کہہ دینا ہمیں چندے دینے کی توفیق نہیں، یہ غلط ہے۔ اور جن ماؤں کو سادگی کی عادت ہوتی ہے اور چندے دینے کی عادت ہوتی ہے تو ان کی اولادوں میں بھی یہ چیز پیدا ہو جاتی ہے۔ اور جب وہ اولادیں عملی زندگی میں آتی ہیں تو ان کے ہاتھ میں بھی اللہ تعالیٰ اسی طرح برکت پیدا کر دیتا ہے۔ ان کو بھی بہترین انداز میں بہترین رنگ میں گھر چلانے کے ساتھ ساتھ چندے دینے کی توفیق ملتی رہتی ہے۔ لیکن یہ بھی ہے یہاں مَیں بتادوں کہ بعض گھروں میں کشائش آنے کے ساتھ ساتھ حالات بہتر ہونے کے ساتھ ساتھ جیسا کہ مَیں نے کہا فضول خرچی کی عادت پڑ جاتی ہے اور دکھاوے کے لئے خرچ کرنے کا رجحان بڑھتا چلا جاتا ہے۔ تو ان لوگوں کو پھر مَیں کہتا ہوں کہ توجہ کرنی چاہئے۔ اپنے اخراجات کم کریں اور سادگی کو اپنائیں۔ اور پھر اس سادگی کہ وجہ سے مالی قربانیاں کرنے کی توفیق پائیں۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک دفعہ اپنی نسبتی ہمشیرہ حضرت اسماء بنت ابوبکرؓ کو نصیحت فرمائی کہ اللہ کی راہ میں گن گن کر خرچ نہ کیا کرو۔ ورنہ اللہ تعالیٰ بھی تمہیں گن گن کر ہی دیا کرے گا۔ اپنی روپوں کی تھیلی کا منہ بند کر کے نہ بیٹھ جانا ورنہ پھر اس کا منہ بند ہی رکھا جائے گا۔ جتنی طاقت ہے کھول کر خرچ کیا کرو۔ (بخاری، کتاب الزکوٰۃ باب الصدقۃ فیھا استطاع)

جیسا کہ مَیں نے کہا جماعت میں بہت تعداد ہے جو دل کھول کر چندہ دینے والی ہے اور اللہ کی راہ میں خرچ کرتی ہے۔ لیکن ایسے بھی لوگ ہیں جو اچھی بھلی آمد ہوتی ہے تو حیلے بہانے تلاش کر رہے ہوتے ہیں۔ بہت سارے اپنے اخراجات شامل کرنے کے بعد کہتے ہیں کہ اصل آمد تو ہماری یہ ہے۔ اس پہ ہم چندہ دیں گے۔ یا اس کے مطابق ہم چندہ دیں گے۔ ہماری آمد کوئی نہیں، حالات بڑے خراب ہیں۔ تو ان کو بھی سوچنا چاہئے، ناشکری نہیں کرنی چاہئے۔ اس ناشکری کی وجہ سے جو اچھے بھلے حالات ٹھیک ہیں وہ خراب بھی ہو سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو دھوکہ نہیں دیا جا سکتا۔ اللہ تعالیٰ تو یہی کہتا ہے کہ میری راہ میں وہی مال خرچ کرو جو تمہیں زیادہ محبوب ہے۔ اپنی ضروریات کو پیچھے ڈالو اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ”خدا کی رضا کو تم کسی طرح پا ہی نہیں سکتے جب تک تم اپنی رضا چھوڑ کر، اپنی لذات چھوڑ کر، اپنی عزت چھوڑ کر، اپنا مال چھوڑ کر، اپنی جان چھوڑ کر اس کی راہ میں وہ تلخی نہ اٹھاؤ جو موت کا نظارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے۔ لیکن اگر تم تلخی اٹھا لو گے تو ایک پیارے بچے کی طرح خدا کی گود میں آ جاؤ گے اور تم ان راستبازوں کے وارث کئے جاؤ گے جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں۔ اور ہر ایک نعمت کے دروازے تم پر کھولے جائیں گے۔............ لیکن اگر تم اپنے نفس سے درحقیقت مر جاؤ گے تب تم خدا میں ظاہر ہو جاؤ گے۔ اور خدا تمہارے ساتھ ہوگا۔ اور وہ گھر بابرکت ہوگا جس میں تم رہتے ہو گے اور ان دیواروں پر خدا کی رحمت نازل ہوگی جو تمہارے گھر کی دیواریں ہیں اور وہ شہر بابرکت ہوگا جہاں ایسا آدمی رہتا ہوگا“۔

(رسالہ الوصیت، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 307-308)

پھر آپؑ نے فرمایا کہ: ”قوم کو چاہئے کہ ہر طرح سے اس سلسلہ کی خدمت بجا لاوے۔ مالی طرح پر بھی خدمت کی بجا آوری میں کوتاہی نہیں چاہئے۔ دیکھو دنیا میں کوئی سلسلہ بغیر چندہ کے نہیں چلتا۔ رسول کریم ﷺ، حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ سب رسولوں کے وقت چندے جمع کئے گئے۔ پس ہماری جماعت کے لوگوں کو بھی اس امر کا خیال ضروری ہے۔ اگر یہ لوگ التزام سے ایک ایک پیسہ بھی سال بھر میں دیویں تو بھی بہت کچھ ہو سکتا ہے۔ ہاں اگر کوئی ایک پیسہ بھی نہیں دیتا تو اسے جماعت میں رہنے کی کیا ضرورت ہے“۔

پھر فرمایا کہ: ”انسان اگر بازار جاتا ہے تو بچے کی کھیلنے والی چیزوں پر ہی کئی کئی پیسے خرچ کر دیتا ہے۔ تو پھر یہاں اگر ایک ایک پیسہ دے دیوے تو کیا حرج ہے؟ خوراک کے لئے خرچ ہوتا ہے، لباس کے لئے خرچ ہوتا ہے، اور ضرورتوں پر خرچ ہوتا ہے، تو کیا دین کے لئے ہی مال خرچ کرنا گراں گزرتا ہے۔ دیکھا گیا ہے کہ ان چند دنوں میں صدہا آدمیوں نے بیعت کی ہے مگر افسوس ہے کہ کسی نے ان کو کہا بھی نہیں کہ یہاں چندوں کی ضرورت ہے۔ خدمت کرنی بہت مفید ہوتی ہے۔ جس قدر کوئی خدمت کرتا ہے اسی قدر وہ راسخ الایمان ہو جاتا ہے۔ اور جو کبھی خدمت نہیں کرتے ہمیں تو ان کے ایمان کا خطرہ ہی رہتا ہے۔ چاہئے کہ ہماری جماعت کا ہر ایک متنفس عہد کرے کہ مَیں اتنا چندہ دیا کروں گا کیونکہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے عہد کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے رزق میں برکت دیتا ہے“۔

پھر آپؑ نے فرمایا: ”بہت لوگ ایسے ہیں کہ جن کو اس بات کا علم نہیں ہے کہ چندہ بھی جمع ہوتا ہے۔ ایسے لوگوں کو سمجھانا چاہئے کہ اگر تم سچا تعلق رکھتے ہو تو خدا تعالیٰ سے پکا عہد کر لو کہ اس قدر چندہ ضرور دیا کروں گا اور ناواقف لوگوں کو یہ بھی سمجھایا جاوے کہ وہ پوری تابعداری کریں۔ اگر وہ اتنا عہد بھی نہیں کر سکتے تو پھر جماعت میں شامل ہونے کا کیا فائدہ۔ نہایت درجہ کا بخیل (کنجوس) اگر ایک کوڑی بھی روزانہ اپنے مال میں سے چندے کے لئے الگ کرے تو وہ بھی بہت کچھ دے سکتا ہے۔ ایک ایک قطرہ سے دریا بن جاتا ہے۔ اگر کوئی چار روٹی کھاتا ہے تو اسے چاہئے کہ ایک روٹی کی مقدار اس میں سے سلسلہ کے لئے بھی الگ کر رکھے اور نفس کو عادت ڈالے کہ ایسے کاموں کے لئے اسی طرح سے نکالا کرے۔ چندے کی ابتدا اس سلسلہ سے ہی نہیں ہے بلکہ مالی ضرورتوں کے وقت نبیوں کے زمانوں میں بھی چندے جمع کئے گئے تھے“۔

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 358-361 جدید ایڈیشن)

پس جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ بچوں، کھلونوں وغیرہ پر خرچ کر دیتے ہیں تو دین کے لئے کیوں نہیں کئے جاتے۔ تو اس وقت بھی جب بچوں پہ خرچ کر رہے ہوتے ہیں اگر بچوں کو سمجھایا جاوے اور کہا جائے کہ تمہیں بھی مالی قربانی کرنی چاہئے اور اس لئے کہ جماعت میں بچوں کے لئے بھی، جو نہیں کماتے ان کے لئے بھی ایک نظام ہے۔ تحریک جدید ہے، وقف جدید ہے۔ تو اس لحاظ سے بچوں کو بھی مالی قربانی کی عادت ڈالنے کے لئے ان تحریکوں میں حصہ لینا چاہئے۔ اس کے لئے کہنا چاہئے، اس کی تلقین کرنی چاہئے۔ جب بھی بچوں کو کھانے پینے کے لئے یا کھیلنے کے لئے رقم دیں تو ساتھ یہ بھی کہیں کہ تم احمدی بچے ہو اور احمدی بچے کو اللہ تعالیٰ کی خاطر بھی اپنے جیب خرچ میں سے کچھ بچا کر اللہ کی خاطر، اللہ کی راہ میں دینا چاہئے۔

اب عید آ رہی ہے۔ بچوں کو عیدی بھی ملتی ہے تحفے بھی ملتے ہیں۔ نقدی کی صورت میں بھی۔ اس میں سے بھی بچوں کو کہیں کہ اپنا چندہ دیں۔ اس سے پھر چندہ ادا کرنے کی اہمیت کا بھی احساس ہوتا ہے اور ذمہ داری کا بھی احساس ہوتا ہے۔ بچہ پھر یہ سوچتا ہے اور بڑے ہو کر یہ سوچ پکّی ہو جاتی ہے کہ میرا فرض بنتا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے دین کی خاطر خرچ کروں، قربانیاں دوں۔

پھر نومبائعین کے بارے میں فرمایا کہ بیعت کرتے ہیں اور وہ چندہ نہیں دیتے۔ ان کو بھی اگر شروع میں یہ عادت ڈال دی جائے کہ چندہ دینا ہے، یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ اس کے دین کی خاطر قربانی کی جائے تو اس سے ایمان میں ترقی ہوتی ہے تو ان کو بھی عادت پڑ جاتی ہے۔ بہت سے نومبائعین کو بتایا ہی نہیں جاتا کہ انہوں نے کوئی مالی قربانی کرنی بھی ہے کہ نہیں۔ تو یہ بات بتانا بھی انتہائی ضروری ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ ایسے لوگوں کا پھر ایمان خطرے میں پڑ جاتا ہے جو مالی قربانیاں نہیں کرتے۔ اب اگر ہندوستان میں، انڈیا میں اور افریقن ممالک میں یہ عادت ڈالی جاتی تو چندے بھی کہیں کے کہیں پہنچ جاتے اور تعداد بھی کئی گنا زیادہ ہو سکتی تھی۔

اب مَیں دوبارہ تحریک جدید کے نئے مالی سال کی طرف، جو شروع ہونا ہے، آتا ہوں۔ لیکن اس سال کے شروع میں جہاں مالی پوزیشن بتائی جاتی ہے چندوں کی تعداد بھی بتائی جاتی ہے وہاں ساتھ ہی نئے سال کا اعلان بھی کیا جاتا ہے۔ تو اعلان کرنے سے پہلے اس کا جو تھوڑا سا تاریخی حصہ رہ گیا تھا وہ میں بتا دیتا ہوں۔ تحریک جدید جیسا کہ مَیں نے بتایا، پہلا دور دس سال کا تھا۔ حضرت مصلح موعودؓ نے شروع کیا تو اس وقت آپؓ نے اس دور کو دفتر کہا۔ 1934ء میں جب شروع کیا تو وہ دس سال کے لئے تھا وہ دفتر اول کہلاتا تھا۔ اس میں جیسا کہ میں نے بتایا پانچ ہزار مجاہدین شامل تھے۔ پھر کام کی نوعیت کے لحاظ سے اور اس کی اہمیت کے پیش نظر جیسا کہ مَیں نے کہا آپؓ نے اس کو مزید آگے بڑھا دیا، دس سال سے زائد کر دیا۔ اور اس دوسرے دور کو دفتر دوم کا نام دیا گیا۔ شروع میں تو دفتر دوم کا کوئی معین عرصہ نہیں تھا، جہاں تک مَیں نے دیکھا ہے، لیکن بعد میں آپ کا ایک ارشاد ملتا ہے جس سے پتہ لگتا ہے کہ آئندہ یہ دفتر قائم ہوتے چلے جائیں گے اور ہر دور، ہر دفتر 19 سال کا ہوگا۔ لیکن دفتر دوم حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی لمبی بیماری کی وجہ سے بند نہ ہوا اور اس وقت، 1964ء میں دفتر سوئم جاری ہونا چاہئے تھا۔ لیکن دفتر سوم اس وقت جاری نہ ہو سکا۔ اور

fozman foods

BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS

2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX

TEL: 020 8553-3611

1966ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے نئے آنے والوں کے لئے دفتر سوم کا اجراء فرمایا اور فرمایا کہ کیونکہ یہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے دور میں شروع ہونا چاہئے تھا اس لئے میں اس کو یکم نومبر 1965ء سے شروع کرتا ہوں۔ تو اس طرح سے یہ دفتر حضرت مصلح موعودؓ کے دور خلافت سے منسوب ہو جائے گا۔ کیونکہ حضرت مصلح موعودؓ کی وفات 9 نومبر 1965ء کو ہوئی تھی۔ لیکن حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے فرمایا کہ کیونکہ اعلان مَیں کر رہا ہوں اس لئے اس کا ثواب مجھے بھی مل جائے گا۔ تو بہرحال اس دفتر سوم کا اعلان خلافت ثالثہ میں ہوا تھا۔ اور پھر دفتر چہارم کا آغاز 19 سال بعد 1985ء میں خلافت رابعہ میں ہوا۔ اور اس اصول کے تحت کہ (وہ جو حضرت مصلح موعودؓ نے اصول رکھا تھا کہ 19 سالہ دور ہوگا) آج 19 سال پورے ہونے پر دفتر چہارم کو بھی 19 سال پورے ہوگئے ہیں اس لئے آج سے دفتر پنجم کا آغاز ہوتا ہے انشاء اللہ تعالیٰ۔ اب آئندہ سے جتنے بھی نئے مجاہدین تحریک جدید کی مالی قربانی میں شامل ہوں گے وہ دفتر پنجم میں شامل ہوں گے۔

ایک تو جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا کہ نئے بیعت میں شامل ہونے والوں کو احمدیت میں شامل ہونے والوں کو مالی قربانی کی عادت ڈالنی چاہئے۔ ایسے تمام لوگوں کو، اب مَیں اس ذریعہ سے دفتر کو ہدایت کر رہا ہوں کہ چاہے **جو گزشتہ سالوں میں احمدی ہوئے ہیں لیکن تحریک جدید میں شامل نہیں ہوئے ان سب کو اب تحریک جدید میں شامل کرنے کی کوشش کریں اور ان کا شمار اب دفتر پنجم میں ہوگا۔** جیسا کہ مَیں نے پہلے کہا اگر ان کو بتایا جائے کہ مالی قربانی دینی ضروری ہے اور ان کو بتائیں کہ تمہارے پاس جو یہ احمدیت کا پیغام پہنچا ہے یہ تحریک جدید میں مالی قربانی کرنے والوں کی وجہ سے ہی پہنچا ہے۔ اس لئے اس میں شامل ہوں تا کہ تم اپنی زندگیوں کو بھی سنوارنے والے بنو اور اس پیغام کو آگے پہنچانے والوں میں بھی شامل ہو جاؤ حصہ دار بن جاؤ۔ اور جیسا کہ مَیں نے کہا ہے میرے علم میں ہے کہ ہندوستان میں بھی اور افریقہ میں بھی بہت بڑی تعداد ایسی ہے جن کو مالی قربانی میں شامل نہیں کیا گیا ان کو مالی قربانی میں شامل کریں۔ **پھر اس دفتر پنجم میں نئے پیدا ہونے والے بھی یعنی جو اب احمدی بچے پیدا ہوں گے۔ وہ دفتر پنجم میں شامل ہوں گے۔** تو بہرحال افریقہ میں جہاں بہت بڑی تعداد احمدیت میں شامل ہوئی ہے یہ ہماری سستی ہے کہ ان کو ہم مالی نظام میں شامل نہیں کر سکے۔ ایک تو اس کی بہت بڑی وجہ یہ ہے کہ بیعتیں کروانے کے بعد رابطہ صحیح نہیں رکھا پھر ان لوگوں کو مالی قربانی کی اہمیت سے صحیح طرح آگاہ نہیں کیا گیا، واقفیت نہیں کروائی گئی۔ اور اب جب مَیں نے جماعتوں کو توجہ دلائی کہ افریقہ میں بے شمار لوگ ایسے ہیں جن کے ساتھ رابطے نہیں ان سے رابطے پیدا کریں اسی طرح ہندوستان میں بھی۔ جب ان لوگوں سے رابطے کئے گئے تو انہوں نے شکوہ کیا کہ تم ہماری بیعت کروا کے ہمیں چھوڑ کر چلے گئے اور بعض لوگوں نے بڑی ناراضگی کا اظہار کیا۔ بعض ملکوں کے جب مَیں دورے پر گیا ہوں، بعضوں نے یہ بھی اظہار کیا کہ ہمیں اطلاع کیوں نہیں دی گئی ہم ملنے کے لئے آجاتے، وہ نہیں آسکے۔ انہوں نے کہا ٹھیک ہے ہم احمدیت پر قائم ہیں لیکن جو تم لوگوں نے رویہ رکھا ہے اگر کچھ عرصہ اور تم نہ آتے اور ہم سے رابطے نہ کرتے تو پھر ہم انہیں اندھیروں میں چلے جاتے جن میں پہلے پڑے ہوئے تھے۔ تو جماعتوں کو مَیں دوبارہ آج پھر توجہ دلاتا ہوں کہ ان رابطوں کو قائم کریں اور وسیع کریں اور تربیت کی طرف توجہ دیں۔ اپنی سستیاں دور کریں اور ان نئے لوگوں کو بھی مالی قربانیوں میں شامل کریں چاہے وہ ٹوکن کے طور پر ہی تھوڑا بہت دے رہے ہوں۔ اس طرح جیسا کہ میں نے کہا جو نئے بچے ہیں ان کو بھی ماں باپ شامل کرنے کی کوشش کریں۔ اس مالی قربانی میں شامل کریں۔ اور خاص طور پر واقفین نو بچے تو ضرور، بلکہ ہر پیدا ہونے والا بچہ اس میں شامل ہونا چاہئے۔ بلکہ بعض احمدیوں کا ایمان تو اس سے بھی تازہ ہوتا ہے کہ کسی کے اولاد نہیں ہوتی تھی تو انہوں نے تحریک جدید میں اپنے بچوں کے نام پر بھی چندہ دینا شروع کر دیا۔ 100 روپے بچے کے حساب سے 400 روپے دینے شروع کر دیئے (پاکستان کی بات ہے) اور اللہ تعالیٰ نے ایسا فضل فرمایا کہ کچھ عرصے بعد ان کے ہاں اولاد کی امید پیدا ہوئی اور اب چار بچے ہو گئے۔

M. S. DOUBLE GLAZING LTD

Supplier & Installers

UPVC Windows, Doors, Porches, Patio Doors, Conservatries

For Friendly Quote Please Contact: ***Muhammad Sajid Qamar***

Tel: 020 8664 8040 Mobile:07734470783 Fax: 020 8665 6685

Free Estimate, Grade 'A' Quality Material, Competitive Price, 10Years Guarantee

احمدی بہن بھائیوں کے لئے خوشخبری! ڈبل گلیزنگ کا نہایت معیاری کام۔ اے گریڈ کوالٹی کا میٹریل مناسب دام

جتنے بچوں کا چندہ دیتے تھے اتنے بچے اللہ تعالیٰ نے دے دیئے۔ اللہ تعالیٰ بعض دفعہ فوری طور پر نظارے دکھا دیتا ہے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا ہے چاہے بچوں کی طرف سے معمولی رقم ہی دیں لیکن اخلاص سے دی ہوئی یہ معمولی رقم بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے بڑا اجر پانے والی ہوتی ہے۔ اور جماعت میں اللہ تعالیٰ بہت سوں کو یہ نظارے دکھاتا ہے۔ اور پھر اسی چندے کی وجہ سے، ان برکتوں کی وجہ سے پھر آپ کے گھر برکتوں سے بھرتے چلے جائیں گے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ایک وقت فرمایا تھا کہ تحریک جدید کا جو نظام ہے، تحریک ہے، یہ نظام وصیت کے لئے ارہاص ہے کے طور پر ہے یعنی اس کی وجہ سے نظام وصیت بھی مضبوط ہوگا۔ یہ مالی قربانیوں کی عادت ڈالنے کی بنیاد ہوگی۔ یہ پیشرو ہے، یہ آگے چلنے والی چیز ہے، اطلاع دینے والا جو ایک دستہ ہوتا ہے اس طرح ہے۔ لوگوں کو اطلاع دیتا چلا جائے گا کہ ایک عظیم نظام اس کے پیچھے آ رہا ہے یہ نظام وصیت کہلائے گا۔ اور جیسا کہ مَیں پہلے کہہ چکا ہوں کہ نظام وصیت کے ساتھ نظام خلافت کا بھی بڑا گہرا تعلق ہے۔ اب اس نظام وصیت کے ساتھ ہی قربانیوں کے معیار بھی بڑھنے ہیں۔ تو پہلے قربانیوں کی عادت ڈالنے کے لئے تحریک جدید کا نظام ہی ہے۔ اور پھر ان قربانیوں کے معیار بڑھنے سے حقوق العباد کے ادا کرنے کے معیار بھی بڑھیں گے۔ پس جماعتیں اس طرف بھرپور توجہ دیں، خاص طور پر توجہ دیں تاکہ آئندہ نظام وصیت بھی مضبوط بنیادوں پر اس قربانی کی وجہ سے قائم ہو۔

اب کچھ اعداد و شمار کے ساتھ مَیں دفتر اول کے 71ویں سال کا، دفتر دوم کے 61ویں سال، دفتر سوم کے 40ویں سال کا دفتر چہارم کے 20ویں سال کا اور دفتر پنجم کے پہلے سال کا اعلان کروں گا۔ اور اس خواہش کا دوبارہ اعادہ کرتا ہوں، دوبارہ دوہراتا ہوں کہ دفتر دوم، سوم اور چہارم میں جو شامل لوگ ہیں وہ اپنے دفتر اول کے بزرگوں کے کھاتے دوبارہ زندہ کرنے کی کوشش کریں۔ بہرحال جیسا کہ جماعت کے ساتھ ہمیشہ سے اللہ تعالیٰ کا سلوک رہا ہے کہ ہر سال گزشتہ سال سے آگے بڑھنے والا ہوتا ہے، جماعت کو قربانیوں کی توفیق ملتی ہے۔ اس سال بھی خدا تعالیٰ نے فضل فرمایا ہے اور جماعت کو غیر معمولی قربانی کی توفیق ملی ہے۔ اور اللہ کے فضل سے اس وقت تک 127 ممالک تحریک جدید میں شمولیت کی توفیق پا چکے ہیں اور رپورٹوں کے مطابق مجموعی طور پر جو تحریک جدید کی مالی قربانی ہے وہ 31 لاکھ 60 ہزار پونڈ ہے۔ جو گزشتہ سال سے 3 لاکھ 48 ہزار پونڈ زیادہ ہے۔ اور پوزیشنز کے لحاظ سے باوجود غربت کے پاکستان نے اپنی پہلی پوزیشن قائم رکھی ہے۔ اور امریکہ نے بھی اپنی گزشتہ سال کی طرح دوسری پوزیشن قائم رکھی ہے۔ لیکن اوسط فیصد ادائیگی کے لحاظ سے جو فی احمدی ادائیگی ہے اس لحاظ سے امریکہ پہلے نمبر پہ ہے۔ اور آپ لوگوں کے لئے بھی ایک خوشخبری ہے کہ اس سال جو ایک جگہ آپ ٹکے ہوئے تھے اس سے قدم آگے بڑھایا

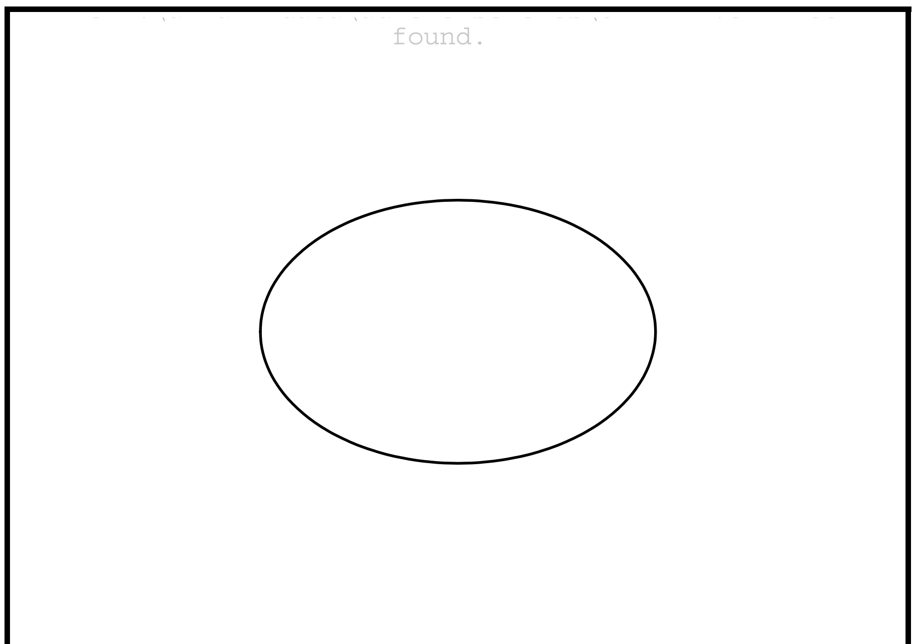

ہے اور برطانیہ تیسرے نمبر پر آ گیا ہے۔ اور 35 فیصد زائد ادائیگی ہوئی ہے۔ یہ 'کفر ٹوٹا' تو نہیں ہوسکتا، قسم ٹوٹی خدا خدا کر کے ہوسکتا ہے۔ ماشاء اللہ جماعت برطانیہ بھی مالی قربانی میں بہت بڑھ رہی ہے۔ مساجد کے لئے بھی بڑی رقوم پیش کر رہی ہے۔ مساجد بھی تعمیر ہو رہی ہیں اور تحریکات بھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو جزا دے بلکہ تمام دنیا کے تمام چندہ دینے والوں کو جزا دے اور ان کے مال و نفوس میں بے انتہا برکت ڈالے۔

مجموعی قربانی کے لحاظ سے ملکوں میں پہلے نمبر پر پاکستان، دوسرے پہ امریکہ، تیسرے پہ برطانیہ، چوتھے پہ جرمنی پانچویں پہ کینیڈا۔ ویسے جرمنی والوں کو بھی کوشش کرنی چاہئے۔ اسی طرح کینیڈا کو بھی، چھٹے پہ انڈونیشیا، ساتواں ہندوستان، آٹھویں پہ بلجیم، نویں پہ سوئٹزرلینڈ، دسویں پہ آسٹریلیا اور ماریشس۔ اور مڈل ایسٹ کی جماعتوں میں سعودی عرب، ابوظہبی اور افریقہ میں غانا نے قابل ذکر ترقی کی ہے۔ اللہ سب کو جزا دے۔ اور تحریک جدید میں شامل ہونے والوں کے افراد کی جو تعداد ہے اس میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال کافی اچھا اضافہ ہوا ہے۔ 4 لاکھ 18 ہزار سے زیادہ تعداد ہو چکی ہے جو گزشتہ سال کے مقابلے پہ 34 ہزار زائد ہے۔ اس میں غانا، انڈونیشیا، برطانیہ، جرمنی اور کینیڈا کی جماعتوں نے نمایاں کام کیا ہے۔ لیکن جیسا کہ مَیں نے کہا اگر مزید توجہ کی جائے نومبائعین کو بھی چندے کی عادت ڈالنے کے لئے اس میں شامل کرنے کی کوشش کریں، ایک مہم چلائیں تو انشاء اللہ میرے خیال میں یہ اضافہ ہزاروں میں نہیں بلکہ لاکھوں میں ہوسکتا ہے صرف توجہ کی ضرورت ہے۔

پاکستان کا کیونکہ اپنا ایک علیحدہ بھی مقابلہ چل رہا ہوتا ہے اس لئے ان کو اس بات کی بڑی خواہش ہوتی ہے کہ پتہ لگے کہ کون کون کس پوزیشن پہ آیا ہے۔ تو اس میں اوّل لاہور ہے، دوم کراچی ہے، سوم ربوہ ہے، اور اس کے بعد راولپنڈی، اسلام آباد، فیصل آباد، ملتان، کوئٹہ، سرگودھا، گوجرانوالہ، شیخوپورہ، ڈیرہ غازی خان، نواب شاہ اور اوکاڑہ ہیں۔ اور ضلعی طور پہ سیالکوٹ، میر پور خاص، بہاولنگر، پشاور، بہاولپور، نارووال، بدین، جہلم، سانگھڑ اور وہاڑی۔ تو یہ ہیں ساری پوزیشنیں۔

پاکستان اور بنگلہ دیش کی جماعتوں کے لئے بھی مَیں خاص طور پر دعا کے لئے کہنا چاہتا ہوں۔ یہ دونوں ملک ایسے ہیں جہاں شرپسند بڑی شدت سے آج کل مخالفت پہ تلے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو ہر شر سے محفوظ رکھے۔ خاص طور پر بنگلہ دیش میں ان دنوں میں زیادہ ہی شر پھیل رہا ہے۔ ابھی تک تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بنگلہ دیش کی حکومت بڑی عقل سے چل رہی ہے۔ آج بھی ڈھاکہ میں ایک مسجد میں مخالفین کے حملے کا ارادہ تھا۔ بلکہ ارادہ کیا تھا! حملہ کرنے کے لئے آئے تھے کافی بڑی یعنی ہزاروں کی تعداد میں لیکن پولیس نے کارروائی کی تو سب کو بھگا دیا۔ پولیس بھی حکومت نے کافی تعداد میں بھیجی تھی۔ ان لوگوں کی ہمت تو اتنی ہے کہ قربانی کے نام پہ جنت لینے کے لئے آتے ہیں اور پولیس دیکھ کے دوڑ جاتے ہیں۔ لیکن اس میں بھی لوگ مُلّاں کے ہاتھوں بیوقوف بن جاتے ہیں۔ مُلّاں ہمیشہ دوسروں کو آگے کرتا ہے مرنے کے لئے، آپ کبھی قربانی کے لئے پیش نہیں ہوتا۔ تو بہرحال اللہ تعالیٰ بنگلہ دیش کی حکومت کو ثابت قدم رکھے اور ان کو ان مولویوں کے جال میں نہ آنے دے۔ ابھی تک تو بڑی حکمت سے یہ لوگ سارے کام چلا رہے ہیں۔ ہمیں تو خیر، جماعت کے لوگوں کو گالیاں سننے اور ماریں کھانے کی عادت بھی ہے لیکن اگر کسی حکومت نے اپنی کرسی بچانے کے لئے احمدیوں کو تکلیف پہنچائی ہے یا تکلیف پہنچانے والوں کا ساتھ دیا ہے تو پھر تجربہ یہی ہے اور آئندہ بھی یہی ہوگا انشاء اللہ کہ پھر وہ حکومت بھی اللہ تعالیٰ نے رہنے نہیں دی۔ اس لئے ان کو اس طرف ہمیشہ نظر رکھنی چاہئے۔ خدا کرے کہ اسی نیک نیتی سے بنگلہ دیش کی حکومت اپنے فرائض نبھاتی رہے۔ اور اللہ تعالیٰ پاکستان کی حکومت کو بھی عقل اور سمجھ دے۔ وہ بھی اپنا کوئی سبق سیکھیں جو کچھ ان کے ساتھ ماضی میں ہو چکا۔ کہ مذہب اور سیاست کو علیحدہ رکھنا ہے۔

پس اس رمضان میں، اس آخری عشرے میں، خاص طور پر دعائیں کرتے رہیں اور جن جن ملکوں میں احمدیت کے خلاف منافرت اور شر پھیلایا جا رہا ہے ان کے لئے بھی دعائیں کریں۔ اور ان لوگوں کے لئے بھی دعائیں کریں جنہوں نے مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزا دے۔ دفتر پنجم کا بھی اللہ تعالیٰ نے آغاز رمضان میں بلکہ اس آخری عشرے میں کروایا ہے اس میں بھی بے انتہا برکت ڈالے اور جیسا کہ میری خواہش ہے کہ اس میں لاکھوں پہلے سال ہی شامل ہو جائیں تاکہ قربانیاں کرنے والوں کی تعداد میں غیر معمولی اضافہ ہو۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''میرے پیارے دوستو! مَیں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ مجھے خدائے تعالیٰ نے سچا جوش آپ لوگوں کی ہمدردی کے لئے بخشا ہے اور ایک سچی معرفت آپ صاحبوں کی زیادت ایمان و عرفان کے لئے مجھے عطا کی گئی ہے۔ اس معرفت کی آپ کو اور آپ کی ذریت کو نہایت ضرورت ہے۔ سو میں اس لئے مستعد کھڑا ہوں کہ آپ لوگ اپنے اموال طیبہ سے اپنے دینی مہمات کے لئے مدد دیں اور ہر یک شخص جہاں تک خدائے تعالیٰ نے اس کو وسعت و طاقت و مقدرت دی ہے اس راہ میں دریغ نہ کرے۔ اور اللہ اور رسول سے اپنے اموال کو مقدم نہ سمجھے اور پھر میں جہاں تک میرے امکان میں ہے تالیفات کے ذریعہ سے اُن علوم اور برکات کو ایشیا اور یورپ کے ملکوں میں پھیلاؤں جو خدا تعالیٰ کی پاک روح نے مجھے دی ہیں''۔

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد3 صفحہ 516)

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس مشن کو ہمیشہ جاری رکھنے والے ہوں۔

پندرہ کروڑ سال سوئے رہنے کے بعد نئی زندگی پانے والا درخت

(خالد سیف اللہ خان ۔ آسٹریلیا)

یہ بھی خدا کی قدرت کا ایک نمونہ ہے کہ ایک درخت کا ذرّہ جو پندرہ کروڑ سال تک ایک پرندے کے پیٹ میں پڑا رہا۔ اب نئی زندگی پا کر ہزاروں ناظرین کے لئے حیرت و استعجاب کا موجب بنا ہوا ہے۔ اس کی خوابیدہ حالت اچانک حیات نو میں بدل چکی ہے۔

آج سے دس سال قبل سڈنی کے وُولمی نیشنل پارک سے ایک سیاہ رنگ کا پتھر ملا۔ معائنہ سے پتہ چلا کہ وہ پندرہ کروڑ سال پرانے ایک پرندے کا متحجّر ڈھانچہ تھا۔ اس کے پیٹ میں سے ایک چیڑ (Pine) کے درخت کا ایک ذرّہ دستیاب ہوا جو کبھی اس نے کھایا ہوگا۔ پارک کے نام کی مناسبت سے اسے Wollemi Pine کا نام دیا گیا۔ اس ذرہ سے اس درخت کا DNA حاصل کیا گیا جو کروڑوں سال پہلے سڈنی کے شمال مغربی علاقہ میں ہوا کرتے تھے۔ مگر جن کی نوع کسی طبعی حادثہ کے نتیجہ میں ناپید ہو چکی ہے۔

یہ خبر دنیا بھر کے ماہرین نے بہت دلچسپی سے سنی اور وہ اس انتظار میں تھے کہ دیکھیں اس ناپید پودہ کو دوبارہ اگانے کا تجربہ کامیاب ہوتا ہے یا نہیں۔ پودہ کی افزائش کے لئے خاص ماحول تیار کیا گیا تھا۔ تجربہ کامیاب رہا اور اب یہ معلوم کرنے کے لئے کہ آیا یہ پودہ دنیا کے آج کل کے ماحول میں زندہ رہتا ہے یا نہیں اس کو ٹرک پر لاد کر ادھر اُدھر گھمایا پھرایا گیا۔ کبھی روشنی اور کبھی تاریکی میں بھی رکھا گیا۔ اب تک تو وہ پودہ دیکھنے کے لئے کثرت سے لوگ آتے ہیں۔ اب اسے امریکہ میں مسّوری، نیویارک اور واشنگٹن بھیجا جا رہا ہے اس سے پتہ لگے گا کہ وہ امریکہ کی آب و ہوا میں کیسا پرورش پاتا ہے۔ بہت لوگوں کو اس عجوبہ کو اپنے گھروں میں اگانے کا شوق ہے۔ چنانچہ اس کے فی الحال 500 پودے تیار کئے جا رہے ہیں جو اکتوبر 2005ء میں فروخت کئے جائیں گے۔

(ماخوذ از سڈنی مارننگ ہیرلڈ 2004-9-7)

طبیب اپنے بیماروں کے واسطے دعا کریں

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''طبیب کے واسطے بھی مناسب ہے کہ اپنے بیمار کے واسطے دعا کیا کرے کیونکہ سب ذرہ ذرہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھوں میں ہے۔ خدا تعالیٰ نے اس کو حرام نہیں کیا کہ تم حیلہ کرو۔ اس واسطے علاج کرنا اور اپنے ضروری کاموں میں تدابیر اختیار کرنا ضروری امر ہے۔ لیکن یاد رکھو کہ مؤثر حقیقی خدا تعالیٰ ہی ہے۔ اسی کے فضل سے سب کچھ ہوسکتا ہے۔ بیماری کے وقت چاہئے کہ انسان دوا بھی کرے اور دعا بھی کرے۔ بعض وقت اللہ تعالیٰ مناسب حال دوائی بھی بذریعہ الہام یا خواب بتلا دیتا ہے۔ اور اس طرح دعا کرنے والا طبیب علم طب پر ایک بڑا احسان کرتا ہے۔ کئی دفعہ اللہ تعالیٰ ہم کو بعض بیماریوں کے متعلق بذریعہ الہام کے علاج بتا دیتا ہے۔ یہ اس کا فضل ہے''۔ (ملفوظات جلد 5 صفحہ 53-54. جدید ایڈیشن)

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

بقیہ: حضرت مسیح موعودؑ کا سفر سیالکوٹ از صفحہ نمبر 4

بھی حضور نے اسی مکان پر چلتے چلتے لکھا تھا۔ ہم نے دیکھا کہ بعض اوقات حضور لکھتے لکھتے سجدہ میں بھی جا پڑتے تھے مگر اٹھ کر پھر لکھنا شروع کر دیتے تھے۔''

(تاریخ احمدیت لاہور صفحہ213 از مولانا شیخ عبدالقادر صاحب (سابق سوداگر مل)

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکیؓ

(بیعت 1897ء - وفات 16 ر دسمبر 1963ء)

''حضرت اقدس جب ۱۹۰۴ء میں سیالکوٹ میں تشریف لائے اور حضور نے وہاں ایک مضمون لیکچر دینے کے لئے تحریر فرمایا اور لیکچر سے پہلے وہ طبع بھی کرا دیا گیا اس کا نام ''اسلام'' حضور نے تجویز فرمایا۔ جہاں وہ طبع ہو رہا تھا میں اور میاں معراج الدین صاحب لاہوری اس مطبع میں گئے اور مطبع والے نے کہا کہ یہ جو ٹائیٹل پیج ہے۔ ''اسلام'' نام کے ساتھ کچھ اور الفاظ بھی تحریر ہو جاتے تو اچھا تھا...... اس وقت ہم دونوں نے جواب میں یہی کہا کہ اس جگہ اگر کچھ لکھا جائے تو حضرت مسیح موعود کے کلمات طیبہ سے ہی کچھ تحریر ہونا چاہیئے۔ اس نے کہا پھر انہی کے کلمات سے کچھ لکھ دیجئے تو اس پر چند شعر لکھے ہوئے ہیں جو ازالہ اوہام کے قصیدہ الہامیہ کے ہیں وہ میاں معراج الدین صاحب اور میری تجویز سے لکھے گئے تھے۔''

(رجسٹر روایات صحابہ نمبر 10 صفحہ 98)

''حضرت اقدس جب ۱۹۰۴ء میں سیالکوٹ تشریف لے گئے تو میں بھی بعض احباب کے ساتھ وہاں پہنچا۔ حضرت اقدس اس وقت میر حسام الدین صاحب کی چھوٹی مسجد کے ملحقہ مکان میں فروکش تھے اور ہجوم کی وجہ سے مسجد کا دروازہ بند کیا ہوا تھا۔ حضرت مسیح موعودؑ مکان کے اندر تھے اور لوگوں کو کہا گیا کہ حضرت اقدس مکان سے چھت پر تشریف لانے والے ہیں چنانچہ جگہ تھوڑی ہے اس لئے لوگ نیچے سے زیارت کرلیں جگہ کی تنگی کی وجہ سے۔ حضرت مسیح موعودؑ ابھی تشریف نہیں لائے تھے جو کوچے کے ساتھ کا کمرہ ہے اس کی چھت پر انتظام تھا اس چھت پر ابھی کوئی چار پانچ آدمی ہی کھڑے انتظار کر رہے تھے مگر کوچے میں لوگ بہت کھڑے تھے۔ میں، چوہدری عبداللہ خان بہلول پوری دونوں جامع مسجد احمدیہ والے کوچے سے ہو کر اس چھوٹی مسجد کی طرف زیارت کی خاطر آئے، ہمیں پتا لگا کہ دروازہ بند کیا گیا ہے اور اوپر بھی صرف چار پانچ آدمی ہیں ہم نے اس خیال سے کہ اس چھت پر گنجائش ہے اوپر چڑھنے کی کوشش کی کہ سعادت اور برکت سے زیادہ مستفیض ہونے کا موقع ملے گا۔ میرا وجود ہلکا اور پھرتیلا تھا اور جذبہ محبت بھی تھا میں نے چوہدری صاحب کو کہا کہ اس وقت تو کچھ عشق ہی کام کرے گا۔ چوہدری صاحب نے کہا کس طرح؟ میں نے کہا دیکھو تو سہی۔ میرے پاس ایک سرخی مائل لوئی تھی وہ ہلکی پھلکی سی تھی میں نے ان کو کہا یہ پکڑو میں پیچھے ہٹ کر دوڑ کر اس قدر اچھلا کہ چھت کی منڈیر کو پکڑ لیا اور اوپر چڑھ گیا وہ حیران رہ گئے انہوں نے اوپر لوئی پھینکی میں نے جہاں حضرت صاحب کے بیٹھنے کا امکان تھا، بچھا دی۔ اتنے میں حضرت صاحب تشریف لائے اور اس کے اوپر کھڑے ہو گئے حضور نے وہاں آ کر نصیحت کے طور پر کچھ باتیں فرمائیں اور کچھ ذکر سنایا اور اس کے بعد پھر تشریف لے گئے ...... مجھے مصافحہ کا بھی موقع مل گیا اس لوئی کو تبرک کے طور پر بڑی محبت سے گھر لے جا کر محفوظ کر لیا اور بہ نگاہِ محبت و عظمت ہمیشہ دیکھتا رہا۔

(رجسٹر روایات صحابہ نمبر10 صفحہ 97)

''لیکچر کا انتظام ایک سرائے میں کیا گیا تھا وہ اس قدر کشادہ تھی کہ اس میں ہزارہا انسان سما سکتے تھے۔ حضرت مسیح موعود کا یہی خیال تھا کہ اس مضمون کو مولوی عبدالکریم صاحب پڑھ کر سنائیں گے لیکن ان کی طبیعت ناساز ہو گئی مگر جب لیکچر کا وقت آیا تو حضرت مولوی عبدالکریم صاحب بھی تشریف لے گئے حضور کی دعا سے انہیں کچھ افاقہ ہو گیا۔ حضرت اقدس نے فرمایا ہم دعا کریں گے آپ لیکچر سنانا شروع کریں چنانچہ مولوی صاحب نے جب مضمون سنایا تو باوجودیکہ وہ مضمون اچھا مبسوط ہے مولوی صاحب موصوف نے نہایت خوبی سے اُسے سنایا۔''

(رجسٹر روایات صحابہ نمبر 10 صفحہ 98)

حضرت چوہدری غلام محمد صاحبؓ

سکنہ پوہلہ مہاراں سیالکوٹ

(بیعت 1904ء: وفات 31 ر دسمبر 1960ء)

''۲۷ ر اکتوبر ۱۹۰۴ء کو حضرت مسیح موعودؑ شہر سیالکوٹ تشریف لائے اور مہاراجہ جموں والی سرائے میں لیکچر دیا...... اسی روز کا واقعہ ہے عصر کے بعد سید حامد علی شاہ صاحب مرحوم کے مکان پر جہاں حضرت مسیح موعودؑ قیام فرما تھے ...... حضرت مسیح موعودؑ نے کھڑے ہو کر مختصر تقریر فرمائی ساری تقریر تو یاد نہیں اُس میں ایک مثال یہ تھی کہ حضرت صاحب نے فرمایا کہ سامنے دیوار پر جو دھوپ نظر آ رہی ہے اس کی اور ہماری مثال ایک سی ہے یعنی دھوپ سورج نہیں کہلا سکتی مگر یہ سورج سے جدا بھی نہیں ہے ایسا ہی حضرت محمد ﷺ اور ہمارا تعلق ہے۔

(رجسٹر روایات صحابہ نمبر 3 صفحہ172)

حضرت ابو محمد عبداللہؓ ولد چودھری عطر دین باجوہ

ساکن موضع کھیوہ باجوہ ضلع سیالکوٹ (بیعت 1897ء)

''سیالکوٹ جب لیکچر کے لئے حضور تشریف لائے جس صبح کو لیکچر ہونا تھا اس رات مجھے خواب میں دکھایا گیا کہ حضرت صاحب نے اس لیکچر میں کوئی ایسی بات بتانی ہے جو پہلے ہم لوگوں کو یاد نہیں اور ''امّ'' کے لفظ سے استدلال ہوتا ہے۔ وہ خواب میں نے ایک دوست کو صبح سنا دی راجہ کی سرائے میں لیکچر پڑھا گیا مولوی عبدالکریم صاحب نے پڑھا اس لیکچر میں حضرت صاحب نے دعویٰ کیا کہ میں کرشن ہوں یہ نئی بات تھی جو پہلے ہم کو نہیں معلوم تھی اس لیکچر میں حضور نے یہ بھی بیان کیا کہ دنیا کی عمر سات ہزار برس ہے۔ اگر یہ اعتراض ہو کہ قیامت کا وقت کسی کو معلوم نہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ تو کہا جاتا ہے کہ ماں اپنے بچہ کو نو ماہ کے بعد جنتی ہے اور وقت کسی کو بھی معلوم نہیں ہوتا کہ کس وقت جنے گی ایسا ہی دنیا کی عمر سات ہزار برس ہے اور قیامت کی گھڑی کو کوئی نہیں جانتا۔

جب سیالکوٹ سے واپس تشریف لے گئے میں بھی اس گاڑی پر سوار ہو گیا وزیر آباد گاڑی کھڑی ہوئی رستہ میں ہر جگہ جہاں گاڑی کھڑی ہوتی تھی میں جا کر مصافحہ کرتا تھا۔ وزیر آباد کے سٹیشن پر ایک پادری آ گیا اس نے مسیح کے متعلق کوئی گفتگو کی، فرمایا کہ مسیح دو ہیں پہلے وہ مسیح تھا ابن مریم اب اس وقت میں مسیح ہوں۔ مسیح ایک نہیں دو ہیں۔ وہ بھی مسیح تھا میں بھی مسیح ہوں۔''

(رجسٹر روایات صحابہ نمبر10 صفحہ229-228)

حضرت منشی عبداللہ صاحبؓ احمدی

محلّہ اسلام آباد شہر سیالکوٹ (بیعت 4 ر نومبر 1904ء)

''جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام سیالکوٹ میں اپنے دعویٰ کرنے کے بعد ۴ ر نومبر ۱۹۰۴ء کو واپس قادیان تشریف لے گئے تو حضور نے ان لوگوں کے نام طلب فرمائے جنہوں نے سیالکوٹ کے احمدیوں کو تکالیف دی تھیں جب نام تحریر کئے گئے تو اس کے چند دن بعد سیالکوٹ میں بہت غلیظ طاعون پھوٹ پڑی تو خدا تعالیٰ قادر و قہار نے چن چن کر ان لوگوں کے خاندانوں کو تباہ کر دیا۔''

(رجسٹر روایات رفقاء نمبر3 صفحہ 154)

غرض یہ کہ حضور علیہ السلام اہلِ سیالکوٹ پر اتمام حجت کر کے واپس تشریف لے آئے اور حضورؑ کا یہ سفر آپ کی صداقت کے نشان لے کر آیا سعید روحوں نے تو قبولیت احمدیت کی توفیق پائی لیکن شقی دل اپنی بد قسمتی سے پھر بھی محروم رہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام لوگوں کو مخاطب کر کے اپنی الہامی پیشگوئی يَـاْتُـوْنَ مِـنْ كُـلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں؛

''پس اے عزیزو! اگرچہ آپ کو یہ تو خبر نہیں کہ قادیان میں میرے پاس کس قدر لوگ آئے اور کیسی وضاحت سے وہ پیشگوئی پوری ہوئی۔ لیکن اسی شہر میں آپ نے ملاحظہ کیا ہوگا کہ میرے آنے پر میرے دیکھنے کے لئے ہزارہا مخلوقات اس شہر کی ہی اسٹیشن پر جمع ہو گئی تھی اور صدہا مردوں اور عورتوں نے اسی شہر میں بیعت کی اور میں وہی شخص ہوں جو براہین احمدیہ کے زمانہ سے تخمیناً سات آٹھ سال پہلے اسی شہر میں قریباً سات برس رہ چکا تھا اور کسی کو مجھ سے تعلق نہ تھا اور نہ کوئی میرے حال سے واقف تھا......وہ کیسا زمانہ تھا اور کیسی گمنامی کے گڑھے میں میرا وجود تھا۔ اب میں آپ لوگوں سے پوچھتا ہوں کہ ایسے زمانہ میں ایسی عظیم الشان پیشگوئی کرنا کہ ایسے گمنام کا آخر کار یہ عروج ہوگا کہ لاکھوں لوگ اس کے تابع اور مرید ہو جائیں گے اور فوج در فوج لوگ بیعت کریں گے اور باوجود دشمنوں کی سخت مخالفت کے رجوع خلائق میں فرق نہیں آئے گا بلکہ اس قدر لوگوں کو کثرت ہوگی کہ قریب ہوگا کہ وہ لوگ تھکا دیں` کیا یہ انسان کے اختیار میں ہے؟ اور کیا ایسی پیشگوئی کوئی مکّار کر سکتا ہے۔'' (لیکچر سیالکوٹ، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ243,242)

KENWRIGHT & LYNCH SOLICITORS
& COMMISSIONERS FOR OATHS

Our legal advice includes:

Immigration, Asylum , Nationality ,Work Permits, Business Visas, ECO matters & Appeals, Conveyancing, Landlord & Tenants, Family & Ancillary matters, Employment .

Contact:

Muzaffar Mansoor, Solicitor & Expert Witness Asylum Cases
Robyn Lynch, Martin Chambers Solicitors.
2 Mitcham Road Tooting Broadway London SW17 0TF
Tel: 020 8767 1211 Fax: 020 8672 0486.
Freephone: 0800 716929
Email: Kenwrightlynch@legaleys.fsnet.co.uk
LEGAL AID FRANCHISE

اعلیٰ معیار کی ضامن
چناب سویٹس
ہمارے ہاں ہر قسم کی مٹھائیاں، سموسے، پکوڑے آرڈر پر بھی تیار کئے جاتے ہیں۔
بلجیم، ہالینڈ کے لئے بڑے آرڈر پر سپلائی کا انتظام بھی موجود ہے
Chanab Sweets
Bieberer Str. 165-63179 Obertshausen
Germany
Tel: 06104 800612 Fax: 06104 409347
Mobile: 0162 8909960

پنجاب شاپ
ہر قسم کے مصالحہ جات، مٹھائیاں، آٹا، چاول، تازہ سبزیاں اور گھریلو سامان بارعایت خریدیں
ہر قسم کی تقریبات کے لئے پاکستانی کھانوں کا بہترین انتظام
بیت الرشید کے بالکل نزدیک
PUNJAB SHOP
Kieler Str. 641
22527 Hamburg - Germany

جماعت احمدیہ ناروے کے زیر اہتمام

تحریک جدید کے موضوع پر ایک خصوصی تقریب

(رپورٹ: چوہدری افتخار حسین اظہر۔ ناروے)

جماعت احمدیہ ناروے نے 5 ستمبر 2004ء بروز اتوار تحریک جدید کے موضوع پر ایک خصوصی سیمینار کے انعقاد کا اہتمام کیا۔

سمینار کا آغاز سورۃ الفتح کے آخری رکوع کی تلاوت سے ہوا۔ اِنہی آیات کریمہ کا اُردو اور نارویجن ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔ اس کے بعد منظوم کلام پیش کیا گیا جو کلیم اللہ خاں نے تحریکِ جدید سے متاثر ہو کر لکھا۔

نکلی جاتی ہے زمیں بھی پاؤں سے احرار کے

جلسہ کے آغاز میں نیشنل امیر مکرم زرتشت منیر احمد صاحب نے تحریکِ جدید کا پس منظر بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اس بابرکت تحریک کی پہلی اینٹ عرشِ عظیم کے رَبّ نے حضرت مُصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں ۱۹۳۴ء میں اس وقت نَصب کرائی جب دشمنانِ اسلام و احمدیت قادیان اور احمدیت کی اینٹ سے اینٹ بجادینے کی باتیں کررہے تھے۔ سارے ہندوستان میں احمدیت کے خلاف ایک طوفانِ بے تمیزی برپا تھا اور دشمن جلسے جلوس کر کے اپنے ناپاک عزائم کا برملا اظہار کررہے تھے۔ مخالفت کے اس تیز و تند طوفان میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے تحریکِ جدید کا اجراء فرمایا اور جماعت احمدیہ عالمگیر کو خطاب فرماتے ہوئے بڑے جوش وجذبے سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس جماعت کو پوری دنیا میں پھیلائے گا اور ہم پوری دنیا میں خدائے واحد کی توحید کا پرچار کریں گے۔ پوری دنیا میں اسلام کا لٹریچر پھیلائیں گے اور چشم فلک نے یہ نظارہ دیکھا اور ہنوز دیکھ رہی ہے کہ آج زمین کی وسعتیں جماعت کی ترقی اور پھیلاؤ کے آگے سمٹ رہی ہیں۔ خدا کے فرستادہ مسیح موعود علیہ السلام کا الہام بڑی شان وشوکت سے ہر روز پورا ہوتا نظر آتا ہے کہ ''میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا'' اور یہ خدا کا لگایا ہوا پودا ایک خوشنما تناور درخت بن چکا ہے جس کی سرسبز شاخیں چہار سمت پھیل رہی ہیں۔

سمینار میں ذیلی تنظیموں نے بھی حصّہ لیا اور سیر حاصل تقریریں کیں۔ مقررین نے سامعین کو تحریکِ جدید کے ثمرات کے متعلق بتایا اور اس طرف بھرپور توجہ دلائی کہ ہمارے اسلاف کی قربانیوں نے دشمن کے منصوبوں کو خاک میں ملایا۔ آج ہمیں اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لینا چاہئے۔ اس بابرکت تحریک میں اوائل میں قربانی کرنے والوں کے حیرت انگیز اور ایمان افروز واقعات بیان کئے۔ سامعین کو بتایا گیا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ بانیٔ تحریکِ جدید کی پُرحکمت اور زیرک آنکھ اِن تمام ترقیات کا احاطہ کئے ہوئے تھی۔ آپ نے اس تحریک کے اجراء کے ساتھ ساتھ دِلسوز دعائیں بھی جاری رکھیں اور جماعت کو بھی بھرپور توجہ دلائی۔ آپ کے علم میں تھا کہ ؂

یہ عشق ووفا کے کھیت کبھی خوں سینچے بغیر نہ پنپیں گے

آپ نے اپنی تمام اولاد کو ذاتی خرچ پر پڑھایا اور جماعت کے لئے وقف کردیا۔ آپ بخوبی جانتے تھے کہ غلبۂ اسلام کا نقشہ تحریکِ جدید کی ہی شکل میں ظاہر ہوگا۔ آپ جانتے تھے کہ جماعت پہلے ہی مالی قُربانیوں کی ذمہ داری اٹھارہی ہے لہٰذا آپ نے ۱۹ مطالبات جماعت کے سامنے رکھے۔

سیکرٹری صاحب تحریکِ جدید نے قرآنی آیات کی روشنی میں مالی قربانی کی اہمیت بیان فرمائی اور احباب جماعت کو اس طرف توجہ دلائی کہ تحریک جدید کے چندہ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور کوئی بھی فردِ جماعت اس سعادت سے محروم نہ رہے۔

مکرم امیر صاحب نے ذیلی تنظیموں کو ہدایت فرمائی کہ تحریکِ جدید کے چندہ کی موثر وصولی کے لئے اپنی اپنی ذمہ داری سمجھیں اور احسن طریق پر نبھائیں۔ آپ نے اعلان فرمایا کہ یکم اکتوبر تا سات اکتوبر ۲۰۰۴ء ہفتہ تحریکِ جدید منائیں۔

اجلاس کے آخر میں مووی پروجیکٹر (Movie projector) پر تحریکِ جدید کے تحت فلاحی کام، تعمیر مساجد، طبی مراکز اور خدمتِ خلق کے کام پردۂ سکرین پر دکھائے گئے۔ بچوں اور نوجوانوں کی معلومات اور تربیت کے لحاظ سے یہ جھلکیاں بہت فائدہ مند تھیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی پرشوکت آواز میں ریکارڈ شدہ تقاریر نے جلسہ کی اِفادیّت کو دوبالا کردیا۔ حاضری 300 سے اوپر تھی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے تحریکِ جدید اور اُس کے چندہ کی اہمیت خوب خوب اُجاگر ہوئی۔ اجلاس دُعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

سب کچھ تیری عطا ہے گھر سے تو کچھ نہ لائے

Nayaab Travel Fernreisen

احمدی احباب کے لئے ڈسلڈورف میں دنیا بھر کے خوشگوار سفر اور کم قیمت ٹکٹوں کے لئے ایک ہی نام - نایاب ٹریول۔

مزید معلومات اور فوری بکنگ کے لئے بی۔ بیگ سے رابطہ کریں

Tel: 00 49 - 211 - 2205611 Fax: 00 49 - 211 - 220 5613

e-mail: nayaab@web.de

Pionier Str. 15 40215 - Dusseldorf (Germany)

فجی کے شمالی ریجن (ونوالیو، تاویونی، رامبی) کی جماعتوں کے

بیسویں جلسہ سالانہ کا بابرکت انعقاد

(رپورٹ: طارق احمد رشید۔ مبلغ سلسلہ فجی)

الحمدللہ ثم الحمدللہ کہ جماعت احمدیہ جزائر فجی کے شمالی ریجن کو امسال ۱۱ر اکتوبر ۲۰۰۴ء کو احمدیہ سیکنڈری اسکول ولودا میں اپنا بیسواں جلسہ سالانہ کامیابی کے ساتھ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ جس میں ویتی لیوو، ونوالیوو، تاویونی اور رامبی جزائر سے ۷۰۰ کے قریب مردوزن نے جوش وخروش سے حصہ لیا۔

جلسہ کے انتظامات کے لیے جلسہ کمیٹی نے ایک ماہ قبل میٹنگ کرکے پروگرام بنایا اور اس کی منظوری محترم امیر صاحب سے حاصل کی۔ بعدازاں وقارعمل کے ذریعہ جلسہ گاہ زنانہ ومردانہ کی تیاری کی۔ اور گردو نواح میں جلسہ کے دعوت نامے تقسیم کیے گئے۔

اجلاس اوّل:۔

خدا کے فضل سے جلسہ کا آغاز ۱۱ر اکتوبر کی صبح 9:15 پر لوائے احمدیت اور ملک فجی کا جھنڈا لہرانے کے ساتھ ہوا۔ اس موقع پر اسکول کے طلبہ وطالبات نے قومی ترانہ بھی پڑھا۔ چونکہ امسال حکومت فجی کی طرف سے یہ اعلان تھا کہ ملک بھر میں Fiji week celebration منایا جائے جس میں خاص طور پر Unity, Reconciliation &Forgiveness پر زور دیا جائے۔ چنانچہ خدا کے فضل سے جماعت نے مختلف پروگراموں کے ذریعہ اس میں حصہ لیا۔ اس جلسہ کے اجلاس اول کے پروگرام میں بھی اس پہلو کو مد نظر رکھا گیا۔

پروگرام کا آغاز مکرم مولانا نعیم احمد محمود صاحب چیمہ امیر ومشنری انچارج کی زیر صدارت باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ اور اس کے بعد منظوم کلام حضرت مسیح موعودؑ پیش کیا گیا۔ جس کے بعد امیر ومشنری انچارج صاحب نے افتتاحی خطاب فرمایا اور دعا کروائی۔

اس اجلاس میں تین نظمیں اور تین تقاریر پیش کی گئیں۔ اس کے بعد معزز مہمانوں کو بھی اپنے خیالات کے اظہار کا موقع دیا گیا جس میں اسکول کے پرنسپل، شمالی ریجن کے ایجوکیشن آفیسر، علاقے کے ریٹائرڈ ایجوکیشن آفیسر مسٹر کیشوان پڑیاچی صاحب نے بھی اپنے خیالات کا اظہار احسن رنگ میں کیا۔ انہوں نے کہا کہ جماعت احمدیہ کا یہ جلسہ حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْاِیْمَانِ اور اپنے ماٹو 'محبت سب کے لیے نفرت کسی سے نہیں' کا زندہ نظارہ ہے جس میں ہر قوم و مذہب کے لوگ مدعو ہیں۔

مہمانوں کی سہولت کو مدنظر رکھتے ہوئے اس اجلاس کے پروگرام کو انگریزی اور Fijian زبان میں پیش کیا گیا۔

افتتاحی دعا کے بعد لجنہ اماء اللہ نے اپنا الگ پروگرام نیشنل صدر مکرمہ نور جہاں مقبول صاحبہ کی صدارت میں منعقد کیا۔

تقریب آمین وتقسیم تعلیمی سندات

اجلاس اوّل میں آمین کا پروگرام بھی ہوا جس میں کل اٹھارہ مردوزن کی آمین ہوئی جنہوں نے قرآن مجید ناظرہ کا پہلا دور مکمل کرنے کی سعادت حاصل کی تھی۔ ان میں ۹ لجنہ، ٦ ناصرات اور ۳ اطفال شامل ہوئے۔ محترم امیر صاحب نے قرآن مجید کی عظمت اور شان بیان کرتے ہوئے دعا کے ساتھ اطفال میں تحفے تقسیم کئے اور زنانہ جلسہ گاہ میں صدر صاحبہ لجنہ نے تحائف پیش کئے۔ اسی موقع پر فجی میں پہلی مرتبہ لجنہ وناصرات کے تعلیمی امتحان دینے پر ونوالیو ریجن کی 52 خوش نصیب ممبرات میں اعزازی سندات بھی تقسیم کیں۔

بک سٹالز: مردانہ وزنانہ جلسہ گاہ کے بک سٹالز سے ۱۵۰ معزز مہمانوں نے ۳۳۰ فولڈرز اور کتب حاصل کیں۔

حاضری: امسال خدا کے فضل سے کل حاضری ۷۰۰ کے قریب رہی۔ جس میں ۴۰۰ سے زائد غیراز جماعت احباب تشریف لائے۔

تبلیغی مجالس سوال وجواب:

نماز ظہر وعصر کے بعد آنے والے فجیین، رانمیین نومبائع اور معزز مہمانوں کے لیے علیحدہ سوال وجواب کی مجلس کا اہتمام کیا گیا۔ لجنہ میں نیشنل سیکرٹری تبلیغ مکرمہ خیرالنساء بریبو صاحبہ اور لبنٰی تقی صاحبہ نے اور مردوں کی طرف صدر مجلس انصاراللہ مکرم ایم۔ علی بریبو صاحب، لوکل مشنری مکرم محمد تقی صاحب اور معلم مکرم عبدالوہاب صاحب نے ۵۸ مہمانوں کے سوالات کے جوابات دیئے۔ اور اسلامی تعلیمات سے متعارف کروایا۔

اجلاس دوئم

دوسرا اجلاس خاکسار طارق احمد رشید ریجنل مشنری کی زیر صدارت تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا۔ اور پھر منظوم کلام حضرت مسیح موعودؑ پیش کیا گیا۔ پھر دو نظمیں اور تین تقاریر بعنوان نظام وصیت کی اہمیت، نماز باجماعت اور دعوت الی اللہ پیش کی گئیں۔

آخری اجلاس میں مکرم مولانا نعیم احمد محمود چیمہ صاحب امیر ومشنری انچارج نے اختتامی خطاب فرمایا جس میں جزائر کی تمام جماعتوں کو اخوت وبھائی چارہ، خلافت سے وابستگی، MTA سے استفادہ اور رمضان المبارک کی آمد پر خاص طور پر قیام عبادات، درس القرآن وغیرہ امور کی طرف توجہ دلائی۔ اختتامی دعا کے ساتھ یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مولا کریم محض اپنے فضل سے اس جلسہ میں شامل ہونے والے تمام مہمانوں اور کارکنان کو اجر عظیم عطا فرمائے اور جلسے کی برکات و اغراض سے حصہ پانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

تبصرۂ کتب

(آصف محمود باسط)

نام کتاب: صحیفۂ عشق
شاعر: مبارک احمد ظفر
سن اشاعت: 2004ء
مطبع : باتھ پریس یو۔کے
سائز: A 5

کام اور زندگی میں توازن اور تناسب کو برقرار رکھنا موجودہ زمانے کے بڑے مسائل میں سے ایک ہے۔اردو شاعری میں اس مسئلے پر تین طرح کے رویے دیکھنے میں آتے ہیں۔ایک تو روایتی رومانوی رویہ کہ راہبوں کی طرح دنیا کو فراموش کر کے بلکہ دنیا کی طرف سے آنکھیں بند کر کے محض اپنی تخلیقی کاوشوں پر توجہ دی جائے اور ان کی داد طلب کی جائے۔دوسرا فیض احمد فیض یا یوں کہہ لیں کہ ترقی پسند تحریک کا رویہ کہ ؎

دنیا نے تیری یاد سے بیگانہ کردیا
تجھ سے بھی دلفریب ہیں غم روزگار کے

تیسرا رویہ وہ ہے جو ہمیں غالبؔ کے یہاں ملتا ہے ؎

گو مَیں رہا رہینِ ستم ہائے روزگار
لیکن تیرے خیال سے غافل نہیں رہا

اور یہ رویہ نہایت متناسب اور متوازن رویہ ہے۔

''صحیفۂ عشق'' ایک ایسے ہی شخص کی کہانی ہے جو اپنے کام میں بے حد مصروف ہونے کے باوجود اپنی محبت کو نہ صرف زندہ رکھے ہوئے ہے بلکہ اس محبت کو اس طرح سنوارتا بھی ہے کہ دیگر مصروفیات کے ساتھ ساتھ تخلیقی عمل بھی اپنے کرشمے دکھا رہا ہے۔

الفضل کے قارئین کے لئے مبارک احمد ظفر صاحب کسی تعارف کے محتاج نہیں ہوں گے کہ ان کا کلام گاہے بگاہے الفضل میں پڑھنے کو ملتا ہے۔ مبارک ظفر صاحب سے میرا پہلا تعارف بھی الفضل انٹرنیشنل کے توسط سے ہی ہوا۔عادت سے مجبور ہم نے مبارک ظفر صاحب کے تخلیقی رویوں سے ان کی شخصیت کا Pattern سمجھنے کی کوشش کی۔سچ پوچھیں تو مبارک ظفر صاحب اس معاملے میں خاصے مشکل انسان نکلے۔ ہماری ان سے کبھی ملاقات نہیں ہوئی تھی۔ ہم ان کو صرف ان کی غزلوں اور نظموں کے حوالے سے جانتے تھے۔ان کی ایک غزل کا ایک رنگ تو دوسری کا بالکل الگ محسوس ہوتا۔تیسری میں جہاں پہلی کی جھلک نظر آتی وہاں ایک اور الگ رنگ کا عکس بھی دکھائی دیتا۔ ہوتے ہوتے یہ ہوا کہ ہمیں کسی شاعر کے مجموعۂ کلام کی اہمیت کا احساس ہونے لگا۔جی چاہا کہ مبارک ظفر کا مجموعۂ کلام سامنے ہو تو Jig Saw کے ان ٹکڑوں کو جڑا ہوا دیکھیں۔اس خواہش کے کئی برس بعد ہمیں مبارک ظفر صاحب سے ملنے کا موقع بھی ملا۔لیکن یہ ملاقاتیں ان کی شخصیت کی پرتیں تو کھولتیں مگر ان کے اندر کا فنکار چلمن سے لگا بیٹھا رہتا کہ ؎

صاف چھپتے بھی نہیں سامنے آتے بھی نہیں

لیکن شخصیت کو سمجھنے کا جو فائدہ ہوا وہ شخصیت اور فن دونوں پر روشنی ڈالتا ہے۔بحیثیت شخص مبارک ظفر صاحب کام، کام اور کام کے علمبردار لوگوں میں سے ہیں۔''صحیفۂ عشق'' منظر عام پر آیا تو تبھی یہ خیال آیا کہ مبارک ظفر صاحب اپنی بے پناہ مصروفیات کے باوجود اپنے محبوب کے خیال سے غافل نہیں۔

''صحیفۂ عشق'' منظر عام پر آیا تو وہ Jigsaw جو مبارک ظفر صاحب نے اپنے قارئین کے سامنے کئی سال سے رکھ چھوڑا تھا دفعتاً یکجا ہو گیا۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ Jigsaw کا یکجا ہو جانا ہی کافی نہیں ہوتا بلکہ یکجا ہو کر سامنے کیا آتا ہے، کیا منظر ابھرتا ہے، کیا تصویر بنتی ہے، اصل لطف اس چیز کا ہوتا ہے۔

''صحیفۂ عشق'' ایک خوبصورت تصویر ہے۔اس تصویر کی Colour Scheme میں مبارک ظفر صاحب نے جو بنیادی رنگ استعمال کئے ہیں وہ عشق مجازی اور عشق حقیقی کے رنگ ہیں۔جماعت احمدیہ کے یہاں عشق کا تصور کچھ مختلف ہے۔یہاں عشق مجازی اور عشق حقیقی ایک ہی کیفیت کے دو پہلو ہیں۔عام دنیا میں عشق مجازی اور عشق حقیقی کے لئے سیڑھی کی تمثیل استعمال کی جاتی ہے مگر جماعت احمدیہ میں دائرے کی تمثیل زیادہ بہتر ہے۔

چوہدری محمد علی صاحب نے جو یہ لکھا ؎

تیری دنیا دائرہ در دائرہ در دائرہ
دائروں کے دیس میں ہم نے سفر تنہا کیا

تو یہاں تنہا سے مراد فیض والی تنہائی نہیں بلکہ جماعت احمدیہ کی یکتائی ہے۔عشق مجازی اور عشق حقیقی کے اس دائرے میں جماعت احمدیہ واحد جماعت ہے جو احسن طریق پر سفر کر رہی ہے۔خلیفۃ المسیح، حضرت مسیح موعودؑ، آنحضرت ﷺ اور خدائے وحدہ لاشریک محبت کا آغاز کہیں سے بھی کر کے دیکھیں تو خود کو عشق کے ایک دائرے میں سفر کرتا ہوا پائیں گے۔ ہر مقام پر آپ یہی کہیں گے کہ ؎

سلسلے اس سے جو مل جائیں تو ٹھیک
ورنہ جھوٹے ہیں یہ سب نام ونسب
(علیم)

مبارک ظفر بھی ایک احمدی شاعر ہیں۔ بلکہ ''صحیفۂ عشق'' پڑھیں گے تو آپ کہیں گے کہ اچھے احمدی اور اچھے شاعر ہیں۔ ؎

اے خدائے دنیا و آخرت، تیرے نام سارے حسیں مگر
وہ جو نام تجھ کو عزیز ہے، مَیں وہ نام لے کر پکارلوں
اسے دو جہان کی نعمتیں، تیری خاکِ پا سے عطا ہوئیں
وہ ملوک و شاہ کا ناز ہے، جو غلام ہے تیرے ذکر کا
وہ زمانہ جس کا رہا منتظر زمانوں سے
اترتے دیکھ لیا اس کو آسمانوں سے

غرض مبارک ظفر صاحب بھی محبت کے اس بے انت دائرے کے مسافر ہیں۔

عموماً شعراء کے بارہ میں کہا جاتا ہے کہ فلاں دھیمے مزاج کا شاعر ہے، فلاں کے کلام میں انقلاب ہے، فلاں رومانیت پسند ہے مگر مبارک ظفر صاحب کے بارہ میں ایسا کچھ کہنا آسان نہیں۔ ''صحیفۂ عشق'' ملے جلے محسوسات کا حسین امتزاج ہے۔کہیں رومانویت، کہیں للکار، کہیں پکار، کہیں آہ و بکا۔مگر رویّہ اور سمت ایک ہے۔ وہ رویہ اور سمت کیا ہے؟ یہ آپ ''صحیفۂ عشق'' پڑھیں اور خود بتائیں۔

❁❁❁❁❁

DARFUR ڈارفر سوڈان کا مخمصہ

(زبیر خلیل خان۔ جرمنی)

پچھلے کافی عرصہ سے سوڈان کے ریجن ڈارفر کا مسئلہ دنیا بھر میں زیر بحث آرہا ہے۔بعض رپورٹوں کے مطابق یہاں ایک ملین سے زائد افراد ظلم وستم کی وجہ سے کسمپرسی کی حالت میں زندگی گزار رہے ہیں اور بڑی تعداد میں ہمسایہ ملک 'چاڈ' کی طرف ہجرت کر رہے ہیں۔

ڈارفر کا ریجن شمالی، جنوبی اور مغربی ڈارفر پر مشتمل ہے۔یہ علاقہ سوڈان کے مغربی حصہ میں واقع ہے جہاں سوڈان کی سرحدیں ملک چاڈ سے ملتی ہیں۔ سوڈان کی 25 ملین آبادی میں سے ایک چوتھائی اس ریجن میں رہتی ہے۔ڈارفر کے ریجن کی بڑی تعداد اور مختلف افریقی لسانی گروپس پر مشتمل ہے۔بڑی افریقی لسانی گروپس Masalit، Fur اور Zaghawa زبانیں بولتے ہیں۔اسی طرح عربی بولنے والے بھی خاصی بڑی تعداد میں اس ریجن میں آباد ہیں۔

ڈارفر کے علاقہ میں رہائش پذیر عربی اور غیر عربی بولنے والی قومیتوں میں سن 2002ء سے جاری چپقلش میں بہت زیادہ اضافہ ہو گیا ہے۔فروری 2003ء میں ایک گروپ جو کہ اپنے آپ کو SLA یا سوڈان لبریشن آرمی کہلاتا ہے اس نے ہتھیار اٹھا لئے اور لڑائی مارکٹائی میں مشغول ہو گیا۔اس گروپ نے ہتھیار اٹھانے کی وجہ یہ بتلائی کہ حکومت اقلیتی لسانی قومیتوں کا تحفظ کرنے میں چونکہ ناکام ہے اور ڈارفر کے علاقہ میں ان قومیتوں کو خطرہ ہے لہذا اپنے دفاع کے لئے انہوں نے اپنے آپ کو مسلح کر لیا ہے۔ڈارفر کے علاقہ میں سوڈان لبریشن آرمی کی طرف سے جب خانہ جنگی کا آغاز کیا گیا تو بعض مکاتب فکر کے مطابق سوڈانی حکومت نے اس لبریشن آرمی کی یلغار روکنے کے لئے ایک عرب ملیشیا قائم کر کے اسے ہتھیار فراہم کر دئے۔تاہم سوڈانی حکومت آج تک اس نقطہ نظر سے متفق نہیں ہے کہ اس نے عرب ملیشیا کو ہتھیار فراہم کئے ہیں۔ان کا نقطہ نظر یہ ہے کہ سوڈان میں ہر قومیت کو خانہ جنگی کے خلاف اپنے دفاع کے لئے ہتھیار رکھنے اور اٹھانے کا حق ہے۔ اور اگر عرب ملیشیا نے ہتھیار اٹھائے ہیں تو انہوں نے یہ اپنے دفاع کی خاطر اٹھائے ہیں۔

اس قضیہ کو حل کرنے کے لئے علاقہ کی ایک تنظیم IGAD کی زیر نگرانی کینیا میں سوڈان کی حکومت اور لبریشن آرمی کے نمائندگان کے درمیان بات چیت کی کاوشیں کی گئیں۔گفتگو میں کئی نقاط پر سمجھوتہ ہو گیا جس میں شمالی اور جنوبی سوڈان سے کمائی جانے والی تیل کی دولت کا معاملہ بھی شامل تھا۔ تاہم خرطوم کے ساتھ ساتھ مرکزی سوڈان کے علاقہ Nuba Mountain جنوبی نیل کے دریا کا علاقہ اور تیل کی دولت سے مالامال علاقہ Abyei میں شریعت کے قوانین کے نفاذ کا مسئلہ ابھی تک حل طلب ہے۔کینیا کے علاوہ چاڈ کے علاقہ Najemea میں بھی سوڈانی حکومت اور ایک دوسرے کے خلاف برسرپیکار SLA اور عرب ملیشیا کے نمائندگان میں گفتگو جاری ہے۔تاہم عرب ملیشیا جس کو Jajweid کہا جاتا ہے اس کے بارہ میں اکثر شکایات سننے میں آرہی ہیں کہ وہ غیر عرب زبان بولنے والی قومیتوں کے بچوں اور خواتین کو ظلم وستم کا نشانہ بنا رہے ہیں۔

چاڈ میں ہجرت کر کے آنے والے اقلیتی گروپس کے نمائندگان نے بھی الزام لگایا ہے کہ سوڈانی حکومت کی افواج باقاعدہ طور پر عرب ملیشیا کی مدد کر رہی ہیں اور باقاعدہ منصوبہ بندی کے تحت غیر عرب افریقن قبائل کو ڈارفر کے علاقہ سے بے دخل کیا جارہا ہے۔

حال ہی میں UNO کے Coordinator مسٹر Mukesh Kapila نے بھی کہا ہے کہ ڈارفر میں ہونے والے مظالم سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ زیادتیاں مخصوص افریقی قبائل کے خلاف جاری ہیں اور اسی وجہ سے یہ Ethnic Cleansing کے زمرہ میں آتی ہیں۔

تاہم سوڈانی حکام کے نمائندہ عبدالرحمٰن ابوداؤد کے مطابق ڈارفر کی صورتحال کو بین الاقوامی میڈیا میں غلط رنگ میں پیش کیا جارہا ہے۔ ان کے علاقہ میں مختلف قبائل میں چپقلش ضرور موجود ہے تاہم Ethnic Cleansing کا الزام قطعاً غلط اور بے بنیاد ہے۔

اسی طرح سوڈان سے امدادی کمیشن کے سربراہ ڈاکٹر سولا الدین الصالح نے بھی بین الاقوامی میڈیا پر غلط رپورٹنگ کا الزام لگایا ہے۔ان کے مطابق اگر حکومت عرب ملیشیا کی مدد کر بھی رہی ہے تو ایک اندرونی سیاسی مسئلہ حل کرنے کی کوشش کر رہی ہے اور اس کو کسی صورت میں Ethnic Cleansing نہیں کہا جاسکتا۔ ان کے مطابق ڈارفر کے علاقہ میں مختلف قبائل آباد ہیں اور اگر ایک قبیلہ کے خلاف دوسرا قبیلہ ہتھیار اٹھاتا ہے تو پھر پہلے قبیلے کو بھی اپنے دفاع کے لئے ہتھیار اٹھانے کا حق حاصل ہے۔اور یہ طریق سوڈان میں بہت عرصہ سے جاری ہے۔

حال ہی میں UNO افریقی اور مغربی ممالک کی کاوشوں کے نتیجہ میں افریقن ممالک کی افواج پر مشتمل امن دستے سوڈان بھجوائے جارہے ہیں جو امن قائم رکھنے میں مدد دیں گے۔امید ہے کہ ان کاوشوں کے نتیجہ میں سوڈان میں دوبارہ امن وسکون قائم ہو جائے گا۔ دنیا بھر میں مسلمان ممالک خانہ جنگی اور دیگر مسائل میں اضافہ کیا جارہا ہے۔سوڈان کا مسئلہ بھی اسی سلسلہ کی کڑی ہے۔ خدا کرے کہ مسلمان حکمران عقل اور سمجھ سے کام لے کر اپنے مسائل کو حل کر لیں تا کہ غیر مسلم قوموں کی سازشوں اور تضحیک کا نشانہ نہ بنیں۔

❁❁❁❁❁

مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ کے سہ روزہ سالانہ اجتماع کا کامیاب انعقاد

مجلس شوریٰ، مختلف علمی و ورزشی مقابلہ جات، باربی کیو

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اختتامی خطاب میں خدام کو جھوٹ کے خلاف جہاد، عہدوں کی پابندی اور نمازوں کے قیام کی طرف خصوصی توجہ دینے کی تاکیدی نصائح

(رپورٹ: واصف احمد انصاری)

اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے مجلس خدام الاحمدیہ یو۔کے۔ کو امسال اپنا سالانہ نیشنل اجتماع بمقام اسلام آباد بتاریخ 17-18 اور 19 ستمبر 2004ء منعقد کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ۔

اس اجتماع کے لئے ایک اجتماع کمیٹی تشکیل دی گئی جس نے چیئرمین مکرم طارق احمد صاحب بی ٹی کی نگرانی میں اپنا کام پچھلے سال ماہ دسمبر سے ہی شروع کر دیا تھا۔ اس کمیٹی کے تحت مختلف کمیٹیاں تشکیل دی گئیں جن کے سپرد مختلف کام کئے گئے اور ہر کمیٹی نے اپنے اپنے کام کو پوری محنت اور لگن کے ساتھ احسن رنگ میں سرانجام دیا۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے۔ آمین

اجتماع کا آغاز 17 ستمبر کو نماز جمعہ کے ساتھ ہوا۔ نماز جمعہ کے بعد مجلس شوریٰ کا اجلاس زیر صدارت مکرم مرزا فخر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ یو۔کے۔ منعقد ہوا۔

شوریٰ کے پہلے اجلاس کے بعد مکرم امیر صاحب یو۔کے نے حاضرین اجتماع سے خطاب فرمایا اور افتتاحی دعا کروائی۔ اور یوں اجتماع کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ بعدۂ سب کمیٹیوں کے اجلاس ہوئے جو رات دیر تک جاری رہے۔

اجتماع کے دوسرے روز نماز ظہر و عصر کے بعد مکرم مرزا فخر احمد صاحب صدر صاحب خدام الاحمدیہ یو کے نے بھی خدام و اطفال سے خطاب فرمایا۔

مجلس خدام الاحمدیہ یو۔کے۔ کو یہ سعادت حاصل ہوئی کہ اس اجتماع کے دوسرے دن شام کو سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بنفس نفیس اجتماع میں رونق افروز ہوئے۔ حضور نے لوائے خدام الاحمدیہ لہرایا اور مکرم صدر صاحب خدام الاحمدیہ یو۔کے۔ نے برطانیہ کا قومی پرچم لہرایا۔ پیارے آقا نے اس کے بعد اجتماعی دعا کروائی اور نماز مغرب و عشاء پڑھائی۔

اس موقع پر خدام نے روایتی طور پر باربی کیو کا انتظام کیا تھا۔ انگلستان کے مختلف ریجنز نے اپنے اپنے باربی کیو لگائے اور حضور انور اور مہمانوں کے لئے مرکزی طور پر باربی کیو کا انتظام کیا گیا تھا۔ پیارے آقا نے خدام کی دعوت کو قبول فرماتے ہوئے تشریف لا کر اس باربی کیو کی رونق کو دوبالا کیا۔ یہ پروگرام رات گئے تک جاری رہا۔

اس اجتماع کے دوران خدام اور اطفال کے مختلف علمی اور ورزشی مقابلے ہوئے۔ اور مارشل آرٹس کا ایک نمائشی مظاہرہ بھی منعقد ہوا۔

مجلس خدام الاحمدیہ یو۔کے۔ کی خوش بختی ہے کہ اس اجتماع کے تیسرے اور آخری روز سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس اجتماع میں بہ نفس نفیس تشریف لا کر اس اجتماع کو برکت بخشی۔ اس دن خدام و انصار کے مابین کبڈی اور رسہ کشی کے میچ ملاحظہ فرمائے۔

حضور انور نے اس موقع پر سیب کا ایک پودا اپنے دست مبارک سے لگایا۔ اس کے بعد ممبران مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ یو۔کے۔ اور قائدین کو شرف مصافحہ بخشا۔ بعدہ ممبران مجلس عاملہ، قائدین اور اجتماع کمیٹی کے ساتھ تصاویر بنوائیں۔

نماز ظہر و عصر کے بعد اختتامی اجلاس کی کارروائی حضور انور ایدہ اللہ کی صدارت میں شروع ہوئی تلاوت قرآن کریم کے بعد حضور انور نے تمام خدام سے عہد لیا۔ نظم کے بعد حضور انور نے مقابلوں میں اول آنے والوں کو انعامات سے نوازا۔ اس کے بعد حاضرین سے خطاب فرمایا۔

حضور انور نے خدام کو نصیحت فرمائی کہ وعدہ خلافی بھی جھوٹ ہی ہے، اس سے بچنا چاہئے۔ حضور نے اس خطاب میں یہ بھی فرمایا تمام خدام کو چاہئے کہ مساجد اور مراکز نماز میں حاضر ہو کر نمازیں ادا کریں۔ خصوصیت سے فجر، مغرب اور عشاء کی نمازیں۔ حضور نے نمازوں کے بعد درس کے اہتمام پر بھی زور دیا اور فرمایا کہ جہاں خدام الاحمدیہ قائدین سے رپورٹس میں یہ پوچھتی ہے کہ کتنے خدام باقاعدہ نماز پڑھ رہے ہیں یہ بھی دریافت کریں کہ درسوں میں کتنے خدام حاضر ہو رہے ہیں۔

آخر میں حضور نے اجتماعی دعا کروائی اور اس کے ساتھ ہی یہ بابرکت اجتماع اپنے اختتام کو پہنچا۔

اس اجتماع میں خدام اور اطفال کی حاضری 2028 تھی جبکہ یہ حاضری گزشتہ سال 1962 تھی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام خدام کو اپنے پیارے آقا کی ہدایات پر صدق دل سے عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

❁❁❁❁❁

THOMPSON & CO SOLICITORS

Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality,
Conveyancing & Employment,
Welfare Benefits, Personal Injury,
Family & Ancillary Proceedings,,
Wills & Probate, Criminal Litigation .

Contact:

Anas A.Khan, John Thompson Solicitors

1st floor 48 Tooting High Street
London SW17 0RG

Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005
Fax: 020 8871 9398
Mobile: 0780-3298065

نماز جنازہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 15/اکتوبر کو بعد نماز عصر مسجد فضل لندن کے احاطہ میں **مکرم شیخ عبد المنان صاحب** (ابن مکرم شیخ عبد الرحمان صاحب کپورتھلوی) کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔

مکرم شیخ عبدالمنان صاحب 13/اکتوبر 2004ء کو یو کے میں اپنے بیٹے مکرم ھبۃ الرحمان صاحب کے پاس حرکت قلب بند ہونے سے وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّـا اِلَیْـہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم مکرم شیخ عبدالوہاب صاحب مرحوم سابق امیر جماعت اسلام آباد کے بھائی تھے اور مکرم نعمت اللہ بشارت صاحب مربی سلسلہ وکالت تبشیر ربوہ کے خسر تھے۔ آپ موصی تھے۔ مرحوم نے بعد از ریٹائرمنٹ تحریک جدید ربوہ میں بھی خدمت کی توفیق پائی۔

اس کے ساتھ ہی درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب بھی ادا کی گئی۔

(1) مکرم شیخ عبدالمنان صاحب کی اہلیہ **مکرمہ امۃ الحئی صاحبہ** (بنت مکرم شیخ محبّ الرحمان صاحب صحابی) 26/جون 2004ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئی تھیں۔ اِنَّـا لِـلّٰـہِ وَ اِنَّـا اِلَیْـہِ رَاجِـعُـوْن۔ مرحومہ نیک سیرت، پرہیزگار اور خوش مزاج طبیعت کی مالک تھیں۔ آپ موصیہ تھیں بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔ انہوں نے اپنے پیچھے 2 بیٹیاں اور 2 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(2) **مکرم مولانا صوفی محمد اسحاق صاحب** (مربی سلسلہ) مورخہ 4/اگست 2004ء کو بوقت عصر وفات پا گئے۔ اِنَّـا لِـلّٰـہِ وَ اِنَّـا اِلَیْـہِ رَاجِـعُـو ن۔ آپ بیت السلام دارالعلوم غربی میں نماز عصر پڑھنے کے لئے گئے تھے کہ ہارٹ اٹیک کی وجہ سے وہاں ہی وفات ہو گئی۔ آپ کی عمر تقریباً 81 سال تھی۔۔ آپ نے 15/اگست 1945ء کو زندگی وقف کی۔ 26/نومبر 1945ء کو خدمت دین کے لئے سیرالیون تشریف لے گئے۔ اس کے بعد آپ کو لائبیریا، کینیا اور یوگینڈا میں بھی خدمات کی توفیق ملی۔ اسی طرح آپ کو دفاتر تحریک جدید میں مفوضہ امور نیز جامعہ احمدیہ میں تدریس کا فریضہ بجالانے کی سعادت عطا ہوئی۔

آپ کی نماز جنازہ مورخہ 7/اگست 2004ء بروز ہفتہ صبح 10 بجے احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں ادا کی گئی اور پھر بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔

❁❁❁❁❁

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 19/اکتوبر 2004ء کو قبل از نماز ظہر **مکرم کلیم احمد ملک صاحب** (ابن مکرم حضرت بشیر احمد ملک صاحب صحابیؓ) کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔

مکرم کلیم احمد صاحب 14/اکتوبر 2004ء کو یو۔کے۔ میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّـا لِلّٰہِ وَ اِنَّـا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ یو۔کے۔ جماعت کے ایک بہت پرانے اور مخلص ممبر تھے۔ مرحوم کے والد اور دادا حضرت ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب دونوں صحابی تھے۔ آپ کو دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا۔ مکرم مظفر کلارک صاحب جو کہ برمنگھم جماعت کے ممبر ہیں انہی کے ذریعہ جماعت میں داخل ہوئے۔

اس کے ساتھ ہی **مکرمہ فہمیدہ بٹ صاحبہ آف ربوہ** کی نماز جنازہ غائب بھی ادا کی گئی۔

مکرمہ فہمیدہ بٹ صاحبہ 4/اگست کو چند ماہ بیمار رہنے کے بعد ربوہ میں وفات پا گئیں۔ اِنَّـا لِلّٰہِ وَ اِنَّـا اِلَیْـہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ ملک سلیم احمد صاحب صدر جماعت لیسٹر اور چیئرمین احمدی لائیرز ایسوسی ایشن کی خوش دامنہ تھیں۔ نہایت دعا گو، غریبوں اور ضرورتمندوں کا خیال رکھنے والی مخلص خاتون تھیں۔ آپ نے کئی سال تک لجنہ میں سیکرٹری مال کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرمائے۔ درجات بلند کرے اور جنت الفردوس میں جگہ دے۔ نیز ان کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

❁❁❁❁❁

مڈغاسکر کے ساتویں جلسہ سالانہ کا بابرکت انعقاد

رپورٹ: مظفر احمد سدھن۔ مبلغ انچارج مڈغاسکر

جماعت احمدیہ مڈغاسکر کا ساتواں جلسہ سالانہ مورخہ 8، 9 اور 10 اکتوبر بروز جمعہ، ہفتہ اتوار تین مختلف جگہوں پر منعقد ہوا۔ جماعت احمدیہ ماریشس کے جنرل سیکرٹری مہمان خصوصی تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے احباب کئی سو کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے شامل ہوئے۔ جلسہ کی حاضری 200 تک رہی۔ اس میں غیر از جماعت بھی شامل تھے۔ پہلے روز شام کے وقت سوال و جواب کی مجلس ہوئی۔ دوسرے اجلاس میں ایک پریس کانفرنس ہوئی جس میں جماعت احمدیہ کا تعارف پیش کیا گیا۔ ریڈیو پر ملاگاشی زبان میں دو مختلف پروگرام نشر ہوئے۔ اور مڈغاسکر کے مشہور ٹی وی نے بھی دو مرتبہ پروگرام دکھائے۔

دوسرے روز نماز ظہر و عصر کے بعد اجلاس ہوا جس میں صدر صاحب نے ملاگاشی زبان میں جلسہ سالانہ کے اغراض و مقاصد بیان کئے۔ اور جماعت احمدیہ پر اللہ تعالیٰ کے افضال کا ذکر فرمایا۔ اسی طرح نظمیں بھی پڑھی گئیں۔

10/اکتوبر کو تیسرے اور آخری سیشن میں بعض تقاریر ہوئیں جن میں قرآن کریم اور احادیث کے حوالے سے مالی قربانی اور بائبل میں آنحضرت ﷺ کا مقام پر تقاریر شامل تھیں۔

قارئین دعا کریں اللہ تعالیٰ یہ جلسہ ہم سب کے لئے بہت ہی بابرکت اور باثمر بنائے۔ آمین

❁❁❁❁

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ ہمارا پتہ یہ ہے:

AL-FAZL DIGEST, 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL U.K.

"الفضل ڈائجسٹ" کی ویب سائٹ کا پتہ یہ ہے:-

http://www.alislam.org/alfazal/d/

حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۲۱؍جون ۲۰۰۴ء میں مکرم ڈاکٹر کریم اللہ زیروی صاحب کے قلم سے مختلف عناوین کے تحت حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کا ذکر خیر شامل اشاعت ہے۔

مجلس انصار اللہ

۱۹۹۰ء کی دہائی کے شروع میں امریکہ کی مجلس انصار اللہ کو فعال کرنے میں حضرت میاں صاحب نے ذاتی دلچسپی لینا شروع کی۔ وہ خود سالانہ اجتماع میں شرکت کے لئے نیو یارک تشریف لائے۔ حاضرین سے خطاب کیا اور صدر مجلس کا انتخاب کروایا، نئے عہدیداروں کو ہدایات بھی دیں۔ آپ کی قائدانہ صلاحیتوں اور رہنمائی سے مجلس اپنے موجودہ مقام تک پہنچی ہے۔ چنانچہ جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے مجلس انصار اللہ کو انصار اللہ ہال بنانے کی اجازت نہ دی اور فرمایا کہ اگر امیر صاحب ہال کی ضرورت کو ثابت کریں تو اس معاملہ پر نظر ثانی ہو سکتی ہے تو آپ نے تجویز کی بھرپور سفارش کی اور خاکسار کی طرف سے بیان شدہ ضرورت سے اپنے خط میں پورے اتفاق کا اظہار کیا۔ چنانچہ تجویز کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی منظوری حاصل ہوگئی۔

مختلف انجمنوں کا قیام

آپ نے امریکہ میں کئی انجمنیں قائم کرنے میں بھرپور مدد کی مثلاً احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن اور احمدیہ سائنٹسٹس ایسوسی ایشن۔ پھر ان کے فروغ کے لئے ہمیشہ تعاون فرمایا۔ آپ کی امارت کے دوران میڈیکل ایسوسی ایشن نے گیمبیا، لائبیریا اور سیرالیون کے لئے طبی آلات بھجوائے۔ نیز کئی ایک امریکن ڈاکٹر اور ڈینٹسٹ بھی ان ممالک میں گئے۔ علاوہ ازیں فضل عمر ہسپتال ربوہ کے لئے طبی مشینیں اور نقد عطیات بھی پیش کئے گئے۔

طاہر احمدیہ ایلیمنٹری سکول

کئی مواقع پر مجلس شوریٰ کے نمائندوں نے امریکہ میں جماعت احمدیہ کے اپنے ایک سکول کے قیام میں گہری دلچسپی کا اظہار کیا تھا۔ اس خواہش کے احترام میں میاں صاحب نے ایک کمیٹی قائم کی کہ امریکہ میں ایک پرائمری سکول کے حسن و قبح پر غور کرے۔ مجھے کمیٹی کا چیئرمین مقرر فرمایا۔ کمیٹی نے تقریباً ایک سال کی تحقیق کے بعد سکول پراجیکٹ پر اپنی رپورٹ پیش کی تو آپ نے نیشنل مجلس عاملہ کے ساتھ مشورہ کے بعد اس تجویز کی سفارشات کو مان لیا اور Milwaukee میں اس سکول کے قیام کی منظوری عنایت فرمائی۔ یہ سکول کامیابی سے جاری ہے۔

تعلیمی وظائف گرانٹ اور قرضے

میاں صاحب نے احمدی طلباء کے لئے تعلیمی وظائف، گرانٹ اور قرضوں کا پروگرام جاری کیا۔ پہلے سال میں دس ہزار ڈالر کے وظائف اور گرانٹ جاری کی گئی۔ بعد ازاں امیر صاحب نے از خود ان کو ہر سال بڑھانا شروع کر دیا۔ چنانچہ یہ رقم بڑھ کر 1999ء میں 20 ہزار ڈالر، 2000ء میں 40 ہزار ڈالر، 2001ء میں 80 ہزار ڈالر اور 2002ء میں ایک لاکھ ڈالر تک ہوگئی۔ جب میاں صاحب نے درخواستوں کا جائزہ لینے کے لئے ایک کمیٹی قائم کرنے کا ارادہ کیا تو مجھے ممبران تجویز کرنے کو کہا۔ میں نے دو ایسے ممبران بھی تجویز کر دیئے جو ایک ہی خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ نے ان میں سے ایک نام لے لیا اور فرمایا کہ دونوں خواہ کتنے ہی لائق اور موزوں کیوں نہ ہوں، ایک ہی خاندان کے افراد نہیں ہونے چاہیں۔

جماعتی میٹنگز

نیشنل عاملہ کی میٹنگ ہوتی یا مجلس شوریٰ کا اجلاس۔ میاں صاحب بہت آہستگی سے اور محبت بھرے انداز میں بات کرتے۔ بعض اوقات ایسی بات کرتے کہ حاضرین کھکھلا اٹھتے۔ لیکن ماحول کا وقار ہمیشہ برقرار رہتا۔ میاں صاحب فراخ دل تھے۔ دوسروں کی رائے کا ہمیشہ لحاظ کرتے۔ ہاں جماعتی مفاد کا پورا خیال رکھتے۔ آخری عمر میں بھی حافظہ بہت اچھا تھا۔ کسی مسئلہ پر بھی بحث کے دوران اس کا پورا پس منظر ان کے ذہن میں ہوتا۔ گہری نظر تھی چنانچہ پیچیدہ جماعتی معاملات کو عمدگی سے حل کر دیتے اس کے باوجود فیصلہ دینے میں پوری احتیاط فرماتے۔ سب متعلقہ افراد کے مشورہ کو سنتے پھر فیصلہ کا تجزیہ کرتے اور فیصلہ دیتے۔

آپ تمام جماعت بالخصوص نوجوانوں کی دینی اور اخلاقی تربیت میں گہری دلچسپی لیتے۔ چنانچہ جلسہ سالانہ ہوتا یا انصار اور خدام کے اجتماعات، وہ اپنے خطاب میں احباب جماعت کی مذہبی اور اخلاقی تربیت پر خاص زور دیتے۔ اپنی تقریر کو قرآن و حدیث، ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ اور ارشادات خلفاء احمدیت کے حوالوں سے مزین فرماتے۔

طیارہ بردار بحری بیڑہ

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۹؍جولائی ۲۰۰۴ء میں مکرم پروفیسر طاہر احمد نسیم صاحب نے طیارہ بردار بحری بیڑے کے بارہ میں معلومات بیان کی ہیں۔

بحری بیڑے کو ائرکرافٹ کیریئر کہتے ہیں۔ عام طور پر اس کی لمبائی ساڑھے تین سو میٹر ہوتی ہے اور اس میں تقریباً ایک سو طیارے، چھ ہزار کی تعداد میں پائلٹ۔ بحری جہاز کا عملہ اور دیگر فوجی جوان اور اور کارکنان موجود ہوتے ہیں۔ اس کی کئی منزلیں ہوتی ہیں۔ اوپر والا Deck یا تختہ جہازوں کے اڑانے اور لینڈ کرنے کے کام آتا ہے۔ اس سے نچلی منزل میں جہازوں کو سٹور کیا جاتا ہے اور اسی جگہ ان کی سروس اور مرمت کا بندوبست بھی ہوتا ہے۔ بیڑے میں جہازوں کے پائلٹوں اور دیگر کارکنان کے لئے رہائش، ضروریات کے کمرے، کھانے پینے کا راشن، جہازوں کا اسلحہ بارود اور راکٹ وغیرہ سب کچھ موجود ہوتا ہے۔ اس جہاز کا سارا سسٹم ایٹمی ری ایکٹر کی بدولت ہر لحاظ سے خود کفیل ہوتا ہے۔ نیز میزائل بھی موجود ہوتے ہیں جو زمین سے زمین اور زمین سے فضا اور فضا سے فضا اور فضا سے زمین اور زیر آب آبدوزوں کو نشانہ بنانے کی پوری صلاحیت رکھتے ہیں۔ چونکہ اس کی رفتار زیادہ تیز نہیں ہوتی اور اس کا اپنا دفاعی نظام زیادہ لمبے فاصلوں کا نہیں ہوتا اس لئے اس کی حفاظت اور مدد کیلئے اس کے جلو میں ایٹمی آبدوزیں، بمبار طیارے اور فائٹر جہاز بھی ہوتے ہیں۔

بیڑے کا رن وے چونکہ بنیادی طور پر ہوائی طاقت کا مرکز ہوتا ہے اس لئے اس میں جہازوں کی کارکردگی سب سے زیادہ نمایاں حیثیت رکھتی ہے۔ عام حالات میں ہوائی جہاز نچلی منزل میں ہینگرز کے اندر محفوظ کھڑے ہوتے ہیں۔ بوقت ضرورت جہاز کو Elevators کے ذریعہ اوپر کی منزل پر لایا جاتا ہے۔ رن وے کی لمبائی تین سو فٹ ہوتی ہے جبکہ عام طور پر جہاز کو اترنے اور پرواز کرنے کے لئے تین ہزار فٹ کے رن وے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس کا حل یہ نکالا گیا ہے کہ ایک تو ہوائی جہاز کو اڑاتے اور لینڈ کراتے وقت بحری بیڑا پوری رفتار سے چلتی ہوئی ہوا کے مخالف رخ پر چلایا جاتا ہے۔ ہوا کی رفتار میں اضافہ ہونے سے جہاز کم رفتار پر ہی پرواز کے قابل ہو جاتا ہے۔ دوسرے رن وے کے آخر پر منجنیق بھی لگی ہوتی ہے جو غلیل کے اصول پر کام کرتے ہوئے جہاز کو مزید دھکا دے دیتی ہے۔

اس کے علاوہ رن وے کے سرے پر لمبے رُخ کے تار لگے ہوئے ہیں۔ جہاز کے لینڈ کرتے وقت جہاز میں سے Hook یا کنڈے سے باہر نکلتے ہیں جو تاروں کے ساتھ پھنس جاتے ہیں اور یوں ان سے رگڑ کھاتے یہ کنڈے جہاز کو کم جگہ کے اندر رک جانے میں مدد دیتے ہیں۔ مزید انتظام یہ کیا جاتا ہے کہ لینڈ کرنے والا رن وے بحری جہاز سے باہر کی طرف کو ایک تکون کی صورت میں نکلے ہوئے حصہ پر بنایا جاتا ہے تاکہ اگر پائلٹ اپنے جہاز کو پورے کنٹرول کے ساتھ عین رن وے کے چھوٹے سے حصہ میں روک نہ سکے تو وہ آگے کھڑے دوسرے جہازوں میں نہ جا لگے۔ ایسی صورت میں پائلٹ جہاز کو دوبارہ ہوا میں اٹھا لیتا ہے کیونکہ آگے کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی۔

طیارہ بردار بیڑے میں پرواز کرنے اور لینڈ کرنے کے خاص سسٹم کے علاوہ عام طور پر خاص قسم کے طیارے استعمال ہوتے ہیں جنہیں V/STOL طیارے کہا جاتا ہے۔ یہ لفظ مخفف ہے Vertical/Short Take off and Landing کا۔ یہ جہاز چاند پر اترنے والے مصنوعی سیارے کی مانند اپنی نچلی جانب تیز دباؤ سے گیس خارج کرکے مخصوص جگہ پر اترنے اور وہیں سے بغیر دوڑنے کے پرواز کر جانے کے اصول پر عمل کر سکتا ہے۔ نیز اس طیارے میں بمبار اور فائٹر دونوں صلاحیتیں موجود ہیں۔

بیڑے کے داہنی جانب اس کا مرکزی ڈھانچہ جسے Island کہا جاتا ہے واقع ہے جس میں بیڑے کا کنٹرول سسٹم، مواصلاتی رابطہ کا یونٹ، ریڈار اور ایٹمی ری ایکٹر واقع ہے۔ بحری بیڑے میں اپنی توپوں اور راکٹوں کے علاوہ اس کا پورا Carrier Task Force کا قافلہ اس کے ہمراہ تیار چلتا ہے۔ اس قافلہ میں دیگر چھوٹے بحری جہاز، تباہ کن جنگی جہاز اور آبدوزیں شامل ہیں۔ اس طرح یہ طیارہ بردار بیڑہ اپنی ذات میں مکمل فوجی چھاؤنی کی حیثیت رکھتا ہے۔

مکرم چوہدری عبدالغفور صاحب

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۲؍جولائی ۲۰۰۴ء میں مکرم چودھری عبدالغفور صاحب کا ذکر خیر مکرم محمد محمود طاہر صاحب کے قلم سے شامل اشاعت ہے جن کی وفات ۲۱؍فروری ۲۰۰۴ء کو ۸۷ سال کی عمر میں ربوہ میں ہوئی۔

آپ ۱۹۱۷ء میں مکرم چودھری بدرالدین صاحب پٹواری نہر آف گورداسپور کے ہاں پیدا ہوئے۔ ۱۹۳۴ء میں لالیاں سے میٹرک پاس کیا۔ پھر ائیر ہیڈ کوارٹرز دہلی میں سروس کا آغاز کیا۔ قیام پاکستان کے بعد محکمانہ طور پر ہی پشاور آگئے۔ ایک سال بعد آپ کا دفتر کراچی میں منتقل ہوگیا جہاں آپ کا قیام ماڑی پور میں تھا۔ اس دوران آپ تین سال اپنی جماعت کے صدر بھی رہے۔ ۱۹۵۹ء میں تبادلہ پشاور ہوگیا تو یہاں بھی جماعتی خدمات کا سلسلہ جاری رہا اور محلّہ فقیر آباد میں کئی سال خدمت کی توفیق پائی۔ ۱۹۷۶ء میں ائیر فورس سے ریٹائرڈ ہونے کے بعد آپ مستقل طور پر ربوہ میں فروکش ہوگئے۔

۱۹۷۷ء میں خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں آپ کا تقرر ہوا۔ شعبہ اطفال میں جانفشانی اور محنت کے ساتھ کام کی توفیق پاتے رہے۔ اس دوران پہلے اپنے محلّہ کے سیکرٹری امور عامہ اور پھر دس سال تک صدر محلّہ رہے۔ دفاتر خدام الاحمدیہ سے اٹھارہ سال کی خدمت کے بعد بوجہ بیماری فارغ ہوئے۔

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۱۹؍اپریل ۲۰۰۴ء میں شامل اشاعت مکرم عبدالمنان ناہید صاحب کی بہشتی مقبرہ کے بارہ میں ایک نظم سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

مسیحِ وقت کے انصار چاند کے ہالے
نیازِ عشق کی راتوں میں جاگنے والے
مئے وصال سے مدہوش ہوگئے آخر
خدا کے بندے خدا میں ہی کھو گئے آخر
یہ مقبرہ ہے کہ آرام گاہِ اہلِ جنوں
ملا ہے سیرتِ سیماب کو پیامِ سکوں

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
19th November 2004 – 25th November 2004

Please Note that programme and timings may change without prior notice All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8875 4272 or fax +44 20 8874 8344

Friday 19th November 2004

00:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
00:55 Childrens Class with Hazoor. Recorded on
02:00 Yassarnal Qur'an
02:45 Urdu Mulaqa'at with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Urdu speaking guests. Session 89, recorded on 13th September 1996.
03:55 MTA Sports
04:20 Seerat Sahaba Rasool (saw)
04:55 Childrens Class [R]
06:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:00 Liqaa Ma'al Arab: a sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session No.351. Recorded on 3rd December 1997.
08:05 Siraiki Service. No.31.
08:50 Bengali Mulaqa'at. A Q/A session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Head of the Ahmadiyya Muslim Jama'at with Bangla speaking guests.
09:50 Indonesian Service: variety of programmes.
10:55 Childrens Class [R]
12:00 Tilawaat, Dars-e-Hadith & MTA News
13:00 Live Friday Sermon: Delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, Head of the Ahmadiyya Muslim Jama'at.
14:05 Bengali Mulaqa'at : Bengali speaking guests with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra).
15:05 Friday Sermon [R]
16:10 Seerat Sahaba Rasool.
16:45 Interview: an interview with Chaudhry Muhammad Ali.
17:40 Sydney Motor Show
18:20 Urdu Mulaqa'at. Session 89 [R]
19:30 Liqaa Ma'al Arab: Session. 351
20:40 Yassarnal Quran [R]
21:15 Friday Sermon [R]
22:20 Sydney Motor Show
22:55 Urdu Mulaqa'at [R]

Saturday 20th November 2004

00:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
01:00 Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 19th November 2004.
02:00 Tehrik Waqf-e-Nau. Programme No.2.
02:35 Question & Answer Session in Urdu. Recorded on
03:45 Kehkashaan
04:20 Moshaairah: An evening of Poetry
05:20 Ashab-e-Ahmad
06:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith, MTA News
06:45 Liqaa Ma'al Arab: Question and Answer session in Arabic & English with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Session No.352. Recorded on. 4th December 1997.
07:45 Mauritian Service
08:45 Question & Answer Session [R]
09:55 Indonesian Service: variety of programmes
10:55 Friday Sermon [R]
12:05 Tilawaat & MTA News
12:30 Bangla Shomprochar
13:30 Intikhab-e-Sukhan. Recorded on 18th September 2004.
15:00 Children's Class
16:00 Moshaairah [R]
17:05 Kehkashaan[R]
17:35 Ashab-e-Ahmad [R]
18:05 Question & Answer [R]
18:40 Ashab-e-Ahmad
19:30 Liqaa Ma'al Arab: Session 352 [R]
20:30 Children's Class [R]
21:30 Kehkashaan [R]
22:05 Moshaairah [R]
23:05 Question & Answer Session

Sunday 21st November 2004

00:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith, MTA News
01:00 Gulshan-e-Waqf-e-Nau (atfal) with Hazoor. Recorded on 18th January 2004
02:00 Children's corner
02:15 Question and Answer Session with Hadhrat Khalifatul Masih IV and English speaking guests.
03:45 Piyare Mehdi Ki Piyaree Baatein
04:25 Seerat Masih Maud
04:55 Gulshan-e-Waqf-e-Nau (atfal) [R]
06:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News.
07:00 Liqaa Ma'al Arab: a sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session No.353. Recorded on 9th December 1997.
08:05 Spanish Service. Translation of Hazoors address to lajna from Canada Jalsa Salana 2004. recorded on 3rd July 2004.
08:55 Question and Answer Session [R]
10:15 Indonesian Service
11:15 Piyare Mehdi Ki Piyaree Batein [R]
12:00 Tilawaat, Dars & MTA News
13:05 MTA Variety [R]
14:00 Bangla Shomprochar
15:00 Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V. Recorded on 19th November 2004.
16:10 Gulshan-e-Waqf-e-Nau (atfal) [R]
17:15 Seerat Masih Maud [R]
17:45 Question and Answer Session [R]
19:35 Liqaa Ma'al Arab: Session 353 [R]
20:40 Gulshan-e-Waqf-e-Nau (atfal) [R]
21:40 Children's Corner [R]
22:00 Seerat Masih Maud [R]
22:40 Question and Answer Session [R]

Monday 22nd November 2004

00:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith MTA News & Dars-e-Hadith
00:50 Children's Class with Hazoor. Recorded on 13th September 2003.
01:50 Children's Programme
02:20 Question and Answer Session with Hadhrat Khalifatul Masih IV and English speaking guests.
02:25 Quiz: Ruhaani Khazaa'en
04:00 Ilmi Khutabaat. Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV on 7th November 1983.
04:55 Children's Class with Hazoor [R]
06:00 Tilawaat, Dars-e-Hadith & MTA News [R]
07:00 Liqaa Ma'al Arab: a sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session No.354. Recorded on 10th December 1997
08:00 Chinese Service
08:30 MTA Variety
09:00 Rencontre Avec Les Francophones: a weekly studio sitting with French speaking friends with Hadhrat Khalifatul Masih IV.
10:00 Indonesian Service: variety of programmes.
10:55 Children's Class[R]
12:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith, MTA News
12:50 Children's programme [R]
13:25 Medical Matters
14:00 Bangla Shomprochar
15:00 Rencontre Avec Les Francophones [R]
16:00 Friday Sermon delievered by Hadhrat Khalifatul Masih V. recorded on 3rd October 2003.
17:00 Ilmi Khutabaat [R]
17:50 Quiz: Ruhaani Khazaa'en [R]
18:25 Question and Answer Session.
19:30 Liqaa Ma'al Arab: Session . 354[R]
20:30 Friday Sermon [R]
21:30 Children's Programme [R]
22:00 Ilmi Khutabaat [R]
22:55 Question and Answer Session [R]

Tuesday 23rd November 2004

00:05 Tilaawat, Dars, MTA News
00:55 Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V. Recorded on 10th October 2003.
02:05 Waaqifeen-ne-Nau
02:40 Question and answer session with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra).
03:45 Rahe Hadayat: A discussion on the truth of Hadhrat Masih Maud (as).
04:15 Lajna Magazine
04:50 Friday Sermon [R]
06:10 Tilawaat, Dars & MTA News
07:00 Liqaa Ma'al Arab: a sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) & Arabic speaking guests. Session No.355. Recorded on 11th December 1997
08:10 Sindhi Service: various programmes
08:30 Urdu Mulaqa'at with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Urdu speaking guests. Session no.90, recorded on 20th September 1996.
09:35 Seerat Hadhrat Masih Maud (as)
10:00 Indonesian Service
11:00 Rahe Hadayat [R]
11:30 MTA Travel
12:05 Tilaawat, Dars, MTA News
12:55 Around The Globe
13:50 Bengali Service
14:55 Urdu Mulaqa'at: Session 90
16:00 Gulshan-e-Waqf-e-Nau (Nasirat) Class with Hazoor. Recorded on. 21st December 2003.
17:10 Lajna Magazine [R]
17:45 Question and answer Session [R]
18:50 Rahe Hadayat
19:35 Liqaa Ma'al Arab: Session No. 355 [R]
20:40 Waaqifeen-ne-Nau
21:10 Gulshan-e-Waqf-e-Nau (Nasirat) [R]
22:15 Lajna Magazine [R]
22:45 Question and answer session [R]

Wednesday 24th November 2004

00:00 Tilawat, Dars-e-Malfoozat, MTA News
01:00 Gulshan-e-Waqf-e-Nau (Nasirat) with Hazoor. Recorded on 11th January 2004.
02:00 From the Archives: Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra).
03:05 Guldasta
03:45 Question & Answer Session: English Q/A with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra).
04:45 Hamaari Kaa'enaat
05:10 Speeches from Jalsa Salana
06:00 Tilawaat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
07:00 Liqaa Ma'al Arab: a regular sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) with Arabic speaking guests. Session No.356. Recorded on 16th December 1997.
08:05 Swahili Service
09:00 From the Archives: Friday Sermon [R]
10:10 Indonesian Service: a variety of programmes.
11:10 Seerat-un-Nabi (saw)
12:05 Tilawaat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
12:45 Speeches from Jalsa Salana [R]
13:35 Hamaari Kaa'enaat [R]
14:00 Bangla Shomprochar
15:00 From the Archives [R]
16:00 Gulshan-e-Waqf-e-Nau (Nasirat) [R]
17:00 Hamaari Kaa'enat [R]
17:30 Guldasta
18:05 Speeches from Jalsa Salana [R]
18:50 Question and answer session [R]
19:55 Liqaa Ma'al Arab: Session 356 [R]
20:55 Children's Class
21:55 From the Archives [R]
22:55 Question and answer session [R]

Thursday 25th November 2004

00:05 Tilaawat, Ansar Sultan Al Qalm, MTA News.
01:00 Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V. Recorded on 19th November 2004.
02:00 Gulshan-e-Waqf-e-Nau (atfal) with Hazoor. Recorded on 1st February 2004.
03:00 Tarjamatul Qur'an Class: In depth explanations of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Session 72. recorded on 26th July 1995.
04:55 Moshaairah
06:00 Tilawaat, Ansar Sultan Al Qalm, MTA News
07:00 Liqaa Ma'al Arab: A regular sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) with Arabic speaking guests. Session No.357. Recorded on 17th December 1997.
08:05 Pusto Muzakarah
08:45 English Mulaqa'at with Hadhrat Khalifatul Masih IV and English speaking guests. Session no.90. recorded on 17th November 1997.
10:00 Indonesian Service
11:00 Children's Class [R]
12:05 Tilaawat, Ansar Sultan Al Qalm, MTA News
12:55 Friday Sermon
13:50 Bangla Shomprochar
14:50 English Mulaqa'at [R]
16:00 Tarjamatul Qur'an Class [R]
17:15 MTA Travel
17:45 Moshaairah [R]
19:30 Liqaa Ma'al Arab: Session 357 [R]
20:35 Friday sermon [R]
21:35 Children's Class [R]
22:35 Tarjamatul Qur'an Class No. 72[R]

***Please note on MTA2 will be showing French service, German service & Arabic service at 16:00GMT, 17:00GMT & 18:00GMT.**

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol. 11 | Friday November 19 , 2004 | Issue No. 47

حاصل مطالعه

دوست محمد شاهد۔ مؤرخ احمدیت

انبیاء علیہم السلام کی حیرت انگیز قوت خطابت

سیّدنا حضرت مصلح موعودؓ نے 14رستمبر 1934ء کے پُر معارف خطبہ جمعہ کے آغاز میں ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے جب بھی کوئی نبی مبعوث کیا ہے اسے سلاستِ زبان، تقریر کا ملکہ اور قوت گویائی بھی عطا کی ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے جو دعا مانگی اس میں بھی ذکر ہے کہ ﴿ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ ﴾۔ یعنی میری زبان میں جس قسم کی بھی گرہیں ہوں ان کو دور کر دے اور زبان کی گرہ میں لُکنت، آواز کی پستی، الفاظ کی پستی سب چیزیں شامل ہیں۔ پس اس دعا کے معنے یہ ہیں کہ اے خدا! مجھے بلندیٔ آواز عطا فرما اور میرے الفاظ میں طاقت اور شوکت اور اثر پیدا فرما۔ چنانچہ فرعون کے ساتھ آپ کے جو مباحثات ہوئے ان سے یوں معلوم ہوتا ہے کہ آپ چھوٹے چھوٹے اور مختصر جواب دیتے مگر درباریوں پر ایسی ہیبت طاری ہوگئی کہ ان سے کوئی جواب بن نہ پڑا اور آخر وہ مارنے اور ظلم کرنے پر اُتر آئے۔

رسول کریم ﷺ کو بھی ہم دیکھتے ہیں کہ ہزارہا کے مجمع کو آپ ایسی عمدگی کے ساتھ اپنی باتیں سنا دیتے تھے کہ دور بیٹھے ہوئے لوگوں کو بھی آواز پہنچتی تھی۔ آپؐ مسجد میں تقریر فرماتے تو گلی کوچوں میں آپ کی آواز پہنچتی۔ آپ فرماتے بیٹھ جاؤ تو گلی میں چلنے والوں میں سے بعض آپ کی آواز سن کر بیٹھ جاتے۔ غرض وہ نشان والا معجزہ جو سب انبیاء کو دیا گیا اور جس سے کوئی نبی مستثنیٰ نہیں، نہ حضرت موسیٰؑ، نہ حضرت عیسیٰؑ، نہ رسول کریم ﷺ اور نہ اس زمانہ کا مامور، وہ کوئی معمولی بات نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام لاہور میں جب تقریر کرنے کے لئے کھڑے ہوئے تو لاہور کا سب سے وسیع ہال آدمیوں سے بھرا ہوا تھا اور اس قدر اژدہام تھا کہ دروازے کھول دیئے گئے بلکہ باہر قناتیں لگائی گئیں اور وہ بھی سامعین سے بھر گئیں۔ شروع میں تو جیسا کہ عام قاعدہ ہے آپ بول رہے تھے تو ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے آسمان سے کوئی بگل بجایا جا رہا ہے اور لوگ مبہوت بنے بیٹھے تھے۔ تو آواز کی بلندی دینی خدمات کے اہم حالات میں سے ہے۔ پھر معلوم نہیں ہمارے دوست اس طرف کیوں توجہ نہیں کرتے یہ خیال کہ آواز بڑھ نہیں سکتی، غلط ہے۔''

(خطبات جمعہ جلد15صفحہ250،251ناشر فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ۔اشاعت نومبر2002ء)

برّصغیر پاک و ہند کی تبلیغی تاریخ کا ایک سنہری ورق

حضور انور نے 16رنومبر 1934ء کو الہامی سکیم تحریک جدید کے سلسلہ میں پہلا خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں اس کی اہمیت پر تمہیدی طور پر نہایت بصیرت افروز رنگ میں روشنی ڈالی اس ضمن میں یہ بھی بتایا کہ:

''جب ملکانا میں ارتداد شروع ہوا اور تھوڑے ہی عرصہ میں یعنی تقریباً دو مہینہ کے اندر اندر انہوں نے بیس ہزار آدمی مسلمانوں میں سے مرتد کر لئے تو اس وقت لاہور میں ڈھنڈورا پیٹا گیا کہ کیا کوئی مسلمان ملکانوں کی خبرگیری کرنے والا نہیں۔ پھر اشتہار دیئے گئے جن میں لکھا گیا تھا کہ احمدی لوگ کہا کرتے ہیں کہ وہ اسلام کے محافظ ہیں بتائیں کہ کیا ابھی وقت نہیں آیا کہ وہ بیدار ہوں اور اسلام کی حفاظت کریں۔ اس پر میں نے اپنی جماعت میں اعلان کیا تو خدا تعالیٰ کے فضل سے تین سو آدمیوں نے اپنی جانیں پیش کر دیں اور ایک ایک وقت میں سو سو مبلغ ہمارا ملکانا میں کام کرتا رہا، ایک لاکھ کے قریب ہمارا روپیہ خرچ ہوا اور خدا تعالیٰ کے فضل سے نتیجہ یہ نکلا کہ آریوں کو ہر میدان میں شکست دے دی اور یہ جو ان کا خیال تھا کہ وہ مسلمانوں میں ایک عام رو ارتداد کی چلا دیں گے غلط ثابت ہوئی۔ گاندھی جی کو جو اس وقت جیل میں تھے، جب یہ حالت معلوم ہوئی تو انہوں نے اس پر اظہار ناراضگی کرنا شروع کیا اور سیاسی لیڈروں نے کہنا شروع کیا کہ آپس میں صلح کر لو اور اپنے اپنے مبلغ واپس منگوا لو۔ سوامی شردھانند جی اس وقت زندہ تھے انہوں نے پُرزور آواز اٹھائی کہ ہمیں گاندھی جی کی بات مان لینی چاہئے اور آپس میں صلح کر لینی چاہئے۔ چنانچہ دہلی میں ایک میٹنگ ہوئی۔ ہمارے بعض دوستوں نے کہا کہ اس میٹنگ میں ہمیں نہیں بلایا گیا۔ میں نے کہا آپ لوگ تسلی رکھیں وہ ہمیں بلانے پر مجبور ہوں گے کیونکہ ہمارے بغیر یہ صلح ہو ہی نہیں سکتی۔ چنانچہ دوسرے ہی دن ڈاکٹر انصاری، مولانا محمد علی صاحب اور حکیم اجمل خانصاحب کی طرف سے میرے نام تار آیا جس میں لکھا تھا کہ آپ اپنے نمائندوں کو یہاں بھیجئے۔ میں نے اپنے دوستوں سے کہا دیکھو وہ ہمارے بلانے پر مجبور ہو گئے ہیں میں تو پہلے ہی جانتا تھا کہ وہ ہمارے بغیر صلح کر ہی نہیں سکتے۔ خیر جب میں نے اپنی طرف سے نمائندے بھیجے تو میں نے انہیں کہہ دیا کہ وہاں یہی امر پیش کیا جائے گا کہ گاندھی جی چونکہ سخت اذیت پا رہے ہیں اس لئے کام سب بند کر دینا چاہئے اور اپنے اپنے مبلّغ واپس منگوا لینے چاہئیں، آریہ اپنے گھروں میں چلے جائیں اور مسلمان اپنے گھروں میں، مگر آپ اس کے جواب میں یہ کہیں کہ آپ لوگ بیس ہزار مسلمان آریہ بنا چکے ہیں ان بیس ہزار کو آپ کلمہ پڑھا کر مسلمان کر دیں تو ہم اپنے گھروں میں آجائیں گے اور آپ اپنے گھروں میں آجائیں ورنہ جب تک بیس ہزار اشخاص اسلام میں واپس نہیں آتے اس وقت تک ہماری تبلیغ جاری رہے گی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ جب ہمارے نمائندے گئے تو انہوں نے یہی امر پیش کیا کہ آپ بیس ہزار مسلمان آریہ کر چکے ہیں جب تک آپ انہیں واپس نہیں کرتے ہم تبلیغ سے کس طرح رُک سکتے ہیں اور اگر صلح کر لیں تو اس کے یہ معنیٰ ہیں کہ ہم گھاٹے میں رہے۔ آریہ بھلا اس بات کو کب تسلیم کر سکتے تھے کہ ہم بیس ہزار لوگوں کو کلمہ پڑھا کر اسلام میں واپس کر لیں۔ وہ نہایت مایوس ہوئے اور سوامی شردھانند جی نے کہا کہ اس کا مطلب تو یہ ہے کہ گاندھی جی ناراض ہوں اور تکلیف اٹھائیں۔ ہمارے نمائندوں نے کہا بات بالکل صاف ہے اگر اس پر بھی کوئی نقصان پہنچنے کا احتمال ہے تو ہم کیا کر سکتے ہیں۔ عجیب بات یہ ہوئی کہ ہماری یہ بات بعض مسلمان سیاسی نمائندوں کو سمجھ میں آگئی اور وہ بھی کہنے لگے برابری تو تبھی ہوتی ہے جب بیس ہزار لوگ اسلام میں واپس ہوں۔ ''جمیعۃ العلماء'' کا نمائندہ بھی وہاں موجود تھا اس نے بڑے جوش سے سوامی شردھانند جی کو کہا کہ ان احمدیوں کی ہستی ہی کیا ہے انہیں چھوڑیئے اور ہم سے معاہدہ کیجئے میں سات کروڑ مسلمانوں کی طرف سے آپ سے معاہدہ کروں گا کہ وہاں کوئی مسلمان تبلیغ نہیں کرے گا۔ سوامی جی حقیقت سے خوب واقف تھے وہ کہنے لگے مولانا آپ کے وہاں پچاس مبلغ ہوں تو حرج نہیں لیکن اگر ایک احمدی مبلغ بھی وہاں موجود ہو تو اس کا رہنا خطرناک ہے۔''

(خطبات جمعہ جلد 15صفحہ399,400)

اطفال امت محمدیہ کا عرش کے تلے اجتماع

حضرت ابن عمرؓ کی یہ روایت حدیث کی مشہور کتاب دیلمی میں ملتی ہے کہ اللہ تعالیٰ امت محمدیہ کے بچوں کو عرش تلے ایک حوض میں جمع فرمائے گا اور ان سے دریافت کرے گا کہ مَیں یہ کیا دیکھتا ہوں کہ تم نے اپنے سر اونچے کئے ہوئے ہیں؟ وہ عرض کریں گے کہ اے ہمارے ربّ ہمارے آباء و امہات پیاسے ہیں اور ہم حوض میں ہیں۔ اس پر خداوند انہیں وحی فرمائے گا کہ یہ برتن ہیں ان میں حوض کا پانی ڈالو اور ان کو پلا دو۔

(کنزالعمال جلد 6 صفحہ281۔ناشر موسسۃ الرسالہ بیروت۔ طبع پنجم 1985ء)

❁❁❁❁❁

تحریک جدید کے سال نو کا اعلان اور دفتر پنجم کا اجراء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 5 رنومبر 2004ء کے خطبہ جمعہ میں تحریک جدید دفتر اول کے 71ویں، دفتر دوم کے 61ویں، دفتر سوم کے 40 ویں، دفتر چہارم کے 20ویں سال اور نئے دفتر پنجم کے اجراء کا اعلان فرمایا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اپنی جماعتوں میں سیکرٹریان تحریک جدید کو نئے سال کے لئے اپنے وعدہ جات پیش کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اموال و نفوس میں برکت دے۔ جَزَاکُمُ اللّٰہ اَحْسَنَ الْجَزَآء۔

(ایڈیشنل وکیل المال۔لندن)

watch MTA live
audio and video broadcast
❁❁❁
Weekly sermons in Urdu / English
❁❁❁
Questions & Answers and much much more
❁❁❁
Now you can buy Ahmadiyya Islamic Books, Audio / Video on line using Master Card or Visa
❁❁❁
Visit our official website
www.alislam.org
❁❁❁